اَلْمِيْزَاتُ النَّبَوِيَّة

فِي

الخَصَائِصُ الدُّنْيَوِيَّة

حضور ﷺ کے خصائصِ دُنیوی کا بیان

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

اَلْمِيزَاتُ النَّبَوِيَّة ﷺ

فِي

اَلْخَصَائِصِ الدُّنْيَوِيَّة

﴿حضور ﷺ کے خصائصِ دُنیوی کا بیان﴾

معاونینِ ترجمہ و تخریج :

حافظ ظہیر اَحمد الاسنادی، اَجمل علی مجددی

مِنہاجُ القرآن پبلیکیشنز

365-ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 35168514، 140 140 111 (+92-42)

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 37237695 (+92-42)

www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاجُ القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب	:	اَلْمِيزَاتُ النَّبَوِيَّة ﷺ فِي الْخَصَائِصِ الدُّنْيَوِيَّة ﴿حضور ﷺ کے خصائصِ دُنیوی کا بیان﴾
تالیف	:	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
معاونینِ ترجمہ و تخریج	:	حافظ ظہیر اَحمد الاسنادی، اَجمل علی مجددی
نظر ثانی	:	پروفیسر محمد نصر اللہ معینی
اِہتمامِ اِشاعت	:	فریدِ ملّت رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk
مطبع	:	منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعتِ اَوّل	:	فروری 2010ء
تعداد	:	1,100
قیمت پرل کاغذ	:	-/200 روپے

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے **تحریکِ منہاجُ القرآن** کے لیے وقف ہے۔
(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاجُ القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب	:	**اَلْمِيْزَاتُ النَّبَوِيَّة ﷺ فِي الْخَصَائِصِ الدُّنْيَوِيَّة**
		﴿حضور ﷺ کے خصائصِ دُنیوی کا بیان﴾
تالیف	:	**شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری**
معاونینِ ترجمہ وتخریج	:	حافظ ظہیر اَحمد الاسنادی، اَجمل علی مجددی
نظر ثانی	:	پروفیسر محمد نصر اللہ معینی
اِہتمامِ اِشاعت	:	فریدِ ملّتؒ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk
مطبع	:	منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعتِ اَوّل	:	فروری 2010ء
تعداد	:	1,100
قیمت فلائنگ کاغذ	:	160/- روپے

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصانیف اور خطبات و لیکچرز کی کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے **تحریکِ منہاجُ القرآن** کے لیے وقف ہے۔
(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مَولَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

فَاِنَّ فَضْلَ رَسُولِ اللّٰهِ لَیسَ لَهٗ

حَدٌّ فَیُعْرِبُ عَنْهُ نَاطِقٌ بِفَمِ

﴿ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ ﴾

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔۱) ۴-۱/ ۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل و ایم ۴/ ۷۰-۹-۳۷، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷ این۔۱/ اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت/ اِنتظامیہ ۶۳-۸۰۶۱/ ۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصنیف کردہ کتب تمام تعلیمی اِداروں کی لائبریریوں کے لیے منظور شدہ ہیں۔

فہرس

الرقم	الأبواب	الصفحة
١.	بَابٌ فِي كَرَامَةِ أَصْلِهِ وَطَهَارَةِ نَسَبِهِ ﷺ ﴿حضور ﷺ کی نسبی فضیلت وطہارت کا بیان﴾	١١
٢.	بَابٌ فِي تَخْصِيْصِهِ ﷺ بِكَوْنِهِ قَاسِمًا لِنِعَمِهِ تَعَالٰى ﴿حضور ﷺ کا اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے قاسم ہونے کا بیان﴾	٣٧
٣.	بَابٌ فِي تَخْصِيْصِهِ ﷺ بِعَطَاءِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ كُلِّهَا ﴿حضور ﷺ کو زمین کے تمام خزانے عطا کیے جانے کا بیان﴾	٦٣
٤.	بَابٌ فِي أَنَّ قَلْبَ الْمُصْطَفٰى ﷺ كَانَ لَا يَنَامُ إِذَا نَامَتْ عَيْنَاهُ	٧٢

الرقم	الأبواب	الصفحة
	﴿حضور ﷺ کے قلبِ اَطہر کا نیند میں بھی بیدار رہنے کا بیان﴾	
٥.	بَابٌ فِي عَرْضِ الْحَوْضِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ عَلَيْهِ ﷺ فِي الدُّنْيَا ﴿حضور ﷺ کے سامنے دنیا میں ہی حوضِ کوثر اور جنت و دوزخ پیش کیے جانے کا بیان﴾	٨٨
٦.	بَابٌ فِي رَدِّ اللهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى عَلَى الْمُعْتَرِضِيْنَ عَلَيْهِ ﷺ وَالطَّاعِنِيْنَ فِيْهِ ﴿حضور ﷺ کی شانِ اقدس پر اعتراض اور طعنہ زنی کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب دیے جانے کا بیان﴾	١٠٧
٧.	بَابٌ فِي أَسْمَاءِ النَّبِيِّ ﷺ الْمُبَارَكَةِ ﴿حضور نبی اَکرم ﷺ کے اَسماءِ مبارکہ کا تذکرہ﴾	١١٣
٨.	بَابٌ فِي كَوْنِهِ مُتَصَرِّفًا فِي الْوُجُوْدِ بِإِذْنِ خَالِقِهِ ﷺ	١٥٦

الصفحة	الأبواب	الرقم
	﴿حضور ﷺ کا باذنِ اِلٰہی کائنات میں تصرف فرمانا﴾	
١٧٨	بَابٌ فِي أَنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانَتْ تَمْشِي خَلْفَ ظَهْرِهٖ وَقَاتَلَتْ لَهٗ ﷺ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ وَحُنَيْنٍ ﴿فرشتوں کا حضور ﷺ کی پشت پیچھے چلنے اور غزوہ بدر و حنین میں آپ کی خاطر جہاد کرنے کا بیان﴾	.٩
١٨٦	بَابٌ فِي انْقِيَادِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَالسَّحَابِ وَالْمَطَرِ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَحَبَّةً وَإِكْرَامًا وَتَعْظِيمًا لَهٗ ﴿سورج، چاند، بادل اور بارش کی حضور ﷺ سے محبت اور تعظیم و اکرام کے ساتھ آپ کی فرمانبرداری کرنے کا بیان﴾	.١٠
١٩٨	بَابٌ فِي انْقِيَادِ الْجِبَالِ وَالْأَحْجَارِ وَالْأَشْجَارِ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَحَبَّةً وَإِكْرَامًا وَتَعْظِيمًا لَهٗ ﴿پہاڑوں، پتھروں، درختوں کی حضور ﷺ سے محبت اور تعظیم و اکرام کے ساتھ آپ کی فرمانبرداری کرنے کا بیان﴾	.١١

الرقم	الأبواب	الصفحة
۱۲.	بَابٌ فِي سُجُوْدِ الْحَيَوَانِ وَالْبَهَائِمِ وَالطُّيُوْرِ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَرُجُوْعِهَا إِلَيْهِ تَعْظِيْمًا لَهٗ وَاسْتِعَانَةً بِهٖ ﴿جانوروں، چوپائیوں اور پرندوں کا حضور ﷺ کو سجدہ تعظیمی کرنا اور آپ کی تعظیم بجا لانا، آپ کی طرف رجوع کرتے ہوئے مدد طلب کرنا﴾	۲۳۶
❁	مصادر التخريج	۲۵۷

﴿بے شک ہم نے آپ کو (ہر خیر و فضیلت میں) بے انتہا کثرت بخشی ہے ○ پس آپ اپنے رب کے لیے نماز پڑھا کریں اور قربانی دیا کریں (یہ ہدیۂ تشکر ہے) ○ بے شک آپ کا دشمن ہی بے نسل اور بے نام و نشاں ہوگا ○﴾

(الکوثر، ۱۰۸)

بَابٌ فِي كَرَامَةِ أَصْلِهٖ وَطَهَارَةِ نَسَبِهٖ ﷺ

﴿حضور ﷺ کی نسبی فضیلت وطہارت کا بیان﴾

١/١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهٗ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي رَكْبٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَكَانُوْا تُجَّارًا بِالشَّامِ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَادَّ فِيْهَا أَبَا سُفْيَانَ وَكُفَّارَ قُرَيْشٍ، فَأَتَوْهُ وَهُمْ بِإِيْلِيَاءَ، فَدَعَاهُمْ فِي مَجْلِسِهٖ، وَحَوْلَهٗ عُظَمَاءُ الرُّوْمِ، ثُمَّ دَعَاهُمْ وَدَعَا بِتَرْجُمَانِهٖ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا بِهٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهٗ نَبِيٌّ؟ فَقَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ: فَقُلْتُ: أَنَا أَقْرَبُهُمْ نَسَبًا، فَقَالَ: أَدْنُوْهُ مِنِّي وَقَرِّبُوْا أَصْحَابَهٗ، فَاجْعَلُوْهُمْ عِنْدَ ظَهْرِهٖ، ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ: قُلْ لَهُمْ إِنِّي سَائِلٌ

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب بدء الوحي، باب كيف كان بدء الوحي إلى رسول الله ﷺ، ١/٧، الرقم: ٧، وأيضًا في كتاب الجهاد والسير، باب دعاء النبي ﷺ الناس إلى الإسلام والنبوة، ٣/١٠٧٤، الرقم: ٢٧٨٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٣٠٩، الرقم: ١١٠٦٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٦٢، الرقم: ٢٣٧٠، وأبو يعلى في المسند، ٥/٧، الرقم: ٢٦١٧، والطبراني في المعجم الكبير، ٨/١٦، ٢٠، الرقم: ٧٢٧٠، ٧٢٧٢، وابن منده في الإيمان، ١/٢٨٨، الرقم: ١٤٣، وأبو عوانة في المسند، ٤/٢٦٨، الرقم: ٦٧٢٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/١٧٧، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢/١٧٤، وأيضًا في البداية والنهاية، ٢/٢٠٤۔

هٰذَا عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ، فَإِنْ كَذَبَنِي، فَكَذِّبُوْهُ، فَوَاللهِ، لَوْلَا الْحَيَاءُ مِنْ أَنْ يَأْثِرُوْا عَلَيَّ كَذِبًا لَكَذَبْتُ عَنْهُ، ثُمَّ كَانَ أَوَّلَ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَنْ قَالَ: كَيْفَ نَسَبُهُ فِيْكُمْ؟ قُلْتُ: هُوَ فِيْنَا ذُوْ نَسَبٍ......فَقَالَ لِلتَّرْجُمَانِ قُلْ لَهُ: سَأَلْتُکَ عَنْ نَسَبِهٖ فَذَكَرْتَ: أَنَّهُ فِيْكُمْ ذُوْ نَسَبٍ، فَكَذَالِکَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي نَسَبِ قَوْمِهَا......الحديث. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہیں ابو سفیان بن حرب نے بتایا کہ انہیں ہرقل (شاہ روم) نے قریش کی ایک جماعت کے ساتھ اپنے دربار میں بلایا جب کہ وہ شام میں بغرضِ تجارت موجود تھے۔ اس زمانے میں حضور نبی اکرم ﷺ نے ابوسفیان اور کفارِ قریش سے معاہدۂ امن (صلح حدیبیہ) کیا ہوا تھا۔ یہ لوگ ہرقل کے پاس پہنچے اور ہرقل مع اپنی جماعت کے ایلیا (بیت المقدس) میں تھا۔ ہرقل نے ان لوگوں کو اپنے دربار میں طلب کیا۔ اس کے اردگرد عمائدین روم بیٹھے تھے، اس نے انہیں بلایا اور پھر اپنے ترجمان کو بھی بلایا اور کہا: تم میں سے بلحاظ نسب کون اس شخص سے زیادہ قریب ہے جس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟ ابوسفیان نے کہا: میں نسبی لحاظ سے ان کے زیادہ قریب ہوں۔ اس نے کہا: اسے میرے قریب کر دو اور ان کے ساتھیوں کو اس کے قریب اس کی پشت کے پیچھے بٹھا دو۔ پھر اس نے اپنے ترجمان سے کہا: ان کے ساتھیوں سے کہو میں اس سے اس نبوت کے دعویدار شخص کے متعلق پوچھنے لگا ہوں، اگر یہ غلط بیانی کرے تو تم اس کی تکذیب کر دینا۔ (ابوسفیان نے کہا) خدا کی قسم! اگر مجھے اس بات کی شرم نہ ہوتی کہ وہ (یعنی میرے ساتھی) بعد میں لوگوں سے میرے جھوٹ بیان کریں گے تو میں حضور نبی اکرم ﷺ کے بارے میں ضرور جھوٹ بولتا پھر اس نے سب سے پہلے حضور نبی اکرم ﷺ کے متعلق مجھ سے جو بات پوچھی وہ یہ تھی کہ تم میں اس شخص

(یعنی حضور نبی اکرم ﷺ) کا مقامِ نسب کیسا ہے؟ میں نے کہا: وہ ہم میں سے نہایت عالی نسب ہیں...... اس (شاہ ھرقل) نے ترجمان سے کہا: ان سے کہو میں نے تم سے ان کے نسب کے متعلق پوچھا تو تم نے بتایا کہ وہ تم میں نہایت عالی نسب ہیں اور اسی طرح تمام رسولوں کی (نشانی یہ ہے) کہ وہ اپنی قوم کے ایسے ہی (سب سے اعلیٰ) نسب میں مبعوث کیے جاتے ہیں۔ (آگے طویل حدیث ہے۔)‘‘

اِس حدیث کو امام بخاری، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٢/٢. عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رضي الله عنه يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّ اللهَ اصْطَفٰی كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيْلَ، وَاصْطَفٰی قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ، وَاصْطَفٰی مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ، وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب فضل نسب النبي ﷺ، ٤/١٧٨٢، الرقم: ٢٢٧٦، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب ما جاء في فضل النبي ﷺ، ٥/٥٨٣، الرقم: ٣٦٠٥، وابن حبان في الصحيح، ١٤/١٣٥، الرقم: ٦٢٤٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٠٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣١٧، الرقم: ٣١٧٣١، وأبو يعلى في المسند، ١٣/٤٦٩، الرقم: ٧٤٨٥، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/٦٦، الرقم: ١٦١، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٤/٧٥١، الرقم: ١٤٠٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦/٣٦٥، الرقم: ١٢٨٥٢، ٣٥٤٢، وأيضًا في شعب الإيمان، ٢/١٣٩، الرقم: ١٣٩١، وأيضًا في دلائل النبوة، ١/١٦٥، والقاضي عياض في الشفا، ١/١٢٦۔

''حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اولادِ اسماعیل علیہ السلام سے بنی کنانہ کو منتخب کیا اور اولادِ کنانہ میں سے قریش کو منتخب کیا اور قریش میں سے بنی ہاشم کو منتخب کیا اور بنی ہاشم میں سے مجھے شرفِ انتخاب بخشا۔''

اِس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

٣/٣. عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ رضي الله عنه قَالَ: جَاءَ الْعَبَّاسُ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَكَأَنَّهُ سَمِعَ شَيْئًا، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنبَرِ فَقَالَ: مَنْ أَنَا؟ فَقَالُوْا: أَنْتَ رَسُوْلُ اللهِ عَلَيْکَ السَّلَامُ، قَالَ: أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، إِنَّ اللهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ، فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ قَبِيْلَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوْتًا فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ بَيْتًا وَخَيْرِهِمْ نَسَبًا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ایسا لگ رہا تھا گویا کہ آپ ﷺ نے (اس وقت کافروں سے) کوئی ناگوار بات سنی تھی (اور آپ ﷺ اس

٣: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب الدعوات، باب: (٩٩)، ٥/٥٤٣، الرقم: ٣٥٣٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٢١٠، الرقم: ١٧٨٨ والبيهقي في دلائل النبوة، ١/١٤٩، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٤١، الرقم: ٩٥، والحسيني في البيان والتعريف، ١/١٧٨، الرقم: ٤٦٦، والهندي في کنز العمال، ١١/٤١٥، الرقم: ٣١٩٥٠، والقاضي عياض في الشفا، ١/١٢٦۔

وقت جلال کی حالت میں تھے، پس واقعہ پر مطلع ہو کر) حضور نبی اکرم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا: میں کون ہوں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: آپ پر سلامتی ہو، آپ رسولِ خدا ہیں۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: (رسولِ خدا تو ہوں ہی اس کے علاوہ نسباً) میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں۔ جب خدا نے مخلوق کو پیدا کیا تو مجھے بہترین خلق (یعنی انسانوں) میں پیدا کیا، پھر مخلوق کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا (یعنی عرب و عجم)، تو مجھے بہترین طبقہ (یعنی عرب) میں رکھا۔ پھر اُن کے مختلف قبائل بنائے تو مجھے بہترین قبیلہ (یعنی قریش) میں پیدا کیا، پھر اُن کے گھرانے بنائے تو مجھے (اُن میں سے) بہترین گھرانہ میں پیدا کیا اور اُن میں سے بہترین نسب والا بنایا، (یعنی میں ذاتی شرف اور حسب و نسب کے لحاظ سے تمام مخلوق سے افضل ہوں)۔''

اِس حدیث کو امام ترمذی اور احمد نے روایت کیا ہے، نیز امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

٤/٤. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عَنْ جِبْرِيْلَ عليه السلام قَالَ: قَلَّبْتُ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَلَمْ أَجِدْ رَجُلًا أَفْضَلَ مِنْ مُحَمَّدٍ ﷺ،

٤: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/٢٣٧، الرقم: ٦٢٨٥، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٦٣٢، الرقم: ١٤٩٤، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/٦٢٨، الرقم: ١٠٧٣، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٤/٧٥٢، الرقم: ١٤٠٢، والديلمي في مسند الفردوس، ٣/١٨٧، الرقم: ٤٥١٦، والبيهقي في دلائل النبوة، ١/١٧٦، والدولابي في الذرية الطاهرة، ١/١٢٢، وابن كثير في البداية والنهاية، ٢/٢٥٧، وأيضًا في تفسير القرآن العظيم، ٢/١٧٤، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١/٦٦، والمناوي في فيض القدير، ٤/٤٩٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢١٧۔

وَلَمْ أَرَ بَيْتًا أَفْضَلَ مِنْ بَيْتِ بَنِي هَاشِمٍ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

''اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت جبریل علیہ السلام نے (خدمت اقدس میں حاضر ہو کر) عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں نے تمام زمین کے اطراف و اکناف اور گوشہ گوشہ چھان مارا، مگر نہ تو میں نے محمد مصطفیٰ ﷺ سے بہتر کسی کو پایا اور نہ ہی میں نے بنو ہاشم کے گھرانہ سے بڑھ کر بہتر کسی گھرانے کو دیکھا۔''

اِس حدیث کو امام احمد، طبرانی، بیہقی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

٥/٥. عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضي الله عنه قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ قُرَيْشًا جَلَسُوْا فَتَذَاكَرُوْا أَحْسَابَهُمْ بَيْنَهُمْ، فَجَعَلُوْا مَثَلَکَ مَثَلَ نَخْلَةٍ فِي كَبْوَةٍ مِنَ الْأَرْضِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ اللهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِهِمْ، مِنْ خَيْرِ فِرَقِهِمْ وَخَيْرِ الْفَرِيْقَيْنِ، ثُمَّ تَخَيَّرَ الْقَبَائِلَ فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِ قَبِيْلَةٍ، ثُمَّ خَيَّرَ الْبُيُوْتَ فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِ بُيُوْتِهِمْ، فَأَنَا خَيْرُهُمْ نَفْسًا،

٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في فضل النبي ﷺ، ٥/٥٨٤، الرقم: ٣٦٠٧، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢/٩٣٧، الرقم: ١٨٠٣، والبزار في المسند، ٤/١٤٠، الرقم: ١٣١٦، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ١/٢٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢١٦، والهندي في كنز العمال، ١١/٤١٥، الرقم: ٣١٩٥٠، والحسينى في البيان والتعريف، ١/١٧٨، الرقم: ٤٦٦، والمناوي في فيض القدير، ٢/٢٣٢۔

وَخَيْرُهُمْ بَيْتًا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ فِي الْفَضَائِلِ وَالْبَزَّارُ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اُنہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قریش نے ایک مجلس میں اپنے حسب و نسب کا ذکر کرتے ہوئے آپ کی مثال کھجور کے اس درخت سے دی جو کسی ٹیلہ پر ہو۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو پیدا کیا پھر ان کے گروہ بنائے تو مجھے سب سے بہتر مخلوق (انسانوں) میں پیدا فرمایا اور انسانوں کے دو گروہ (عرب و عجم) میں سے بہترین گروہ (یعنی عربوں) میں پیدا فرمایا۔ پھر تمام قبائل (میں سے) چنا (اور) مجھے ان میں سے بہترین قبیلہ (قریش) میں پیدا فرمایا۔ پھر اس نے (اس قبیلہ میں سے) گھرانے منتخب فرمائے تو مجھے ان میں سے بہترین گھرانے (بنو ہاشم) میں پیدا فرمایا، سو (جان لو!) میں ان میں سے بہترین فرد اور بہترین خاندان والا ہوں (یعنی ذات کے اعتبار سے بھی اور اصل و نسب کے اعتبار سے بھی ان سب سے برتر ہوں)۔‘‘

اِس حدیث کو امام ترمذی، احمد نے ’’فضائل الصحابۃ‘‘، بزار اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

٦/٦. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ حِيْنَ خَلَقَ الْخَلْقَ بَعَثَ جِبْرِيْلَ فَقَسَمَ النَّاسَ قِسْمَيْنِ، فَقَسَمَ الْعَرَبَ قِسْمًا، وَقَسَمَ

٦: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٤/١٣٥، الرقم: ٣٨٠٢، ٨/١٥٥، الرقم: ٨٢٥٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢١٧ والحلبي في السيرة، ١/٤٤۔

الْعَجَمَ قِسْمًا، وَكَانَتْ خِيْرَةُ اللهِ فِي الْعَرَبِ، ثُمَّ قَسَمَ الْعَرَبَ قِسْمَيْنِ، فَقَسَمَ الْيَمَنَ قِسْمًا، وَقَسَمَ مُضَرَ قِسْمًا، وَقُرَيْشًا قِسْمًا، فَكَانَتْ خِيْرَةُ اللهِ فِي قُرَيْشٍ، ثُمَّ أَخْرَجَنِي مِنْ خَيْرِ مَنْ أَنَا مِنْهُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک جب اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو پیدا فرما لیا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام کو بھیجا سو انہوں نے لوگوں کو دو اقسام میں بانٹ دیا۔ ان میں سے ایک قسم عرب اور دوسری قسم عجم بنائی اور عرب میں اللہ تعالیٰ کے منتخب لوگ تھے، پھر عرب کو دو قسموں میں بانٹا تو یمن کو ایک قسم بنایا۔ مضر کو ایک قسم بنایا اور قریش کو ایک قسم بنایا اور اللہ تعالیٰ کے منتخب لوگ قریش میں تھے، پھر مجھے قریش میں سے بہترین فرد پیدا فرمایا میں ان ہی میں سے (سب سے افضل) ہوں۔'' اِس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٧/٧. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ تَعَالٰی قَسَمَ الْخَلْقَ قِسْمَيْنِ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمَا قِسْمًا، فَذَالِکَ قَوْلُهُ: ﴿اَصْحَابُ الْيَمِيْنِ﴾ [الواقعة، ٥٦: ٢٧] ﴿وَاَصْحَابُ الشِّمَالِ﴾ [الواقعة، ٥٦: ٤١]، فَأَنَا مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِيْنِ وَأَنَا مِنْ خَيْرِ أَصْحَابِ الْيَمِيْنِ، ثُمَّ جَعَلَ الْقِسْمَيْنِ بُيُوْتًا، فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمَا بَيْتًا، فَذَالِکَ قَوْلُهُ:

٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/٥٦، الرقم: ٢٦٧٤، ١٢/١٠٣، الرقم: ١٢٦٠٤، والبيهقي في دلائل االنبوة، ١/١٧٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢١٥، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ١/٣٣٠، وابن كثير في البداية والنهاية، ٢/٢٥٧، والحلبي في السيرة، ١/٤٤۔

﴿فَاَصۡحٰبُ الۡمَيۡمَنَةِ مَا اَصۡحٰبُ الۡمَيۡمَنَةِ وَاَصۡحٰبُ الۡمَشۡـَٔمَةِ مَا اَصۡحٰبُ الۡمَشۡـَٔمَةِ وَالسّٰبِقُوۡنَ السّٰبِقُوۡنَ﴾ [الواقعة، ٥٦: ٨-١٠]، فَأَنَا مِنْ خَيْرِ السَّابِقِيْنَ، ثُمَّ جَعَلَ الْبُيُوْتَ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِهَا قَبِيْلَةً، فَذَالِکَ قَوْلُهُ: ﴿شُعُوۡبًا وَّ قَبَآئِلَ﴾ [الحجرات، ٤٩: ١٣]، فَأَنَا أَتْقَى وَلَدِ آدَمَ وَأَكْرَمُهُمْ عَلَى اللهِ ﷻ وَلَا فَخْرَ، ثُمَّ جَعَلَ الْقَبَائِلَ بُيُوْتًا، فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهَا بَيْتًا، فَذَالِکَ قَوْلُهُ: ﴿اِنَّمَا يُرِيۡدُ اللّٰهُ لِيُذۡهِبَ عَنۡكُمُ الرِّجۡسَ اَهۡلَ الۡبَيۡتِ وَيُطَهِّرَكُمۡ تَطۡهِيۡرًا﴾ [الأحزاب، ٣٣: ٣٣].

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ إِلَّا قَالَ: فَأَنَا وَأَهْلُ بَيْتِي مُطَهَّرُوْنَ مِنَ الذُّنُوْبِ.

”حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو دو قسموں میں تقسیم کیا تو مجھے اُن میں بہترین قسم میں پیدا فرمایا: اِس لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور دائیں جانب والے“، ”اور بائیں جانب والے۔“ سو میں دائیں جانب والوں میں سے ہوں اور میں دائیں جانب والوں میں سے بہترین ہوں۔ پھر (اللہ تعالیٰ نے) گھروں کی دو اقسام بنائیں تو مجھے اُن میں سے بہترین گھرانہ میں پیدا فرمایا، اِسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”سو (ایک) دائیں جانب والے، دائیں جانب والوں کا کیا کہنا اور (دوسرے) بائیں جانب والے، کیا (ہی برے حال میں ہوں گے) بائیں جانب والے۔ اور (تیسرے) سبقت لے جانے والے (یہ) پیش قدمی کرنے والے ہیں۔“ سو میں ان سبقت لے جانے والوں میں سے سب سے بہتر ہوں، پھر اللہ تعالیٰ نے گھروں کو (باہمی ملا کر) قبائل بنائے تو مجھے ان میں سے بہترین قبیلہ میں پیدا کیا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”(اور ہم نے تمہیں بڑی بڑی) قوموں اور قبیلوں میں (تقسیم) کیا۔“ سو میں اولادِ آدم میں سب سے زیادہ پرہیز گار اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک

معزز ومکرم ہوں اور میں یہ بات فخر سے نہیں کہتا، پھر اللہ تعالیٰ نے قبائل کو گھرانوں میں بنایا تو مجھے ان میں سے بہترین گھرانہ میں پیدا فرمایا۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ’’بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول ﷺ کے) اہلِ بیت! تم سے ہر قسم کے گناہ کا میل (اور شک و نقص کی گرد تک) دور کر دے اور تمہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دے۔‘‘

اِسے امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا۔ امام بیہقی نے ان الفاظ کا اضافہ بیان کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’سو میں اور میرے اہلِ بیت گناہوں سے پاک کر دیئے گئے ہیں۔‘‘

٨/٨. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: إِنَّا لَقُعُوْدٌ بِفَنَاءِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فذكر الحديث إلى أن قال: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ سَبْعًا، فَاخْتَارَ الْعُلْيَا فَسَكَنَهَا وَأَسْكَنَ سَائِرَ سَمَاوَاتِهِ مَنْ شَاءَ مِنْ خَلْقِهِ وَخَلَقَ الْأَرْضِيْنَ سَبْعًا، فَاخْتَارَ الْعُلْيَا وَأَسْكَنَهَا مَنْ شَاءَ مِنْ خَلْقِهِ، ثُمَّ خَلَقَ الْخَلْقَ وَاخْتَارَ مِنَ الْخَلْقِ بَنِي آدَمَ، فَاخْتَارَ مِنْ بَنِي آدَمَ الْعَرَبَ، وَاخْتَارَ مِنَ الْعَرَبِ مُضَرَ، وَاخْتَارَ مِنْ مُضَرَ قُرَيْشًا، وَاخْتَارَ مِنْ

٨: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٦/١٩٩، الرقم: ٦١٨٢، وأيضًا في المعجم الكبير، ١٢/٤٥٥، الرقم: ١٣٦٥٠، والحاكم في المستدرك، ٤/٨٣، الرقم: ٦٩٥٣، وأيضًا في معرفة علوم الحديث، ١/١٦٦، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ١/٢٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٣٩، ٢٢٩، الرقم: ١٣٩٣، ١٦٠٦، وأيضًا في دلائل النبوة، ١/١٧٠، وابن عدي في الكامل، ٢/٢٤٨، الرقم: ٤٢٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢١٥۔

قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ، وَاخْتَارَنِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ، فَأَنَا مِنْ خِيَارٍ إِلٰى خِيَارٍ، فَمَنْ أَحَبَّ الْعَرَبَ فَلِحُبِّي أَحَبَّهُمْ وَمَنْ أَبْغَضَ الْعَرَبَ فَلِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے گھر کے صحن میں بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر اُنہوں نے طویل حدیث بیان کی، یہاں تک کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کو پیدا فرمایا، تو ان میں سب سے بلند آسمان کو چن لیا اور اس پر (اپنی شان کے لائق) سکونت اختیار کی اور اپنے تمام (دیگر) آسمانوں پر اپنی مخلوق میں سے جسے چاہا قیام بخشا اور اللہ تعالیٰ نے سات زمینیں پیدا کیں تو ان میں سے سب سے بلند کو چنا اور اس پر اپنی مخلوق میں سے جسے چاہا سکونت بخشی، پھر مخلوقات کو پیدا فرمایا تو مخلوقات میں سے بنی آدم کو منتخب کیا، بنی آدم میں سے عرب کو چنا اور عرب میں سے مضر کو چنا اور مضر میں سے قریش کو چنا اور قریش میں سے بنو ہاشم کو چنا اور بنو ہاشم میں سے مجھے منتخب فرمایا، سو میں نسل در نسل بہترین سے بہترین کی طرف منتقل ہوتا رہا لہٰذا جو عرب سے محبت رکھتا ہے وہ میری محبت کی وجہ سے اُن سے محبت رکھتا ہے اور جو عرب سے بغض رکھتا ہے وہ میری وجہ سے اُن سے بغض رکھتا ہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام طبرانی، حاکم، بیہقی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

٩/٩ . عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ، أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، أَنَا أَعْرَبُ الْعَرَبِ، وَلَدَتْنِي قُرَيْشٌ،

٩: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣٥/٦، الرقم: ٥٤٣٧، والديلمي في مسند الفردوس، ٤٢/١، الرقم: ٩٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢١٨/٨۔

وَنَشَأْتُ فِي بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ، فَأَنَّى يَأْتِيْنِي اللَّحْنُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ہی (سچا) نبی ہوں یہ جھوٹ نہیں، میں عبد المطلب (جیسے سردار) کا لختِ جگر ہوں، میں عربوں میں سے بہترین عربی ہوں، مجھے قریش نے جنم دیا اور میں نے بنو سعد بن بکر میں پرورش پائی۔ پس میری زبان میں لحن کیسے آ سکتا ہے؟‘‘

اِس حدیث کو امام طبرانی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

١٠/١٠. عَنْ طَاوُوْسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ: قَرَأَ: ﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ﴾ [التوبة، ٩: ١٢٨]، يَعْنِي مِنْ أَعْظَمِكُمْ قَدْرًا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

’’طاوس حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے مرفوعاً بیان کیا کہ اُنہوں نے پڑھا: ’’بیشک تمہارے پاس تم میں سے (ایک باعظمت) رسول (ﷺ) تشریف لائے۔‘‘ فرمایا: یعنی تم میں سے مقام و مرتبہ (اور نسب) کے لحاظ سے سب سے افضل رسول (تشریف لائے)۔‘‘ اِس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

١١/١١. عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ﴾ [التوبة، ٩: ١٢٨]، قَالَ: لَمْ يُصِبْهُ شَيْءٌ مِنَ

١٠: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٢٦٢، الرقم: ٢٩٤٥، والشوكاني في فتح القدير، ٢/٤٢٠۔

١١: أخرجه البيهقي في السنن الكبرى، ٧/١٩٠، الرقم: ١٣٨٥٥، ــ

وِلَادَةِ الْجَاهِلِيَّةِ. قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي خَرَجْتُ مِنْ نِكَاحٍ وَلَمْ أَخْرُجْ مِنْ سِفَاحٍ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرِيُّ وَابْنُ كَثِيْرٍ وَالْبَغَوِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

''حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے اللہ تعالیٰ کے اِس فرمان: ''بے شک تمہارے پاس تم میں سے (ایک باعظمت) رسول (ﷺ) تشریف لائے۔'' کی تفسیر میں روایت کیا اُنہوں نے فرمایا: یعنی آپ ﷺ کو دورِ جاہلیت کی ولادت (یعنی بدکاری) سے معمولی ذرہ تک نہیں پہنچا۔ فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک میں نکاح سے پیدا ہوا اور میں بدکاری سے پیدا نہیں ہوا۔''

اِس حدیث کو امام بیہقی، طبری، بغوی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

١٢/١٢. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ وَعَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ رضي الله عنهما قَالَا: بَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ، أَنَّ رِجَالًا مِنْ كِنْدَةَ يَزْعَمُوْنَ أَنَّهُ مِنْهُمْ، فَقَالَ: إِنَّمَا كَانَ يَقُوْلُ ذَاکَ الْعَبَّاسُ، وَأَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ إِذَا قَدِمَا الْمَدِيْنَةَ لِيَأْمَنَا بِذَالِکَ، وَإِنَّا لَنْ

.... والطبري في جامع البيان، ١١/٥٦، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢/٤٠٤، والبغوي في معالم التنزيل، ٢/٣٤١، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/٢٢٧، وابن الجوزي في زاد المسير، ٣/٥٢٠، والسيوطي في الدر المنثور، ٤/٣٢٧ وابن كثير في البداية والنهاية، ٢/٢٥٦ والشوكاني في فتح القدير، ٢/٤١٩۔

١٢: أخرجه الحاكم في معرفة علوم الحديث، ١/١٧١، والبيهقي في دلائل النبوة، ١/١٧٤، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/٢٩، والحسيني في البيان والتعريف، ١/٢٩٤، الرقم: ٧٨٤، والمناوي في فيض القدير، ٣/٣٧، وابن كثير في البداية والنهاية، ٢/٢٥٥۔

نَنْتَفِي مِنْ آبَائِنا، نَحْنُ بَنُو النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ. قَالَ: وَخَطَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، بْنِ هَاشِمٍ، بْنِ عَبْدِ مَنَافِ، ابْنِ قُصَيِّ، بْنِ كِلَابِ، بْنِ مُرَّةَ، بْنِ كَعْبِ، بْنِ لُؤَيِّ، بْنِ غَالِبِ، بْنِ فِهْرِ، بْنِ مَالِكِ، بْنِ النَّضْرِ، بْنِ كِنَانَةَ، بْنِ خُزَيْمَةَ، بْنِ مُدْرِكَةَ، بْنِ إِلْيَاسَ، بْنِ مُضَرَ، بْنِ نِزَارٍ، وَمَا افْتَرَقَ النَّاسُ فِرْقَتَيْنِ إِلَّا جَعَلَنِيَ اللهُ فِي خَيْرِهِمَا، فَأُخْرِجْتُ مِنْ بَيْنِ أَبَوَيْنِ، فَلَمْ يُصِبْنِي شَيْءٌ مِنْ عَهْرِ الْجَاهِلِيَّةِ. وَخَرَجْتُ مِنْ نِكَاحٍ، وَلَمْ أَخْرُجْ مِنْ سِفَاحٍ، مِنْ لَدُنْ آدَمَ، حَتّٰى انْتَهَيْتُ إِلٰى أَبِي وَأُمِّي، فَأَنَا خَيْرُكُمْ نَفْسًا وَخَيْرُكُمْ أَبًا.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

''حضرت انس بن مالک اور حضرت ابو بکر بن عبد الرحمٰن بن حارث بن ہشام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے وہ دونوں فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کو خبر پہنچی کہ بنو کندہ کے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ اُن کے قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اِس طرح عباس اور ابو سفیان بن حرب بھی کہا کرتے تھے جب وہ مدینہ منورہ آئے تا کہ اُنہیں اس طرح کہنے سے پناہ ملے (آگاہ ہو جاؤ) ہم اپنے آباء و اجداد سے جدائی اختیار نہیں کرتے ہم بنو نضر بن کنانہ میں سے ہیں۔ راوی نے بیان کیا کہ آپ ﷺ نے خطاب میں فرمایا: میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مُرّہ بن کعب بن لوئ بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار ہوں اور جب بھی لوگوں کے دو گروہ بنے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ان میں سے بہترین گروہ میں رکھا۔ پس میں اپنے والدین سے پیدا ہوا ہوں میری (نسل در نسل) پیدائش میں زمانہ جاہلیت کی بدکاری میں سے ایک ذرہ

بھی شامل نہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر اپنے والدین تک نسل درنسل میں بطریقِ نکاح پیدا ہوا ہوں نہ کہ بدکاری سے لہٰذا میں خاندان اور اصل کے اعتبار سے تم سب سے بہترین ہوں۔‘‘

اِس حدیث کو امام حاکم، بیہقی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

١٣/١٣. عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: خَرَجْتُ مِنْ نِكَاحٍ وَلَمْ أَخْرُجْ مِنْ سِفَاحٍ، مِنْ لَدُنْ آدَمَ إِلٰى أَنْ وَلَدَنِي أَبِي وَأُمِّي.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نکاح کے ساتھ متولد ہوا نہ کہ غیر شرعی طریقہ پر، اور میرا (یہ نسبی تقدس) حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوکر میرے ماں باپ (حضرت عبد اللہ اور حضرت آمنہ رضی اللہ عنہما) کے مجھے جننے تک برقرار رہا (یعنی زمانہ جاہلیت کی بدکرداریوں اور آوارگیوں کی ذرا بھر ملاوٹ بھی میرے نسب میں نہیں پائی گئی)۔‘‘

اِس حدیث کو امام طبرانی، ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١٣: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٥/٨٠، الرقم: ٤٧٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٠٣، الرقم: ٣١٦٤١، والبيهقي عن ابن عباس رضي الله عنهما في السنن الكبرى، ٧/١٩٠، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ١/٢٤، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/١٩٠، الرقم: ٢٩٤٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢١٤، والحسيني في البيان والتعريف، ١/٢٩٤، الرقم: ٧٨٤، والهندي في كنز العمال، ١١/٤٠٢، الرقم: ٣١٨٧٠۔

١٤ / ١٤. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما: ﴿وَتَقَلُّبَکَ فِي السَّاجِدِيْنَ﴾ [الشعراء، ٢٦: ٢١٩] قَالَ: مِنْ صُلْبِ نَبِيٍّ إِلٰى نَبِيٍّ حَتّٰى صِرْتَ نَبِيًّا.

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَلَفْظُهُ: مِنْ نَبِيٍّ إِلٰى نَبِيٍّ حَتّٰى أُخْرِجْتَ نَبِيًّا.

وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُمَا رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اُنہوں نے اِس آیہ مبارکہ: ’’اور سجدہ گزاروں میں (بھی) آپ کا پلٹنا دیکھتا (رہتا) ہے۔‘‘ کی تفسیر میں فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کے (نور مبارک) کو ایک نبی کی پشت سے دوسرے نبی کی پشت میں (نسل در نسل) منتقل کرتا رہا، یہاں تک کہ آپ ﷺ کو خود نبوت سے سرفراز کر کے (مبعوث) فرمایا۔‘‘

اِس حدیث کو امام بزار اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ طبرانی کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: ’’آپ ﷺ (کے نورِ اقدس) کو ایک نبی سے دوسرے نبی تک (نسل در نسل) اس وقت تک منتقل کرتا رہا یہاں تک کہ خود آپ ﷺ کو نبوت سے سرفراز کر کے پیدا فرمایا۔‘‘

امام ہیثمی نے فرمایا: بزار اور طبرانی دونوں کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

١٤: أخرجه البزار في المسند (كشف الأستار)، الرقم: ٢٣٦٢، الطبراني في المعجم الكبير، ١١/٣٦٢، الرقم: ١٢٠٢١، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/٢٤، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/٢٢٦، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٧/٨٦، ٨/٢١٤، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٣/١٤٤، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٣٥٣، وقال: رواه البزار وابن أبي حاتم من طريقين عن ابن عباس رضي الله عنهما۔

١٥/١٥. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا وَلَدَنِي مِنْ سِفَاحِ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ شَيءٌ، وَمَا وَلَدَنِي إِلَّا نِكَاحٌ كَنِكَاحِ الإِسْلَامِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ وَثِّقُوْا.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری ولادت میں دورِ جاہلیت کی بدکاری کا ذرہ تک شامل نہیں اور میری ولادت اسلامی طریقہ نکاح سے ہوئی۔‘‘

اِس حدیث کو امام طبرانی، بیہقی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اِس کے رجال کو ثقہ کہا گیا ہے۔

١٦/١٦. عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی الله عنه: ﴿الَّذِي يَرَاکَ حِيْنَ تَقُوْمُo وَتَقَلُّبَکَ فِي السَّاجِدِيْنَ﴾ [الشعراء، ٢٦: ٢١٨۔٢١٩]، قَالَ: فِي أَصْلَابِ الْآبَاءِ مِنَ الرُّسُلِ مِنْهُمْ: آدَمُ وَمِنْهُمْ نُوْحٌ وَمِنْهُمْ إِبْرَاهِيْمُ وَإِسْمَاعِيْلُ عليهم السلام.

١٥: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٠/٣٢٩، الرقم: ١٠٨١٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧/١٩٠، الرقم: ١٣٨٥٤، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، باب ذكر طهارة مولده وطيب أصله وكرم محتده ﷺ، ٣/٤٠٠، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١/٦٣، وابن كثير في البداية والنهاية، ٢/٢٥٦، وأيضًا في تفسير القرآن العظيم، ٢/٢٥٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢١٤، وقال: ورجاله وثقوا، والزيلعي في نصب الراية، ٣/٢١٣، والعسقلاني في الدراية، ٢/٦٥۔

١٦: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ١/٤٢٣، الرقم: ١٧١٩، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٣/١٤٤۔

رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما: أَيْ فِي أَصْلَابِ الآبَاءِ آدَمَ وَنُوحٍ وَإِبْرَاهِيْمَ عليهم السلام حَتّٰى أَخْرَجَهُ نَبِيًّا.

''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اس آیہ مبارکہ: ''جو آپ کو (رات کی تنہائیوں میں بھی) دیکھتا ہے جب آپ (نمازِ تہجد کے لئے) قیام کرتے ہیں۔ اور سجدہ گزاروں میں (بھی) آپ کا پلٹنا دیکھتا (رہتا) ہے۔'' کی تفسیر میں فرمایا: یعنی رسولوں میں سے آپ کے آباء و اجداد کی پشتوں میں (آپ کا منتقل ہونا دیکھتا رہا) ان میں سے حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں۔''

اِس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

''اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ''یعنی آپ کو آپ کے آباء و اجداد حضرت آدم، حضرت نوح اور حضرت ابراہیم علیہم السلام کی پشتوں میں (منتقل ہوتا) دیکھتا رہا۔ یہاں تک کہ خود آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس کو نبی بنا کر پیدا کیا۔''

١٧/١٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا وَلَدَتْنِي بَغِيٌّ قَطُّ مُذْ خَرَجْتُ مِنْ صُلْبِ أَبِي آدَمَ، وَلَمْ تَزَلْ تُنَازِعُنِيَ الْأُمَمُ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ حَتّٰى خَرَجْتُ مِنْ أَفْضَلِ حَيَّيْنِ مِنَ الْعَرَبِ: هَاشِمٌ وَزُهْرَةُ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اُنہوں نے بیان کیا کہ حضور نبی

١٧: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/٢٢٦، والسيوطي في الدر المنثور، ٤/٣٢٩، وأيضًا في الخصائص الكبرى، ١/٦٦۔

اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے جننے والی (میری اُمہات میں سے) کوئی عورت بدکار نہ تھی۔ جب سے میں حضرت آدم علیہ السلام کی پشت سے پیدا ہوا ہوں، اور میں ہمیشہ (نسل در نسل) اعلیٰ سے اعلیٰ (افراد) کی طرف منتقل ہوتا رہا یہاں تک کہ میں عرب کے سب سے افضل دو قبیلوں ہاشم و زہرہ میں پیدا ہوا۔'' اِسے امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

١٨/١٨. عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِيْنَ﴾ [الشعراء، ٢٦: ٢١٩]، قَالَ: مَا زَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَتَقَلَّبُ فِي أَصْلَابِ الْأَنْبِيَاءِ حَتّٰى وَلَدَتْهُ أُمُّهُ ﷺ.

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْبَغَوِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ: أَرَادَ تَقَلُّبَكَ فِي أَصْلَابِ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ نَبِيٍّ إِلٰى نَبِيٍّ حَتّٰى أَخْرَجَكَ فِي هٰذِهِ الْأُمَّةِ.

''حضرت عطاء بن ابی رباح نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیہ مبارکہ: ''اور سجدہ گزاروں میں (بھی) آپ کا پلٹنا دیکھتا (رہتا) ہے۔'' کی تفسیر میں روایت کیا، انہوں نے فرمایا: ہمیشہ رسول اللہ ﷺ (کا نور) انبیاء کرام کی پشتوں میں منتقل کیا جاتا رہا یہاں تک کہ آپ ﷺ کی والدہ نے آپ ﷺ کو جنم دیا۔''

اسے امام ابو نعیم اور امام بغوی نے روایت کیا ہے اُن کی روایت کے الفاظ ہیں: ''اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ (کے نور) کو انبیاء کرام علیہم السلام کی پشتوں میں نسل در نسل ایک نبی سے دوسرے نبی کی طرف منتقل کرنے کا ارادہ کیا یہاں تک کہ آپ ﷺ کو اس امت میں (نبی بنا کر) پیدا کیا۔''

١٨: أخرجه البغوي في معالم التنزيل، ٣/٤٠٢، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ١/٢٥، وابن الجوزي في زاد المسير، ٦/١٤٨، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/٣٥٣۔

١٩/١٩. عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ ﷻ أَخْرَجَنِي مِنَ النِّكَاحِ وَلَمْ يُخْرِجْنِي مِنَ السِّفَاحِ.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

٢٠/٢٠. وفي رواية: عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ﴾ [التوبة، ٩:١٢٨]، قَالَ: لَمْ يُصِبْهُ شَيْءٌ مِنْ شِرْكٍ فِي وِلَادَتِهٖ. رَوَاهُ الطَّبَرِيُّ.

''حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے روایت کیا اُنہوں نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے نکاح سے پیدا کیا اور مجھے بدکاری سے کبھی پیدا نہیں کیا (یعنی میرے اجداد میں سے بھی کبھی کسی نے بدکاری نہیں کی)۔'' اِس حدیث کو امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

''اور ایک روایت میں حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ''بے شک تمہارے پاس تم میں سے (ایک باعظمت) رسول (ﷺ) تشریف لائے۔ تمہارا تکلیف و مشقت میں پڑنا ان پر سخت گراں (گزرتا) ہے۔'' کی تفسیر میں فرمایا: یعنی شرک (یا مشرکین) کا ذرہ تک بھی آپ ﷺ کی ولادتِ مبارکہ میں شامل نہیں ہوا۔'' اِس حدیث کو امام طبری نے روایت کیا ہے۔

٢١/٢١. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خَرَجْتُ مِنْ نِكَاحٍ غَيْرَ سِفَاحٍ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

١٩-٢٠: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/٢٢٧، والطبري في جامع البيان، ١١/٥٦، وابن كثير في البداية والنهاية، ٢/٢٥٦۔

٢١-٢٢: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/٦٠ـ٦١، وابن عساكر ــ

٢٢/٢٢. وفي رواية: **عَنْ هِشَامِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: كَتَبْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ خَمْسَمِائَةِ أُمٍّ فَمَا وَجَدْتُ فِيْهِنَّ سِفَاحًا وَلَا شَيْئًا مِمَّا كَانَ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ.** رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے اُنہوں نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں (اسلامی طریقہ) نکاح سے پیدا ہوا نہ کہ بدکاری سے۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابن سعد اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

’’اور ایک روایت میں حضرت ہشام بن محمد کلبی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اُنہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے لئے (آپ ﷺ کی) پانچ سو ماؤں کے اسماء (وحالات) لکھے۔ سو میں نے ان میں سے کسی کو بھی بدکار نہیں پایا اور نہ ہی اُمورِ جاہلیت کا کوئی ذرہ تک اُن میں پایا۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابن سعد اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

٢٣/٢٣. **عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو** رضي الله عنهما **قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَهَبَطَ عَلَيْهِ جِبْرِيْلُ فَقَالَ: يَا أَبَا إِبْرَاهِيْمَ، اللهُ يُقْرِئُکَ السَّلَامَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: نَعَمْ، أَنَا أَبُوْ إِبْرَاهِيْمَ، وَإِبْرَاهِيْمُ جَدُّنَا وَبِهِ عُرِفْنَا، وَقَدْ قَالَ اللهُ تَعَالٰى فِي مُحْكَمِ كِتَابِهِ: ﴿مِلَّةَ أَبِيْكُمْ إِبْرَاهِيْمَ هُوَ سَمَّاكُمُ**

.... في تاريخ مدينة دمشق، ٢٢٧/٣-٢٢٨، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٦٣/١-٦٤، وابن كثير في البداية والنهاية، ٢٥٦/٢، والحلبي في السيرة، ٦٥/١، والشوكاني في فتح القدير، ٤١٩/٢-

٢٣: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٨/٣، وابن عدى في الكامل، ٩٣/٤-

الْمُسْلِمِيْنَ﴾ [الحج، ٢٢: ٧٨]. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ.

''حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اُنہوں نے بیان کیا کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے کہ آپ ﷺ کی طرف جبرائیل امین علیہ السلام نازل ہوئے، اُنہوں نے عرض کیا: اے ابو ابراہیم! اللہ تعالیٰ آپ کو سلام کہتا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں میں ابو ابراہیم ہوں اور ابراہیم علیہ السلام ہمارے دادا بھی تھے اور وہی ہماری پہچان ہیں، اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے اپنی محکم کتاب (قرآن پاک) میں فرمایا: ''(یہی) تمہارے باپ ابراہیم (علیہ السلام) کا دین ہے۔ اس (اللہ) نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے۔'' اس حدیث کو امام ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

٢٤/٢٤. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، قُلْتُ: فِدَاکَ أَبِي وَأُمِّي، أَيْنَ كُنْتَ وَآدَمُ فِي الْجَنَّةِ؟ قَالَ: فَتَبَسَّمَ حَتّٰى بَدَتْ ثَنَايَاهُ (وفي رواية: نَوَاجِذُهُ) ثُمَّ قَالَ: كُنْتُ فِي صُلْبِهِ وَرُكِبَ بِي السَّفِيْنَةَ فِي صُلْبِ أَبِي نُوْحٍ، وَقُذِفَ بِي فِي صُلْبِ إِبْرَاهِيْمَ، لَمْ يَلْتَقِ أَبَوَايَ قَطُّ عَلٰى سِفَاحٍ، لَمْ يَزَلِ اللهُ تَعَالٰى يَنْقُلُنِي مِنَ الْأَصْلَابِ الْحَسَنَةِ إِلَى الْأَرْحَامِ الطَّاهِرَةِ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَابْنُ كَثِيْرٍ وَالسُّيُوْطِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ اس وقت کہاں تھے جب حضرت آدم علیہ السلام جنت میں تھے؟ وہ بیان کرتے ہیں کہ

٢٤: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/٢٣٠-٢٣١، والسيوطي في الدر المنثور، ٦/٣٣٢، وابن كثير في البداية والنهاية، ٢/٢٥٨، والمناوي في فيض القدير، ٣/٤٣٧.

حضور نبی اکرم ﷺ نے تبسم کناں ہوئے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے دندانِ مبارک نظر آنے لگے پھر آپ نے فرمایا: میں اُن کی پشت میں تھا اور اپنے باپ حضرت نوح علیہ السلام کی پشت میں (کشتی میں) سوار کرایا گیا اور میں اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پشت میں (اُنہیں آگ میں ڈالتے وقت) چھپایا گیا۔ (اَجداد میں) میرے والدین کبھی بھی بغیر نکاح کے نہیں ملے۔ اللہ تعالیٰ مجھے ہمیشہ پاک صلبوں سے پاک رحموں میں منتقل فرماتا رہا۔'' اِس حدیث کو امام ابن عساکر، ابن کثیر اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔

۲۵/۲۵. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَمْ يَلْتَقِ أَبَوَايَ فِي سِفَاحٍ لَمْ يَزَلِ اللهُ ﷻ يَنْقُلُنِي مِنْ أَصْلَابٍ طَيِّبَةٍ إِلٰى أَرْحَامٍ طَاهِرَةٍ صَافِيًا مُهَذَّبًا لَا تَتَشَعَّبُ شُعْبَتَانِ إِلَّا كُنْتُ فِي خَيْرِهِمَا. رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے والدین کبھی بھی بغیر نکاح کے نہیں ملے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ مجھے پاک پشتوں سے پاکیزہ رحموں میں منتقل فرماتا رہا، جب بھی لوگوں کے دو گروہ ہوئے تو مجھے اُن میں سے بہترین گروہ میں رکھا گیا۔'' اِس حدیث کو امام ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

۲۶/۲۶. عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَتَانِي جِبْرِيْلُ علیہ السلام فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّ اللهَ ﷻ بَعَثَنِي فَطُفْتُ

۲۵: أخرجه أبو نعيم في دلائل النبوة، ۱/ ۲۴، والسيوطي في الدر المنثور، ۴/ ۳۲۸، والمناوي في فيض القدير، ۳/ ۴۳۷۔

۲۶: أخرجه الحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ۱/ ۳۳۲، والسيوطي في الدر المنثور، ۴/ ۲۹۸ وأيضًا في جامع الأحاديث، ۱/ ۷۶، الرقم: ۳۶۶، والهندي في كنز العمال، ۱/ ۲۴۰۹، الرقم: ۳۴۱۰۱، والحلبي في السيرة، ۱/ ۴۳۔

شَرْقَ الْأَرْضِ وَغَرْبَهَا وَسَهْلَهَا وَجَبَلَهَا فَلَمْ أَجِدْ حَيًّا خَيْرًا مِنَ الْعَرَبِ، ثُمَّ أَمَرَنِي فَطُفْتُ فِي الْعَرَبِ فَلَمْ أَجِدْ حَيًّا خَيْراً مِنْ مُضَرَ، ثُمَّ أَمَرَنِي فَطُفْتُ فِي مُضَرَ فَلَمْ أَجِدْ حَيًّا خَيْرًا مِنْ كِنَانَةَ، ثُمَّ أَمَرَنِي فَطُفْتُ فِي كِنَانَةَ فَلَمْ أَجِدْ حَيًّا خَيْرًا مِنْ قُرَيْشٍ، ثُمَّ أَمَرَنِي فَطُفْتُ فِي قُرَيْشٍ فَلَمْ أَجِدْ حَيًّا خَيْرًا مِنْ بَنِي هَاشِمٍ، ثُمَّ أَمَرَنِي أَنْ أَخْتَارَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَلَمْ أَجِدْ فِيْهِمْ نَفْسًا خَيْرًا مِنْ نَفْسِکَ. رَوَاهُ الْحَكِيْمُ التِّرْمِذِيُّ وَالسُّيُوْطِيُّ.

’’حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور انہوں نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبرائیل امین علیہ السلام آئے اور انہوں نے عرض کیا: اے محمد! بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا تو میں نے زمین کے شرق و غرب اور میدانی و پہاڑی تمام علاقے گھومے اور میں نے عرب سے افضل کوئی قبیلہ نہیں پایا۔ پھر (اللہ تعالیٰ نے) مجھے حکم دیا، میں تمام عرب گھوما تو قبیلہ مضر سے بڑھ کر کسی کو افضل نہیں پایا۔ پھر (اللہ تعالیٰ نے) مجھے حکم دیا تو میں تمام مضر میں گھوما تو قبیلہ کنانہ سے بڑھ کر کوئی افضل قبیلہ نہیں پایا، پھر (اللہ تعالیٰ نے) مجھے حکم دیا میں تمام کنانہ میں گھوما تو میں نے قریش سے بڑھ کر کسی کو افضل نہیں پایا۔ پھر (اللہ تعالیٰ نے) مجھے حکم دیا تو میں تمام قریش میں گھوما تو بنو ہاشم سے بڑھ کر کسی قبیلہ کو افضل نہیں پایا۔ پھر (اللہ تعالیٰ نے) مجھے حکم دیا کہ ان میں سے کسی ایک ذات کو پسند کروں تو (یا رسول اللہ!) میں نے ان میں آپ کی ذات اقدس سے بڑھ کر کسی کو بہتر و افضل نہیں پایا۔‘‘

اِس حدیث کو امام حکیم ترمذی اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔

٢٧/٢٧. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ قُرَيْشًا كَانَتْ نُوْرًا بَيْنَ يَدَيِ اللهِ تَعَالٰى قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ بِأَلْفَي عَامٍ يُسَبِّحُ ذَالِکَ النُّوْرُ وَتُسَبِّحُ الْمَـلَائِكَةُ بِتَسْبِيْحِهِ، فَلَمَّا خَلَقَ اللهُ آدَمَ عليه السلام. أَلْقَى ذَالِکَ النُّوْرَ فِي صُلْبِهِ. قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَأَهْبَطَنِيَ اللهُ إِلَى الْأَرْضِ فِي صُلْبِ آدَمَ عليه السلام. وَجَعَلَنِي فِي صُلْبِ نُوْحٍ عليه السلام، وَقُذِفَ بِي فِي صُلْبِ إِبْرَاهِيْمَ عليه السلام ثُمَّ لَمْ يَزَلِ اللهُ يَنْقُلُنِي مِنَ الْأَصْلَابِ الْكَرِيْمَةِ إِلَى الْأَرْحَامِ الطَّاهِرَةِ حَتّٰى أَخْرَجَنِي مِنْ بَيْنِ أَبَوَيَّ لَمْ يَلْتَقِيَا عَلٰى سِفَاحٍ قَطُّ.

رَوَاهُ أَبُوْ سَعْدٍ وَالسُّيُوْطِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بے شک مخلوقات کی پیدائش سے دو ہزار سال قبل قریش اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک نور تھا۔ یہ نور (اللہ تعالیٰ کی) تسبیح بیان کیا کرتا، اور فرشتے بھی اس کی تسبیح جیسی تسبیح بیان کیا کرتے تھے، سو جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو اس نور کو ان کی پشت میں رکھ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی پشت میں مجھے زمین پر اُتار دیا۔ پھر مجھے حضرت نوح علیہ السلام کی پشت میں رکھا گیا پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ مجھے مکرم پشتوں سے پاکیزہ رحموں میں منتقل کیا، یہاں تک کہ مجھے اپنے والدین سے پیدا فرمایا۔ وہ دونوں بدکاری پر کبھی بھی نہیں ملے۔‘‘

اِس حدیث کو امام ابو سعد نیشاپوری اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔

٢٧: أخرجه أبو سعد النيشابوري في شرف المصطفى ﷺ، ١/٣٠٤، الرقم: ٧٨، والسيوطي في الدر المنثور، ٤/٢٩٨ وأيضًا في الخصائص الكبرى، ١/٦٦، والحلبي في السيرة، ١/٤٢۔

٢٨/٢٨. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَرَأَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ﴾ [التوبة، ٩: ١٢٨]، فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا مَعْنَى مِنْ أَنْفُسِكُمْ؟ قَالَ: نَسَبًا وَصِهْرًا وَحَسَبًا لَيْسَ فِيَّ وَلَا فِي آبَائِي مِنْ لَدُنْ آدَمَ سِفَاحٌ كُلُّنَا نِكَاحٌ. رَوَاهُ السُّيُوْطِيُّ وَالشَّوْكَانِيُّ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اُنہوں نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے یہ آیہ مبارکہ پڑھی: ’’بے شک تمہارے پاس تم میں سے (ایک باعظمت) رسول (ﷺ) تشریف لائے۔‘‘ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (مِنْ أَنْفُسِكُمْ) کا کیا معنی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نسب، سسرال اور حسب (ہر ایک) کے اعتبار سے (میں سب سے افضل ہوں) نہ میرے والدین اور نہ ہی میرے آباء و اجداد میں سے حضرت آدم علیہ السلام تک کسی نے بدکاری کی ہم سب (اسلامی طریقہ) نکاح سے پیدا ہوئے۔‘‘

اِسے امام سیوطی اور شوکانی نے روایت کیا ہے۔

٢٨: أخرجه السيوطي في الخصائص الكبرى، ١/٦٦، والشوكاني في فتح القدير، ٢/٤٢٠۔

بَابٌ فِي تَخُصِيُصِهٖ ﷺ بِكَوُنِهٖ قَاسِمًا لِنِعَمِهٖ تَعَالٰى

﴿حضور ﷺ کا اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے قاسم ہونے کا بیان﴾

١/٢٩. عَنُ جَابِرِ بُنِ عَبُدِ اللهِ رضي الله عنهما **قَالَ: قَالَ رَسُوُلُ اللهِ** ﷺ: **تَسَمَّوُا بِاسُمِي وَلَا تَكُتَنُوُا بِكُنُيَتِي فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ أَقُسِمُ بَيُنَكُمُ.**

مُتَّفَقٌ عَلَيُهِ وَاللَّفُظُ لِمُسُلِمٍ.

وفي رواية لهما: **فَإِنَّمَا بُعِثُتُ قَاسِمًا أَقُسِمُ بَيُنَكُمُ.**

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرا نام رکھو اور میری کنیت (ابو القاسم) نہ رکھو، میں ہی تقسیم کرنے والا ہوں اور میں ہی تم میں تقسیم کرتا ہوں۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

اور بخاری و مسلم کی ایک اور روایت میں فرمایا: ’’میں قاسم بنا کر ہی بھیجا گیا ہوں اور میں ہی تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔‘‘

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فرض الخمس، باب قول الله تعالى: فأن لله خمسه وللرسول، ٣/١١٣٣، الرقم: ٢٩٤٦، ومسلم في الصحيح، كتاب الآداب، باب النهي عن التكني بأبي القاسم، ٣/١٦٨٢، الرقم: ٢١٣٣، وأبو داود نحوه في السنن، كتاب الآداب، باب في الرجل يتكنى بأبي القاسم، ٤/٢٩١، الرقم: ٤٩٦٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٠٣، الرقم: ١٤٢٨٨، والحاكم في المستدرك، ٤/٣٠٨، الرقم: ٧٧٣٥ وقال: هذا حديث صحيح، وأبو يعلى في المسند، ٣/٤٢٤، الرقم: ١٩١٥۔

٢/٣٠. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: سَمُّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي فَإِنِّي إِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ.

وَقَالَ حُصَيْنٌ (قَالَ النَّبِيُّ ﷺ): بُعِثْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وفي رواية لهما: فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرا نام رکھو اور میری کنیت نہ رکھو، پس بے شک میں ہی قاسم (تقسیم کرنے والا) بنایا گیا ہوں ، اور میں ہی تم میں (اللہ کی نعمتیں) بانٹتا ہوں اور حضرت حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’مجھے قاسم بنا کر مبعوث کیا گیا ہے، میں ہی تمہارے درمیان (اللہ تعالیٰ کی نعمتیں) بانٹتا ہوں۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

اور بخاری و مسلم کی ایک اور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’بے

٢: أخرجه البخاري في الصحيح،كتاب فرض الخمس، باب قول الله تعالى: فإن لله خمسه وللرسول، ١١٣٣/٣، الرقم: ٢٩٤٦، وأيضًا في كتاب الأدب، باب من سمى بأسماء الأنبياء، ٢٢٩٠/٥، الرقم: ٥٨٤٣، وأيضًا في الأدب المفرد/ ٢٩٢، الرقم: ٨٣٩، الرقم: ٥٨٤٣، ومسلم في الصحيح، كتاب الآداب، باب النهي عن التكني بأبي القاسم، ١٦٨٣/٣، الرقم: ٢١٣٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣١٣/٣، ٣٦٩، الرقم: ١٤٤٠٣، ١٥٠٠٦، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ٣٣٨/٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٢٦٤/٥، الرقم: ٢٥٩٢٧، وأبو يعلى في المسند، ٤٣٤/٣، الرقم: ١٩٢٣، والحاكم في المستدرك، ٣٠٨/٤، الرقم: ٧٧٣٥، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣٨/٣۔

شک میں تو قاسم ہی ہوں اور تمہارے درمیان (اللہ تعالیٰ کی نعمتیں) بانٹتا ہوں۔‘‘

٣/٣١. عَنْ مُعَاوِيَةَ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ، وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللهُ يُعْطِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وفي رواية لمسلم: وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَيُعْطِي اللهُ.

’’حضرت معاویہ ﷺ سے روایت ہے کہ میں نے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا فرما دیتا ہے، اور میں ہی تقسیم کرنے والا ہوں جبکہ (مجھے) اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العلم، باب من يرد اللّٰه به خيرا يفقّهه في الدين، ١/٣٩، الرقم: ٧١، وأيضًا في أبواب فرض الخمس، باب قول اللّٰه تعالٰى: فإن للّٰه خمسه وللرسول، ٣/١١٣٤، الرقم: ٢٩٤٨، وأيضًا في كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب قول النبي ﷺ: لا تزال طائفة من أمتي ظاهرين على الحق وهم أهل العلم، ٦/٢٦٦٧، الرقم: ٦٨٨٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب النهي عن المسألة، ٢/٧١٨، الرقم: ١٠٣٧، والترمذي عن ابن عباس رضی الله عنهما في السنن، كتاب العلم، باب إذا أراد اللّٰه بعبد خيرًا فقهه في الدين، ٥/٢٨، الرقم: ٢٦٤٥، وابن ماجه عن معاوية وأبي هريرة رضی الله عنهما في السنن، المقدمة، باب فضل العلماء والحث على طلب العلم، ١/٨٠، الرقم: ٢٢٠-٢٢١، والنسائي في السنن الكبرى، ٣/٤٢٥، الرقم: ٥٨٣٩، ومالك في الموطأ، ٢/٩٠٠، الرقم: ١٥٩٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٣٤، الرقم: ٧٩٣، والدارمي في السنن، ١/٨٥، الرقم: ٢٢٤-٢٢٥.

اور امام مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک میں ہی تو تقسیم کرنے والا ہوں جبکہ عطا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔''

٤/٣٢ . عَنْ مُعَاوِيَةَ رضی الله عنه يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: إِنَّمَا أَنَا خَازِنٌ فَمَنْ أَعْطَيْتُهُ عَنْ طِيْبِ نَفْسٍ فَيُبَارَكُ لَهُ فِيْهِ وَمَنْ أَعْطَيْتُهُ عَنْ مَسْأَلَةٍ وَشَرَهٍ كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْ يَعْلٰى.

''حضرت معاویہ رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ میں نے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک میں ہی تو (اللہ تعالیٰ کے خزانوں کا) خزانچی ہوں، پس جس شخص کو میں اپنی خوشی سے عطا کرتا ہوں، تو اُس کے لیے اُس میں برکت ڈال دی جاتی ہے۔ اور جس شخص کو میں اس کے سوال کرنے اور اس کے طمع کرنے کی وجہ سے دیتا ہوں تو وہ ایسے ہی ہے جیسے کوئی شخص کھانا کھاتا ہو لیکن اس کی بھوک نہ مٹتی ہو۔''

اِسے امام مسلم، ابن حبان اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب النهي عن المسألة، ٢/٧١٨، الرقم: ١٠٣٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٩٩-١٠٠، الرقم: ١٦٩٥٦-١٦٩٦٥، وأيضًا في فضائل الصحابة، ١/٣٧٢، الرقم: ٥٥٥، وابن حبان في الصحيح، ٨/١٩٣، الرقم: ٣٤٠١، وأبو يعلى في المسند، ١٣/٣٤٠، الرقم: ٧٣٥٤، والطبراني في المعجم الكبير، ١٩/٣٧٠-٣٧١، الرقم: ٨٦٩، ٨٧٢-٨٧٣، وأيضًا في مسند الشاميين، ٣/١٢٩، الرقم: ١٩٣٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١/٣٣٧، الرقم: ١٢٤٣۔

٥/٣٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا أُوْتِيْكُمْ مِنْ شَيءٍ وَمَا أَمْنَعُكُمُوْهُ إِنْ أَنَا إِلَّا خَازِنٌ أَضَعُ حَيْثُ أُمِرْتُ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں کوئی شے دیتا ہوں نہ اُسے تم سے روکتا ہوں۔ میں ہی (اللہ تعالیٰ کے خزانوں کا) خزانچی ہوں۔ میں (ہر چیز کو وہیں) رکھتا ہوں جہاں مجھے (اُسے رکھنے کا) حکم دیا گیا ہے۔'' اِسے امام ابو داود اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٦/٣٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي أَسْمَعُ مِنْکَ حَدِيْثًا كَثِيْرًا أَنْسَاهُ؟ قَالَ: ابْسُطْ رِدَاءَکَ. فَبَسَطْتُهُ، قَالَ: فَغَرَفَ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ضُمَّهُ. فَضَمَمْتُهُ، فَمَا نَسِيْتُ شَيْئًا بَعْدَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض

٥: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الخراج والإمارة والفيء، باب فيما يلزم الإمام من أمر الرعية والحجبة عنه، ٣/١٣٥، الرقم: ٢٩٤٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣١٤، ، الرقم: ٨١٤٠، وابن راهويه في المسند، ١/٤٢٥، الرقم: ٤٨٦۔

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العلم، باب حفظ العلم، ١/٥٦، الرقم: ١١٩، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل أبي هريرة الدوسي رضي الله عنه، ٤/١٩٣٩، الرقم: ٢٤٩١، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب لأبي هريرة رضي الله عنه، ٥/ ٦٨٤، الرقم: ٣٨٣٤۔٣٨٣٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/٢٤٧، الرقم: ٨٨١، وأبو يعلى في المسند، ١١/١٢١، الرقم: ٦٢٤٨۔

کیا: یا رسول اللہ! میں آپ سے بہت کچھ سنتا ہوں مگر بھول جاتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی چادر پھیلاؤ؟ میں نے اپنی چادر پھیلا دی۔ آپ ﷺ نے (فضا سے) دونوں ہاتھ بھر کر اُس میں ڈال دیئے اور فرمایا: اُسے سینے سے لگا لو۔ میں نے ایسا ہی کیا: پس اُس کے بعد میں کبھی کچھ نہیں بھولا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٥/٧. عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رضی الله عنه قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلٰی خَيْبَرَ فَسِرْنَا لَيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لِعَامِرٍ: يَا عَامِرُ، أَلَا تُسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِکَ وَکَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا فَنَزَلَ يَحْدُوْ بِالْقَوْمِ يَقُوْلُ:

اَللّٰهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ هٰذَا السَّائِقُ قَالُوْا: عَامِرُ بْنُ الْأَکْوَعِ قَالَ: يَرْحَمُهُ اللهُ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: وَجَبَتْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ خیبر کی جانب (سفر پر) نکلے۔ ہم رات کے وقت سفر کر رہے تھے کہ ہم میں سے ایک

٧: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب المغازي، باب غزوة خيبر، ٤/١٥٣٧، الرقم: ٣٩٦٠، وأيضًا في کتاب الأدب، باب ما يجوز من الشعر والرجز والحداء وما يکره منه، ٥/٢٢٧٧، الرقم: ٥٧٩٦، ومسلم في الصحيح، کتاب الجهاد والسير، باب غزوة خيبر، ٣/١٤٢٧، الرقم: ١٨٠٢، والبيهقي في السنن الکبری، ١٠/٢٢٧، الرقم: ٢٠٨٢٣، والطبراني في المعجم الکبير، ٧/٣٢، الرقم: ٦٢٩٤، والمقدسي في أحاديث الشعر، ١/١٠١، الرقم:٥۔

آدمی نے (میرے بھائی) حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ اے عامر! کیا آپ ہمیں اپنے پسندیدہ شعر نہیں سنائیں گے؟ حضرت عامر شاعر تھے۔ چنانچہ وہ نیچے اُتر آئے اور لوگوں کے سامنے یوں حدی خوانی کرنے لگے:

''اے اللہ! اگر تیرا لطف و کرم نہ ہوتا تو ہم ہدایت (بھی) نہ پاتے، نہ صدقہ کرتے اور نہ نماز پڑھتے۔''

تو حضور نبی اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ حدی خوانی کرنے والا کون ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: عامر بن اکوع ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔ ہم میں سے ایک شخص (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) کہنے لگے کہ (حضور ﷺ کے اِس فرمان کے باعث) اُن کے لئے (جنت) واجب ہوگئی ہے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٦/٨. عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ رضی اللہ عنہ: لَوْ حَرَكْتَ بِنَا الرِّكَابَ فَقَالَ: قَدْ تَرَكْتُ قَوْلِي. قَالَ لَهُ عُمَرُ رضی اللہ عنہ: أَسْمِعْ وَأَطِعْ قَالَ:

اَللّٰهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

٨: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ٥/٦٩، الرقم: ٨٢٥٠، وأيضًا في فضائل الصحابة، ١/٤٤، الرقم: ١٤٦، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٩٥، الرقم: ٣٢٣٢٧، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٣/٥٢٧، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١/٣٨١، الرقم: ٢٦٤، والحسيني في البيان والتعريف، ١/١٤٦، الرقم: ٣٨٩، وابن عساكر في تاريخ دمشق الكبير، ٢٨/١٠٤، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ١/٢٣٦۔

فَأَنْزِلَنْ　　سَكِيْنَةً　　عَلَيْنَا

وَثَبِّتِ　　الْأَقْدَامَ　　إِنْ　　لَاقَيْنَا

فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ، فَقَالَ عُمَرُ: وَجَبَتْ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ سَعْدٍ.

’’حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا: کاش تم (اپنے اشعار کے ساتھ) ہماری سواریوں کو (تیزی سے) حرکت دیتے۔ حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے: میں نے شعر کہنا چھوڑ دیا ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سناؤ اور حضور نبی اکرم ﷺ کے قول کی اطاعت بجا لاؤ۔ اُنہوں نے یہ شعر سنائے:

’’اے اللہ! اگر تیری مہربانی نہ ہوتی تو ہم ہدایت (بھی) نہ پاتے، نہ صدقہ کرتے نہ نماز پڑھتے، پس تو ہم پر سکینہ نازل فرما اور جب ہم دشمن سے نبرد آزما ہوں تو ہمیں ثابت قدم رکھ۔‘‘

پس حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! اُس پر رحم فرما تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (اِس کے لئے جنت) واجب ہوگئی ہے۔‘‘

اِسے امام نسائی، ابن ابی شیبہ اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

٩/٣٧. عَنْ أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ رضي الله عنها قَالَتْ: نَامَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا قَرِيْبًا مِنِّي ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَتَبَسَّمُ فَقُلْتُ: مَا أَضْحَكَكَ قَالَ: أُنَاسٌ مِنْ أُمَّتِي

٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب فضل من يصرع في سبيل الله فمات فهو منهم، ٣/١٠٣٠، الرقم: ٢٦٤٦، —

عُرِضُوْا عَلَيَّ يَرْكَبُوْنَ هٰذَا الْبَحْرَ الْأَخْضَرَ كَالْمُلُوْكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ. قَالَتْ: فَادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ. فَدَعَا لَهَا ثُمَّ نَامَ الثَّانِيَةَ فَفَعَلَ مِثْلَهَا. فَقَالَتْ: مِثْلَ قَوْلِهَا فَأَجَابَهَا مِثْلَهَا. فَقَالَتْ: ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ. فَقَالَ: أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ. فَخَرَجَتْ مَعَ زَوْجِهَا عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضي الله عنه غَازِيًا أَوَّلَ مَا رَكِبَ الْمُسْلِمُوْنَ الْبَحْرَ مَعَ مُعَاوِيَةَ. فَلَمَّا انْصَرَفُوْا مِنْ غَزْوِهِمْ قَافِلِيْنَ، فَنَزَلُوْا الشَّأْمَ، فَقُرِّبَتْ إِلَيْهَا دَابَّةٌ لِتَرْكَبَهَا فَصَرَعَتْهَا فَمَاتَتْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت اُمِّ حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک روز میرے گھر میں آرام فرما تھے، پھر آپ ﷺ تبسم فرماتے ہوئے بیدار ہوئے میں عرض گزار ہوئی: (یا رسول اللہ!) آپ کو کس چیز نے ہنسایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر میری اُمت کے کچھ لوگ پیش کئے گئے جو اِس سمندر پر اس طرح سوار ہیں جیسے بادشاہ اپنے

.... وأيضًا في باب غزوة المرأة في البحر، ١٠٥٥/٣، الرقم: ٢٧٢٢، ٢٧٣٧، ومسلم في الصحيح كتاب الإمارة، باب فضل الغزو في البحر، ١٥١٨/٣، الرقم: ١٩١٢، والترمذي في السنن، كتاب فضائل الجهاد، باب ما جاء في غزو البحر، ١٧٨/٤، الرقم: ١٦٤٥، وأبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب فضل الغزو في البحر، ٦/٣، الرقم: ٢٤٩٠، والنسائي في السنن، كتاب الجهاد، باب فضل الجهاد في البحر، ٤٠/٦، الرقم: ٣١٧١-٣١٧٢، وابن ماجه في السنن، كتاب الجهاد، باب فضل غزوة البحر، ٩٢٧/٢، الرقم: ٢٧٧٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٦٤/٣، الرقم: ١٣٨١٦، ٣٦١/٦، الرقم: ٢٠٧٧.

تختوں پر۔ وہ عرض گزار ہوئیں: (یارسول اللہ!) اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں شمار فرما لے۔ آپ ﷺ نے دعا فرمائی اور پھر دوبارہ سو گئے۔ اِس دفعہ بھی پچھلے واقعہ کی طرح نظر آیا اورسوال و جواب ہوا۔ وہ پھرعرض گزار ہوئیں: (یا رسول اللہ!) بارگاہِ الٰہی میں دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اِس گروہ میں شامل فرما دے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پہلے گروہ میں ہو۔ پس یہ اپنے خاوند حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے ساتھ جہاد کے لیے نکلیں جبکہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسلمانوں نے پہلی دفعہ سمندری سفر کیا جب وہ اپنے جہاد سے فارغ ہوکر قافلوں کی صورت میں واپس لوٹے تو ملک شام میں اُترے۔ اُن (حضرت اُم حرام رضی اللہ عنہا) کی سواری کے لیے ایک جانور لایا گیا تو وہ اُس سے گرکر اللہ تعالیٰ کو پیاری ہوگئیں۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣٨/١٠. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ فَأَخَذَ النَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْأُمَّةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ النَّفَرُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْعَشَرَةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْخَمْسَةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ وَحْدَهُ

١٠: أخرجه البخاري في الصحيح،كتاب الرقاق، باب يدخل الجنة سبعون ألفا بغير حساب، ٥/٢٣٩٦، الرقم: ٦١٧٥ـ٦١٧٦، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الدليل على دخول طوائف من المسلمين الجنة بغير حساب ولا عذاب، ١/١٩٧، الرقم: ٢١٦، والترمذي في السنن، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع، باب: (١٦) منه، ٤/٦٣١، الرقم: ٢٤٤٦، وقال: هذا حديث حسن صحيح، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٣٧٨، الرقم: ٧٦٠٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٧١، الرقم: ٢٤٤٨، ٣٨١٩، والدارمي في السنن، ٢/٤٢٢، ٤٣٠، الرقم: ٢٨٠٧، ٢٨٢٣، وعبد الرزاق في المصنف، ١٠/٤٠٨، الرقم: ١٩٥١٩ـ

فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيْرٌ قُلْتُ: يَا جِبْرِيْلُ، هٰـؤُلَاءِ أُمَّتِي قَالَ: لَا وَلٰـكِنِ انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيْرٌ قَالَ: هٰـؤُلَاءِ أُمَّتُکَ وَهٰـؤُلَاءِ سَبْعُوْنَ أَلْـفًا قُدَّامَهُمْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ قُلْتُ: وَلِمَ؟ قَالَ: كَانُوْا لَا يَكْتَوُوْنَ وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ فَقَامَ إِلَيْهِ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ: ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ، اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ قَالَ: ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ: سَبَقَکَ بِهَا عُكَّاشَةُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھ پر اُمتیں پیش کی گئیں۔ پس ایک ایک نبی گزرنے لگے اور اُن کے ساتھ اُن کی اُمت تھی، ایک نبی ایسے بھی گزرے کہ اُن کے ساتھ چند اُمتی تھے۔ ایک نبی کے ساتھ دس آدمی۔ ایک نبی کے ساتھ پانچ سو۔ ایک نبی صرف تنہا گزرے۔ میں نے نظر دوڑائی تو ایک بڑی جماعت نظر آئی۔ میں نے پوچھا: اے جبرائیل! کیا یہ میری اُمت ہے؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: یہ نہیں بلکہ آپ اُفق کی جانب توجہ فرمائیں۔ میں نے دیکھا تو وہ بہت ہی بڑی جماعت تھی۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) یہ آپ کی اُمت ہے اور یہ جو ستر ہزار ان کے آگے ہیں، ان کے لئے نہ حساب ہے اور نہ عذاب۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے پوچھا کہ کس وجہ سے؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: یہ لوگ داغ نہیں لگواتے تھے، غیر شرعی جھاڑ پھونک نہیں کرتے تھے، شگون نہیں لیتے تھے اور اپنے رب پر بھروسہ رکھتے تھے۔ چنانچہ حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کھڑے ہوکر عرض گزار ہوئے: (یا رسول اللہ!) اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی اُن لوگوں میں شامل فرما لے۔ آپ ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ! اسے بھی ان

لوگوں میں شامل فرما۔ پھر دوسرا آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: (یا رسول اللہ!) اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں شامل فرما لے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عکاشہ تم سے سبقت لے گیا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۱/۳۹. **عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ** رضي الله عنهما **أَنَّ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ** رضي الله عنه **قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ: يَا حَكِيْمُ، إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهُ فِيْهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيْهِ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ. اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى. قَالَ حَكِيْمٌ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، لَا أَرْزَأُ أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى أُفَارِقَ الدُّنْيَا فَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ** رضي الله عنه **يَدْعُوْ حَكِيْمًا إِلَى الْعَطَاءِ فَيَأْبٰى أَنْ يَقْبَلَهُ مِنْهُ ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ** رضي الله عنه **دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَأَبٰى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا فَقَالَ عُمَرُ: إِنِّي أُشْهِدُكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ، عَلٰى**

١١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الزكاة، باب الاستعفاف عن المسألة، ٢/٥٣٥، الرقم: ١٤٠٣، وأيضًا في كتاب الوصايا، باب تأويل قول الله تعالى: من بعد وصية يوصي بها أو دين، ٣/١٠١٠، الرقم: ٢٥٩٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب بيان أن اليد العليا خير من اليد السفلى، ٢/٧١٧، الرقم: ١٠٣٥، والترمذي في السنن، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع، باب: (٢٩)، ٤/٦٤١، الرقم: ٢٤٦٣، والنسائي في السنن، كتاب الزكاة، باب اليد العليا، ٥/٦٠، الرقم: ٢٥٣١، والدارمي في السنن، ١/٤٧٥، الرقم: ١٦٥٠۔

حَکِيْمٍ أَنِّي أَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ فَيَأْبَی أَنْ يَأْخُذَهُ فَلَمْ يَرْزَأْ حَکِيْمٌ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حَتّٰی تُوُفِّيَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عُروہ بن زُبیر اور سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے مانگا تو آپ ﷺ نے مجھے عطا فرمایا، میں نے پھر مانگا آپ ﷺ نے پھر عطا فرمایا، میں نے پھر مانگا آپ ﷺ نے پھر عطا فرمایا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے حکیم! یہ مال سرسبز اور شیریں ہے۔ جو اسے نفس کی لاتعلقی سے لیتا ہے تو اس میں اسے برکت دی جاتی ہے اور جو اسے قلبی لالچ سے لیتا ہے تو اس میں اسے برکت نہیں دی جاتی اور وہ اس شخص کی طرح ہے کہ کھائے اور سیر نہ ہو۔ (جان لو!) اُوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ حضرت حکیم کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! میں آپ کے بعد کسی سے کوئی چیز قبول نہیں کروں گا یہاں تک کہ دنیا کو خیر باد کہہ دوں پھر (اپنے دورِ خلافت میں) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت حکیم کو مال دینے کے لیے بلایا تو انہوں نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں مال دینے کے لئے بلایا تو انہوں نے لینے سے انکار کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے گروہ مسلمین! میں تم سب کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے اس مالِ فئی سے حضرت حکیم کو ان کا حق دیا لیکن انہوں نے اسے لینے سے انکار کر دیا۔ حضرت حکیم نے حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد کسی سے بھی مال لینا قبول نہیں کیا یہاں تک کہ (اسی حال میں) وفات پا گئے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤٠/ ١٢. عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رضی الله عنه قَالَ: بَيْنَا أَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَشَکَا إِلَيْهِ الْفَاقَةَ ثُمَّ أَتَاهُ آخَرُ فَشَکَا إِلَيْهِ قَطْعَ السَّبِيْلِ فَقَالَ: يَا

١٢: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب المناقب، باب علامات النبوة —

عَدِيُّ، هَلْ رَأَيْتَ الْحِيْرَةَ؟ قُلْتُ: لَمْ أَرَهَا وَقَدْ أُنْبِئْتُ عَنْهَا قَالَ: فَإِنْ طَالَتْ بِکَ حَيَاةٌ لَتَرَيَنَّ الظَّعِيْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيْرَةِ حَتّٰى تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ أَحَدًا إِلَّا اللهَ قُلْتُ: فِيْمَا بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِي فَأَيْنَ دُعَّارُ طَيِّئٍ الَّذِيْنَ قَدْ سَعَّرُوا الْبِلَادَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِکَ حَيَاةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوْزُ كِسْرَى قُلْتُ: كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ؟ قَالَ: كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ. وَلَئِنْ طَالَتْ بِکَ حَيَاةٌ لَتَرَيَنَّ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهٖ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهُ مِنْهُ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهُ مِنْهُ......قَالَ عَدِيٌّ: فَرَأَيْتُ الظَّعِيْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيْرَةِ حَتّٰى تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ إِلَّا اللهَ وَكُنْتُ فِيْمَنِ افْتَتَحَ كُنُوْزَ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ. وَلَئِنْ طَالَتْ بِكُمْ حَيَاةٌ لَتَرَوُنَّ مَا قَالَ النَّبِيُّ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهٖ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص نے حاضر ہوکر فاقہ کی شکایت کی پھر دوسرا شخص آیا اور ڈاکہ زنی کا شکوہ کیا۔ (اُن کے مسائل حل کرنے کے بعد) آپ ﷺ نے فرمایا: اے عدی! کیا تم نے حیرہ دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) دیکھا تو نہیں لیکن اُس کے متعلق سنا ضرور ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تمہاری عمر نے وفا کی تو تم ضرور دیکھ لو گے کہ ایک اُونٹ سوار عورت حیرہ سے چلے گی اور خانہ کعبہ کا طواف کرے گی لیکن اُسے خدا کے سوا کسی دوسرے کا خوف نہیں ہوگا۔ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

.... في الإسلام، ۳/۱۳۱٦، الرقم: ۳٤۰۰، والأصبهاني في دلائل النبوة، ۱/۹٦، الرقم: ۹۱، والبيهقي في السنن الكبرى، ٥/۲۲٥، الرقم: ۹۹۱۱، والعسقلاني في فتح الباري، ۱۳/۸۳۔

میرے دل میں خیال آیا کہ اُس وقت قبیلہ طے کے ڈاکوؤں کو کیا ہو گا جنہوں نے آج کل شہروں میں ہر طرف آگ لگا رکھی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تمہاری عمر نے وفا کی تو ضرور تم کسریٰ کے خزانوں پر قابض ہو جاؤ گے۔ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) کیا کسریٰ بن ہرمز کے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں کسریٰ بن ہرمز کے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تمہاری عمر نے وفا کی تو تم ضرور دیکھو گے کہ آدمی ہتھیلی بھر سونا لے کر نکلے گا یا چاندی لے کر تلاش کرے گا کہ کوئی اسے قبول کرے لیکن اسے لینے والا کوئی نہیں ملے گا۔ ...... حضرت عدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے (حضور نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان مبارک سچ ہوتے) دیکھ لیا کہ ایک عورت نے حیرہ سے چل کر خانہ کعبہ کا طواف کیا اور اسے خدا کے سوا اور کسی کا خوف نہ تھا اور میں ان حضرات میں خود شامل تھا جنہوں نے کسریٰ بن ہرمز کے خزانوں کو فتح کیا تھا اور اگر تمہاری عمروں نے وفا کی تو تم حضور نبی اکرم ابو القاسم ﷺ نے جو فرمایا تھا کہ ایک آدمی ہتھیلی بھر سونا یا چاندی لے کر نکلے گا (لیکن اسے لینے والا کوئی نہیں ہوگا)، اسے بھی ضرور دیکھ لو گے۔‘‘

اِسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٤١/ ١٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِهِ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ، اقْرَؤُوْا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿النَّبِيُّ أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ﴾ [الأحزاب، ٣٣: ٦]، **فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ تَرَكَ مَالًا فَلْيَرِثْهُ عَصَبَتُهُ مَنْ كَانُوْا، فَإِنْ تَرَكَ دَيْنًا، أَوْ ضَيَاعًا فَلْيَأْتِنِي**

١٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التفسير/ الأحزاب، باب النّبيّ أولى بالمؤمنين من أنفسهم، ٤/ ١٧٩٥، الرقم: ٤٥٠٣، ومسلم في الصحيح، كتاب الجمعة، باب تخفيف الصلاة والخطبة، ٢/ ٥٩٢، الرقم: (٤٣) ٨٦٧، والنسائي في السنن، كتاب صلاة العيدين، ــ

وَأَنَا مَوْلَاهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی مومن ایسا نہیں کہ دنیا و آخرت میں جس کی جان کا میں اس سے بھی زیادہ مالک نہ ہوں۔ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو: ''نبی مکرم ﷺ مومنوں کے لیے ان کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہیں۔'' سو جو مسلمان مال چھوڑ کر مرے تو جو بھی اس کا خاندان ہوگا وہی اس کا وارث ہوگا لیکن اگر قرض یا بچے چھوڑ کر مرے تو وہ (قرض خواہ یا بچے) میرے پاس آئیں میں اُن کا سرپرست ہوں (اور میرے بعد میرا نظامِ حکومت یہ دونوں ذِمّہ داریاں نبھائے گا)۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤٢/١٤. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ، وَالنَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ يَدَيْهِ رِكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ، فَجَهِشَ النَّاسُ نَحْوَهُ، فَقَالَ: مَا لَكُمْ؟ قَالُوْا: لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ وَلَا نَشْرَبُ إِلَّا مَا بَيْنَ

-------- باب كيف الخطبة، ٣/١٨٨،الرقم: ١٥٧٨، والدارمي في السنن، ٢/٣٤١، الرقم: ٢٥٩٤، وابن خزيمة في الصحيح، ٣/١٤٣، الرقم: ١٧٨٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦/٢٣٨، الرقم: ١٢١٤٨۔

١٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣١٠، الرقم: ٣٣٨٣، وأيضًا في كتاب المغازي، باب غزوة الحديبية، ٤/١٥٢٦، الرقم: ٣٩٢١۔٣٩٢٣، وأيضًا في كتاب الأشربة، باب شرب البركة والماءِ المبارك، ٥/٢١٣٥، الرقم: ٥٣١٦، وأيضًا في كتاب التفسير/الفتح، باب إِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ، ٤/١٨٣١، الرقم: ٤٥٦٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٢٩، الرقم: ١٤٥٦٢، والدارمي في السنن، ١/٢١، الرقم: ٢٧، —

يَدَيْکَ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الرِّکْوَةِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَثُوْرُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ کَأَمْثَالِ الْعُيُوْنِ، فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا، قُلْتُ: کَمْ کُنْتُمْ؟ قَالَ: لَوْ کُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَکَفَانَا، کُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ صلح حدیبیہ کے دن لوگوں کو پیاس لگی۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے چمڑے کے پیالے میں پانی رکھا ہوا تھا آپ ﷺ نے اُس سے وضو فرمایا: لوگ آپ ﷺ کی طرف جھپٹے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے پاس وضو کے لئے پانی ہے نہ پینے کے لئے۔ صرف یہی پانی ہے جو آپ کے سامنے رکھا ہے۔ آپ ﷺ نے (یہ سن کر) دستِ مبارک چمڑے کے پیالے میں رکھا تو فوراً چشموں کی طرح پانی انگلیوں کے درمیان سے جوش مار کر نکلنے لگا چنانچہ ہم سب نے (خوب پانی) پیا اور وضو بھی کر لیا۔ (سالم راوی کہتے ہیں) میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اس وقت آپ کتنے آدمی تھے؟ انہوں نے کہا: اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تب بھی وہ پانی سب کے لئے کافی ہو جاتا، جبکہ ہم تو پندرہ سو تھے۔''

اِسے امام بخاری، اَحمد، دارمی اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

.... وابن خزيمة في الصحيح، ١/٦٥، الرقم: ١٢٥، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٤٨٠، الرقم: ٦٥٤٢، وأبو يعلى في المسند، ٤/٨٢، الرقم: ٢١٠٧، والبيهقي في الاعتقاد، ١/٢٧٢، وابن الجعد في المسند، ١/٢٩، الرقم: ٨٢۔

٤٣/١٥. عَنِ الْبَرَاءِ ﷺ قَالَ: كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً، وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ، فَنَزَحْنَاهَا حَتّٰى لَمْ نَتْرُكْ فِيْهَا قَطْرَةً، فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى شَفِيْرِ الْبِئْرِ فَدَعَا بِمَاءٍ، فَمَضْمَضَ وَمَجَّ فِي الْبِئْرِ، فَمَكَثْنَا غَيْرَ بَعِيْدٍ، ثُمَّ اسْتَقَيْنَا حَتّٰى رَوِيْنَا، وَرَوَتْ أَوْ صَدَرَتْ رَكَائِبُنَا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت براء بن عازب ﷺ فرماتے ہیں کہ واقعہ حدیبیہ کے روز ہماری تعداد چودہ سو تھی۔ ہم حدیبیہ کے کنویں سے پانی نکالتے رہے یہاں تک کہ ہم نے اس میں پانی کا ایک قطرہ بھی نہ چھوڑا۔ (صحابہ کرام ﷺ پانی ختم ہو جانے سے پریشان ہو کر بارگاہِ رسالت ﷺ میں حاضر ہوئے) تو حضور نبی اکرم ﷺ کنویں کی منڈیر پر آ بیٹھے اور پانی طلب فرمایا: اُس سے کلی فرمائی اور وہ پانی کنویں میں ڈال دیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد (پانی اِس قدر اوپر آ گیا کہ) ہم اُس سے پانی پینے لگے، یہاں تک کہ خوب سیراب ہوئے اور ہمارے سواریوں کے جانور بھی سیراب ہو گئے۔'' اِسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٤٤/١٦. عَنْ جَابِرٍ ﷺ أَنَّ أَبَاهُ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: إِنَّ أَبِي تَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا، وَلَيْسَ عِنْدِي إِلَّا مَا يُخْرِجُ

١٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣١١، الرقم: ٣٣٨٤۔

١٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣١٢، الرقم: ٣٣٨٧، وأيضًا في كتاب البيوع، باب الكيل على البائع والمعطي، ٢/٧٤٨، الرقم: ٢٠٢٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٦٥، الرقم: ١٤٩٧٧۔

نَخْلُهُ، وَلَا يَبْلُغُ مَا يُخْرِجُ سِنِيْنَ مَا عَلَيْهِ، فَانْطَلِقْ مَعِي لِكَي لَا يُفْحِشَ عَلَيَّ الْغُرَمَاءُ، فَمَشَى حَوْلَ بَيْدَرٍ مِنْ بَيَادِرِ التَّمْرِ فَدَعَا، ثُمَّ آخَرَ، ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: انْزِعُوْهُ فَأَوْفَاهُمُ الَّذِي لَهُمْ، وَبَقِيَ مِثْلُ مَا أَعْطَاهُمْ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والدِ محترم (حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ) وفات پا گئے اور اُن کے اوپر قرض تھا۔ سو میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میرے والد نے (وفات کے بعد) پیچھے قرضہ چھوڑا ہے اور میرے پاس (اُس کی ادائیگی کے لئے) کھجور کے (چند) درختوں سے حاصل ہونے والی پیداوار کے سوا کچھ بھی نہیں ہے اور اُن سے کئی سال میں بھی قرض ادا نہیں ہو گا۔ آپ ﷺ میرے ساتھ تشریف لے چلیں تاکہ قرض خواہ مجھ پر سختی نہ کریں سو آپ ﷺ (ان کے ساتھ تشریف لے گئے اور ان کے) کھجوروں کے ڈھیروں میں سے ایک ڈھیر کے گرد پھرے اور دعا کی پھر دوسرے ڈھیر (کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا) اس کے بعد آپ ﷺ ایک ڈھیر کے سامنے بیٹھ گئے اور فرمایا: قرض خواہوں کو تول کر دیتے جاؤ سو سب قرض خواہوں کا پورا قرض ادا کر دیا گیا اور اتنی ہی کھجوریں بچ بھی گئیں جتنی کہ قرض میں دی تھیں۔‘‘

اِسے امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٤٥/١٧. عَنْ عُمَيْرِ بْنِ الْأَسْوَدِ الْعَنْسِيِّ أَنَّهُ أَتَى عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ وَهُوَ نَازِلٌ فِي سَاحَةِ حِمْصَ وَهُوَ فِي بِنَاءٍ لَهُ وَمَعَهُ أُمُّ حَرَامٍ

١٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب ما قيل في قتال الروم، ٣/١٠٦٩، الرقم: ٢٧٦٦، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٥/١٣٣، الرقم: ٣٢٣، وأيضًا في المعجم الأوسط، ٧/٤٨، —

قَالَ عُمَيْرٌ: فَحَدَّثَتْنَا أُمُّ حَرَامٍ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُوْنَ الْبَحْرَ قَدْ أَوْجَبُوْا. قَالَتْ أُمُّ حَرَامٍ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَنَا فِيْهِمْ؟ قَالَ: أَنْتِ فِيْهِمْ. ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُوْنَ مَدِيْنَةَ قَيْصَرَ مَغْفُوْرٌ لَهُمْ. فَقُلْتُ: أَنَا فِيْهِمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: لَا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت عمیر بن اسود عنسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے پاس گئے جبکہ وہ ساحل حمص پر اپنے مکان میں فروکش تھے اُن کے ساتھ (اُن کی اہلیہ) حضرت اُمّ حرام رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ حضرت عمیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت اُمّ حرام کا بیان ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا آپ ﷺ نے فرمایا: میری اُمت میں سے جو گروہ سب سے پہلے بحری جہاد کرے گا، اُن کے لیے جنت واجب ہو گئی۔ حضرت اُمّ حرام رضی اللہ عنہا عرض گزار ہوئیں: یا رسول اللہ! کیا میں بھی اُن میں ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں تم بھی اُن میں ہو۔ اُس کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری اُمت کا وہ پہلا لشکر جو قیصر روم کے پایہ تخت میں جنگ کرے گا اس کی مغفرت فرما دی گئی ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں بھی ان میں ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔‘‘ اِسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

.... الرقم: ٦٨١٢، وأيضًا في مسند الشاميين، ١/٢٥٧، الرقم: ٤٤٤-٤٤٥، والحاكم في المستدرك، ٤/٥٩٩، الرقم: ٨٦٦٨، وابن أبي عاصم في الجهاد، ٢/٦٦٢، الرقم: ٢٨٤، وأيضًا في الآحاد والمثاني، ٦/٩٨، الرقم: ٣٣١٣، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٢/٦٢، ٥/١٥٦، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٤١، الرقم: ٩٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١٠/٩٣۔

٤٦/١٨. عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيِّ ﷺ قَالَ: كُنْتُ أَبِيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوْئِهٖ وَحَاجَتِهٖ فَقَالَ لِي: سَلْ، فَقُلْتُ: أَسْأَلُکَ مُرَافَقَتَکَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ: أَوْ غَيْرَ ذَالِکَ؟ قُلْتُ: هُوَ ذَاکَ، قَالَ: فَأَعِنِّي عَلٰى نَفْسِکَ بِکَثْرَةِ السُّجُوْدِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی ﷺ بیان کرتے ہیں میں رات حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں رہا کرتا تھا اور آپ ﷺ کی حاجت اور وضو کے لئے پانی لاتا ایک مرتبہ (میری خدمت سے خوش ہو کر) آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: ’’مانگو کیا مانگتے ہو‘‘ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میں آپ سے جنت میں بھی آپ کی رفاقت مانگتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے علاوہ ’’اور کچھ‘‘ میں نے عرض کیا: مجھے یہی کافی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (جاؤ جنت تو عطا کر دی اب) تم بھی کثرتِ سجود سے اپنے معاملہ میں میری مدد کرو۔‘‘

اِسے امام مسلم، ابو داود اور اَحمد نے روایت کیا ہے۔

١٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الصلاة، باب فضل السجود والحث عليه، ١/٣٥٣، الرقم: ٤٨٩، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب وقت قيام النبي ﷺ من الليل، ٢/٣٥، الرقم: ١٣٢٠، والنسائي في السنن، كتاب التطبيق، باب فضل السجود، ٢/٢٢٧، الرقم: ١١٣٨، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/٢٤٢، الرقم: ٧٢٤، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٤/٥٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٥/٥٦، الرقم: ٤٥٧٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢/٤٨٦، الرقم: ٤٣٤٤، والمنذري فى الترغيب والترهيب، ١/١٥٢، الرقم: ٥٦٤۔

١٩/٤٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، بِتَمَرَاتٍ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، ادْعُ اللهَ فِيهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَضَمَّهُنَّ ثُمَّ دَعَا لِي فِيهِنَّ بِالْبَرَكَةِ، فَقَالَ: خُذْهُنَّ وَاجْعَلْهُنَّ فِي مِزْوَدِكَ هٰذَا أَوْ فِي هٰذَا الْمِزْوَدِ، كُلَّمَا أَرَدْتَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا فَأَدْخِلْ فِيهِ يَدَكَ فَخُذْهُ وَلَا تَنْثُرْهُ نَثْرًا، فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذَالِكَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا مِنْ وَسْقٍ فِي سَبِيْلِ اللهِ، فَكُنَّا نَأْكُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ، وَكَانَ لَا يُفَارِقُ حِقْوِي حَتّٰى كَانَ يَوْمُ قَتْلِ عُثْمَانَ رضی الله عنه فَإِنَّهُ انْقَطَعَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کچھ کھجوریں لے کر حاضر ہوا اورعرض کیا: یا رسول اللہ! ان میں اللہ تعالیٰ سے برکت کی دعا فرمائیں۔ آپ ﷺ نے اُنہیں اکٹھا کیا اور میرے لیے اُن میں دعائے برکت فرمائی پھر مجھے فرمایا: اُنہیں لے لو اور اپنے اس توشہ دان میں رکھ لو اور جب اُنہیں لینا چاہو تو اپنا ہاتھ اس میں ڈال کر لے لیا کرو اسے جھاڑ نا نہیں۔ سو میں نے ان میں سے اتنے اتنے (یعنی کئی) وسق (ایک وسق دو سو چالیس کلوگرام کے برابر ہوتا ہے) کھجوریں اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کیں ہم خود اس میں سے کھاتے اور دوسروں کو بھی کھلاتے۔

١٩: أخرجه الترمذي في السنن،كتاب المناقب، باب مناقب لأبي هريرة رضی الله عنه، ٥/٦٨٥، الرقم: ٣٨٣٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣٥٢، الرقم: ٨٦١٣، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٤٦٧، الرقم: ٦٥٣٢، وابن راهويه في المسند، ١/٧٥، الرقم: ٣، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/٥٢٧، الرقم: ٢١٥٠، وابن كثير في البداية والنهاية، ٦/١١٧، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/٢٣١، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٢/٨٥۔

کبھی وہ توشہ دان میری کمر سے جدا نہ ہوا (یعنی وہ کھجوریں ختم نہ ہوئیں) یہاں تک کہ جس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو وہ مجھ سے کہیں گر گیا۔‘‘

اِسے امام ترمذی، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

٤٨/ ٢٠. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَبُوْ بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدٌ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعِيْدٌ فِي الْجَنَّةِ، وَأَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ

٢٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب عبد الرحمن بن عوف الزهري رضي الله عنه، ٥/ ٦٤٧، الرقم: ٣٧٤٧-٣٧٤٨، وأبو داود في السنن، كتاب السنة، باب في الخلفاء، ٤/ ٢١١، الرقم: ٤٦٤٩، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضائل العشرة رضي الله عنهم، ١/ ٤٨، الرقم: ١٣٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/ ٥٦، الرقم: ٨١٩٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/ ١٩٣، الرقم: ١٦٧٥، وأيضًا في فضائل الصحابة، ١/ ٢٢٩، الرقم: ٢٧٨، وابن حبان في الصحيح، ١٥/ ٤٦٣، الرقم: ٧٠٠٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٣٥١، الرقم: ٣١٩٥٣، وأبو يعلى في المسند، ٢/ ١٤٧، الرقم: ٨٣٥، والحاكم في المستدرك، ٣/ ٤٠٩، الرقم: ٥٥٦٢، والبزار في المسند، ٣/ ٦٠، الرقم: ٨١٨، والشاشي في المسند، ١/ ٢٣٥، الرقم: ١٩٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٤/ ٣٣٩، الرقم: ٤٣٧٤، وابن سليمان من حديث خيثمة، ١/ ٩٣، ٩٥۔

الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَه وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هُوَ أَصَحُّ.

’’حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابو بکر جنتی ہے، عمر جنتی ہے، عبد الرحمن بن عوف جنتی ہے، سعد جنتی ہے، سعید (بن زید) جنتی ہے اور ابو عبیدہ بن جراح جنتی ہے۔‘‘

اِسے امام ترمذی، ابو داود، ابنِ ماجہ، نسائی اور احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث صحیح تر ہے۔

٤٩/٢١. عَنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَهَضَ إِلٰى صَخْرَةٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَأَقْعَدَ تَحْتَهُ طَلْحَةَ فَصَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى اسْتَوَى عَلَى الصَّخْرَةِ فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: أَوْجَبَ طَلْحَةُ.

٢١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب طلحة بن عبيد الله رضی اللہ عنہ، ٥/٦٤٣، الرقم: ٣٧٣٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٦٥، الرقم: ١٤١٧، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٤٣٦، الرقم: ٦٩٧٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٧٦، الرقم: ٣٢١٦٠، والحاكم في المستدرك، ٣/٣٢٨، ٤٢١، الرقم: ٤٣١٢، ٥٦٠٢-٥٦٢٣، والشاشي في المسند، ١/٩٤، الرقم: ٣١، وأبويعلى في المسند، ٢/٣٣، الرقم: ٦٧٠، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦/٣٧٠، الرقم: ١٢٨٧٨، ٩/٤٦، والبزار في المسند، ٣/١٨٨، الرقم: ٩٧٢، وابن المبارك في الجهاد، ١/٨٠، الرقم: ٩٣۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگِ اُحد کے روز حضور نبی اکرم ﷺ پر دو زرہیں تھیں، آپ ﷺ نے چٹان پر چڑھنا چاہا لیکن نہ چڑھ سکے چنانچہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو نیچے بٹھا کر اُوپر چڑھے، یہاں تک کہ چٹان پر تشریف فرما ہوئے، راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ طلحہ نے (اپنے لیے جنت) واجب کر لی ہے۔‘‘

اِسے امام ترمذی، احمد، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

٥٠/٢٢. عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعَتْ أُذُنِي مِنْ فِي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ: طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ جَارَايَ فِي الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَالْبَزَّارُ وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے کانوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے دہنِ مبارک سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: طلحہ اور زبیر دونوں جنت میں میرے پڑوسی ہوں گے۔‘‘

٢٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب طلحة بن عبيد الله رضی اللہ عنہ، ٥/٦٤٤، الرقم: ٣٧٤١، وأبو يعلى في المسند، ١/٣٩٥، الرقم: ٥١٥، والحاكم في المستدرك، ٣/٤٠٩، الرقم: ٥٥٦٢، والبزار في المسند، ٣/٦٠، الرقم: ٨١٨، وعبد الله بن أحمد في السنة، ٢/٥٦٠_٥٦٤، الرقم: ١٣٠٩، ١٣٢٠، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٤٥٣، الرقم: ٣٩٤٩_

اِسے امام ترمذی، ابو یعلی اور بزار نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اِس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٢٣/٥١. عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ رضی الله عنه أَنَّهُ أُصِيْبَتْ عَيْنُهُ يَوْمَ بَدْرٍ، فَسَالَتْ حَدَقَتُهُ عَلٰى وَجْنَتِهِ، فَأَرَادُوْا أَنْ يَقْطَعُوْهَا، فَسَأَلُوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: لَا، فَدَعَا بِهِ، فَغَمَزَ حَدَقَتَهُ بِرَاحَتِهِ، فَكَانَ لَا يُدْرَى أَيُّ عَيْنَيْهِ أُصِيْبَتْ. رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى وَأَبُوْ عَوَانَةَ وَابْنُ سَعْدٍ.

’’حضرت قتادہ بن نعمان رضی الله عنه سے مروی ہے کہ غزوہ بدر کے دن (تیر لگنے سے) اُن کی آنکھ ضائع ہوگئی اور ڈھیلا نکل کر چہرے پر بہہ گیا۔ دیگر صحابہ نے اسے کاٹ دینا چاہا۔ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے منع فرما دیا۔ پھر آپ ﷺ نے دعا فرمائی اور آنکھ کو دوبارہ اس کے مقام پر رکھ دیا۔ سو حضرت قتادہ رضی الله عنه کی آنکھ اس طرح ٹھیک ہوگئی کہ معلوم بھی نہ ہوتا تھا کہ کون سی آنکھ خراب ہے۔‘‘

اِسے امام ابو یعلی، ابو عوانہ اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

٢٣: أخرجه أبو يعلى في المسند، ٣/١٢٠، الرقم: ١٥٤٩، وأبو عوانة في المسند، ٤/٣٤٨، الرقم: ٦٩٢٩، وابن سعد فى الطبقات الكبرى، ١/١٨٧، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/٣٣٣، وابن قانع في معجم الصحابة، ٢/٣٦١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٩٧، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ٧/٤٣٠، الرقم: ٨١٤، وأيضًا في الإصابة، ٤/٢٠٨، الرقم: ٤٨٨٨، وابن كثير في البداية والنهاية، ٣/٢٩١۔

بَابٌ فِي تَخْصِيْصِهٖ ﷺ بِعَطَاءِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ كُلِّهَا

﴿حضور ﷺ کو زمین کے تمام خزانے عطا کیے جانے کا بیان﴾

١/٥٢. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللهِ، لَأَنْظُرُ إِلٰى حَوْضِي الْآنَ، وَإِنِّي أُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَآئِنِ الْأَرْضِ، أَوْ مَفَاتِيْحَ الْأَرْضِ، وَإِنِّي وَاللهِ، مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِي وَلٰكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَتَنَافَسُوْا فِيْهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک روز شہدائے اُحد (کے مزارات پر) نماز پڑھنے کے لئے تشریف لے گئے جیسے میت پر نماز

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجنائز، باب الصلاة على الشهيد، ١/٤٥١، الرقم: ١٢٧٩، وأيضًا في كتاب المغازي، باب أُحد يحبنا ونحبه، ٤/١٤٩٨، الرقم: ٣٨٥٧، وأيضًا في كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣١٧، الرقم: ٣٤٠١، وأيضًا في كتاب الرقاق، باب ما يحذر من زهرة الدنيا والتنافس فيها، ٥/٢٣٦١، الرقم: ٦٠٦٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب إثبات حوض نبينا ﷺ وصفاته، ٤/١٧٩٥، الرقم: ٢٢٩٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٥٣، والأصبهاني في دلائل النبوة، ١/١٩١، الرقم: ٢٤٨۔

پڑھی جاتی ہے پھر آپ ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا: بے شک میں تمہارا پیش رو اور تم پر گواہ ہوں۔ بیشک خدا کی قسم! میں اپنے حوض کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں اور بیشک مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں (یا فرمایا: روئے زمین کی کنجیاں) عطا کر دی گئی ہیں اور خدا کی قسم! مجھے یہ ڈر نہیں کہ میرے بعد تم شرک کرنے لگو گے بلکہ مجھے ڈر اس بات کا ہے کہ تم دنیا کی محبت میں مبتلا ہو جاؤ گے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢/٥٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي يَدِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں جامع کلمات کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہوں اور رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے اور جب میں سویا ہوا تھا اس وقت میں نے خود کو دیکھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں میرے لیے لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں تھما دی گئیں۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب قول النبي ﷺ: بعثت بجوامع الكلم، ٦/٢٦٥٤، الرقم: ٦٨٤٥، وأيضًا في كتاب الجهاد، باب قول النبي ﷺ: نصرت بالرعب مسيرة شهر، ٣/١٠٨٧، الرقم: ٢٨١٥، وأيضًا في كتاب التعبير، باب المفاتيح في اليد، ٦/٢٥٧٣، الرقم: ٦٦١١، ومسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، ١/٣٧١، الرقم: ٥٢٣، والنسائي في السنن، كتاب الجهاد، باب وجوب الجهاد، ٦/٣ـ٤، الرقم: ٣٠٨٧ـ٣٠٨٩، وأيضًا في السنن الكبرى، ٣/٣، الرقم: ٤٢٩٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٦٤، ٤٥٥، الرقم: ٧٥٧٥، ٩٨٦٧، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٢٧٧، الرقم: ٦٣٦٣ـ

٣/٥٤. عَنْ ثَوْبَانَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ زَوَى لِيَ الْأَرْضَ. فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا. وَإِنَّ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا وَأُعْطِيْتُ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ. وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي أَنْ لَا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ، وَأَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ، فَيَسْتَبِيْحَ بَيْضَتَهُمْ وَإِنَّ رَبِّي قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ فَإِنَّهُ لَا يُرَدُّ وَإِنِّي أَعْطَيْتُكَ لِأُمَّتِكَ أَنْ لَا أُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَأَنْ لَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ يَسْتَبِيْحُ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بِأَقْطَارِهَا أَوْ قَالَ: مَنْ بَيْنَ أَقْطَارِهَا حَتّٰى يَكُوْنَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَيَسْبِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا

٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب هلاك هذه الأمة بعضهم ببعض، ٤/٢٢١٥، الرقم: ٢٨٨٩، والترمذي في السنن، كتاب الفتن، باب ما جاء في سؤال النبي ﷺ ثلاثًا في أمته، ٤/٤٧٢، الرقم: ٢١٧٦، وأبو داود في السنن، كتاب الفتن والملاحم، باب ذكر الفتن ودلائلها، ٤/٩٧، الرقم: ٤٢٥٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٧٨، الرقم: ٢٢٤٤٨، ٢٢٥٠٥، والبزار في المسند، ٨/٤١٣، الرقم: ٣٤٨٧، والحاكم في المستدرك، ٤/٤٩٦، الرقم: ٨٣٩٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣١١، الرقم: ٣١٦٩٤، وابن حبان في الصحيح، ١٥/١٠٩، الرقم: ٦٧١٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩/١٨١، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٢٩٦، الرقم: ٣٣٤٧۔

حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین کو میرے لئے لپیٹ دیا اور میں نے اس کے مشارق و مغارب کو دیکھا۔ عنقریب میری حکومت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک میرے لئے زمین لپیٹی گئی۔ مجھے (قیصر و کسریٰ کے) سرخ اور سفید خزانے عطا کئے گئے۔ میں نے اپنے رب سے اپنی اُمت کے بارے میں سوال کیا کہ اُنہیں قحط سالی سے ہلاک نہ کرے اور نہ ہی ان پر ان کے غیر سے دشمن مسلط کرے جو انہیں مکمل طور پر نیست و نابود کر دے اور بے شک میرے رب نے مجھے فرمایا: اے محمد! میں جب ایک فیصلہ کر لیتا ہوں تو اُسے واپس نہیں لوٹایا جاسکتا اور بیشک میں نے آپ کو آپ کی امت کے لئے یہ چیز عطا فرما دی ہے کہ میں انہیں قحط سالی سے نہیں ماروں گا اور نہ ہی ان کے علاوہ کسی اور کو ان پر دشمن مسلط کروں گا جو انہیں مکمل طور پر نیست و نابود کر دے اگرچہ تمام ملکوں کے لوگ، یا فرمایا: جو اِن ملکوں میں موجود ہیں، جمع ہو جائیں یہاں تک کہ اُن میں سے بعض بعض کو ہلاک کریں اور بعض بعض کو قیدی بنائیں۔''

اِسے امام مسلم، ترمذی اور ابو داود نے روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

٥٥/٤. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أُعْطِيْتُ مَا لَمْ يُعْطَ أَحَدٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ. فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا هُوَ؟ قَالَ: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ الْأَرْضِ وَسُمِّيْتُ أَحْمَدَ وَجُعِلَ

٤: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٠٤، الرقم: ٣١٦٤٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٩٨، الرقم: ٧٦٣، ١٣٦١، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/٢١٣، الرقم: ٩٦٥، واللالكائي في —

التُّرَابُ لِي طَهُوْرًا وَجُعِلَتْ أُمَّتِي خَيْرَ الْأُمَمِ.

رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے وہ کچھ عطا کیا گیا جو انبیاء کرام علیہم السلام میں سے کسی کو بھی عطا نہیں کیا گیا۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میری رعب و دبدبہ سے مدد کی گئی اور مجھے زمین (کے خزانوں) کی کنجیاں عطا کی گئیں اور میرا نام احمد رکھا گیا اور مٹی کو بھی میرے لئے پاکیزہ قرار دیا گیا اور میری اُمت کو بہترین اُمت بنایا گیا۔‘‘

اِسے امام ابن ابی شیبہ اور احمد نے اسناد جید کے ساتھ روایت کیا ہے۔

٥/٥٦. عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أُوْتِيتُ بِمَقَالِيْدِ الدُّنْيَا عَلٰى فَرَسٍ أَبْلَقَ عَلَيْهِ قَطِيْفَةٌ مِنْ سُنْدُسٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے ریشمی

-------- اعتقاد أهل السنة، ٧٨٣/٤، الرقم: ١٤٤٣، ١٤٤٧، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٣٤٨/٢، الرقم: ٧٢٨۔ ٧٢٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢٦٠/١، ٢٦٩/٨۔

٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣٢٧/٣، الرقم: ١٤٥٥٣، وابن حبان في الصحيح، ٢٧٩/١٤، الرقم: ٦٣٦٤، والأصبهاني في دلائل النبوة، ١٩١/١، الرقم: ٢٤٩، والديلمي في مسند الفردوس، ٤٠٠/١، الرقم: ١٦١٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢٠/٩، وأيضًا في موارد الظمآن، ٥٢٥/١، الرقم:٢١٣٨، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ١٠٤/٧۔

کپڑے کی جھالر والے چتکبرے گھوڑے پر دنیا کی کنجیاں عطا کی گئیں۔‘‘

اِسے امام احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اِس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٦/٥٧. عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی الله عنه قَالَ: أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِحَفْرِ الْخَنْدَقِ قَالَ: وَعَرَضَ لَنَا صَخْرَةٌ فِي مَكَانٍ مِنَ الْخَنْدَقِ لَا تَأْخُذُ فِيْهَا الْمَعَاوِلُ قَالَ: فَشَكَوْهَا إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَالَ عَوْفٌ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ: وَضَعَ ثَوْبَهُ ثُمَّ هَبَطَ إِلَى الصَّخْرَةِ فَأَخَذَ الْمِعْوَلَ فَقَالَ: بِسْمِ اللهِ فَضَرَبَ ضَرْبَةً فَكَسَرَ ثُلُثَ الْحَجَرِ وَقَالَ: اَللهُ أَكْبَرُ أُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ الشَّامِ وَاللهِ، إِنِّي لَأُبْصِرُ قُصُوْرَهَا الْحُمْرَ مِنْ مِكَانِي هٰذَا ثُمَّ قَالَ: بِسْمِ اللهِ وَضَرَبَ أُخْرَى فَكَسَرَ ثُلُثَ الْحَجَرِ فَقَالَ: اَللهُ أَكْبَرُ أُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ فَارِسَ، وَاللهِ، إِنِّي لَأُبْصِرُ الْمَدَائِنَ وَأُبْصِرُ قَصْرَهَا الْأَبْيَضَ مِنْ مَكَانِي هٰذَا ثُمَّ قَالَ: بِسْمِ اللهِ وَضَرَبَ ضَرْبَةً أُخْرَى فَقَلَعَ

٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/٣٠٣، الرقم: ١٨٧١٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٢٦٩، الرقم: ٨٨٥٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٣٧٨، الرقم: ٣٦٨٢٠، وأبو يعلى في المسند، ٣/٢٤٤، الرقم: ١٦٨٥، والروياني في المسند، ١/٢٧٦، الرقم: ٤١٠، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ١/٣٩١، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ١/١٣١، والزيلعي في تخريج الأحاديث والآثار، ١/١٨١، والعسقلاني في فتح الباري، ٧/٣٩٧، وقال: إسناده حسن، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٦/١٣٠-١٣١، والسيوطي في الدر المنثور، ٦/٥٧٥-٥٧٦-

بَقِيَّةَ الْحَجَرِ فَقَالَ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ الْيَمَنِ وَاللهِ، إِنِّي لَأُبْصِرُ أَبْوَابَ صَنْعَاءَ مِنْ مَكَانِي هٰذَا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوْ يَعْلٰى. وَقَالَ الْعَسْقَلَانِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ (غزوہ خندق کے موقع پر) حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خندق کھودنے کا حکم دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ خندق کی جگہ ہمیں ایک ایسی (سخت) چٹان سے واسطہ پڑا جس پر (ہماری) کدالوں نے جواب دے دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور نبی اکرم ﷺ سے اس معاملہ کی شکایت کی، تو حضور نبی اکرم ﷺ (اُس جگہ) تشریف لائے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میرے خیال میں اُنہوں نے یہ کہا کہ آپ ﷺ نے اپنی قمیص مبارک اُتاری پھر چٹان کی طرف اُترے، کدال تھامی اور فرمایا: بسم اللہ، پھر آپ ﷺ نے ایک ضرب لگائی اور پتھر کا ایک تہائی حصہ توڑ دیا اور فرمایا: اللہ اکبر! مجھے شام کی کنجیاں عطا کر دی گئیں، اللہ کی عزت کی قسم! بے شک میں اپنی اس جگہ سے شام کے سرخ محلات دیکھ رہا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: بسم اللہ، اور ایک اور ضرب لگائی، پس آپ ﷺ نے مزید ایک تہائی پتھر توڑ دیا اور فرمایا: اللہ اکبر، مجھے فارس کی کنجیاں بھی عطا کر دی گئیں، اللہ تعالیٰ کی قسم! بے شک میں اپنی اس جگہ سے مدائن اور اس کے سفید محل کو دیکھ رہا ہوں۔ پھر فرمایا: بسم اللہ، اور ایک اور ضرب لگائی اور باقی ماندہ پتھر کو وہاں سے ہٹا دیا، اور فرمایا: اللہ اکبر، مجھے یمن کی کنجیاں عطا فرما دی گئیں، اللہ تعالیٰ کی قسم! بے شک میں اپنی اس جگہ سے (یمن کے شہر) صنعاء کے دروازے دیکھ رہا ہوں۔‘‘

اِسے امام احمد، نسائی، ابن ابی شیبہ اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔ امام عسقلانی نے فرمایا: اِس کی اسناد حسن ہے۔

۵۸/۷. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ فَقَالَ: رَأَيْتُ قُبَيْلَ الْفَجْرِ كَأَنِّي أُعْطِيْتُ الْمَقَالِيْدَ وَالْمَوَازِيْنَ. فَأَمَّا الْمَقَالِيْدُ، فَهٰذِهِ الْمَفَاتِيْحُ، وَأَمَّا الْمَوَازِيْنُ، فَهِيَ الَّتِي تَزِنُوْنَ بِهَا، فَوُضِعْتُ فِي كِفَّةٍ وَوُضِعَتْ أُمَّتِي فِي كِفَّةٍ فَوُزِنْتُ بِهِمْ، فَرَجَحْتُ. ثُمَّ جِيءَ بِأَبِي بَكْرٍ، فَوُزِنَ بِهِمْ، فَوَزَنَ. ثُمَّ جِيءَ بِعُمَرَ، فَوُزِنَ بِهِمْ، فَوَزَنَ. ثُمَّ جِيءَ بِعُثْمَانَ فَوُزِنَ بِهِمْ، ثُمَّ رُفِعَتْ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دن سورج طلوع ہونے کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ ہماری طرف تشریف لائے اور فرمایا: میں نے فجر سے تھوڑا پہلے خواب میں دیکھا گویا مجھے (زمین و آسمان کی) چابیاں اور ترازو عطاء کیے گئے (نبی کا خواب بھی مبنی بر وحی ہوتا ہے)۔ مقالید تو چابیاں ہیں اور ترازو وہ ہیں جن کے ساتھ تم وزن کرتے ہو۔ پھر مجھے ایک پلڑے میں رکھا گیا اور میری اُمت کو دوسرے پلڑے میں پھر وزن کیا گیا تو میرا پلڑا بھاری تھا۔ پھر ابوبکر صدیق کو لایا گیا پس ان کا وزن میری اُمت کے ساتھ کیا گیا تو ان کا پلڑا بھاری تھا۔ پھر عمر کو لایا گیا اور ان کا وزن میری امت کے ساتھ کیا گیا تو ان کا پلڑا بھاری تھا۔ پھر عثمان کو لایا گیا اور ان کا وزن میری امت کے ساتھ کیا گیا پھر وہ پلڑا اُٹھا لیا گیا۔‘‘

اِسے امام اَحمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۷: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲/۷۶، الرقم: ۵٤٦۹، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/۳۵۲، الرقم: ۳۱۹٦۰، وأيضًا، ٦/۱۷٦، الرقم: ۳۰٤۸٤، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۹/۵۸۔

٥٩/ ٨. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أُعْطِيْتُ مَا لَمْ يُعْطَ أَحَدٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا هُوَ؟ قَالَ: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ الْأَرْضِ وَسُمِّيْتُ أَحْمَدَ وَجُعِلَ التُّرَابُ لِي طَهُوْرًا وَجُعِلَتْ أُمَّتِي خَيْرَ الْأُمَمِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت محمد بن علی بیان کرتے ہیں کہ اُنہوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی الله عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے وہ کچھ عطا کیا گیا ہے جو گزشتہ انبیاء کرام میں سے کسی کو عطا نہیں کیا گیا، ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کون سی چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے، اور مجھے روئے زمین (کے خزانوں) کی کنجیاں عطا کی گئیں ہیں، میرا نام احمد رکھا گیا ہے، اور ساری زمین میرے لئے پاک کر دی گئی ہے، اور میری اُمت تمام اُمتوں سے بہترین بنائی گئی ہے۔‘‘

اِسے امام احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے، اور علامہ ابن کثیر نے فرمایا: اِس کی سند حسن ہے۔

٨: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٩٨، ١٥٨، الرقم: ٧٦٣، ١٣٦١، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٣٠٤، الرقم: ٣١٦٤٧، وابن عبد البر في الاستذكار، ١/ ٣١٠، وأيضًا في التمهيد، ١٩/ ٢٩١، والفاكهي في أخبار مكة، ٣/ ١١٧، الرقم: ١٨٧٢، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٢/ ٣٤٨، الرقم: ٧٢٨-٧٢٩، وقال: إسناده حسن، وابن تمام الرازي في الفوائد، ٢/ ١٠٩، الرقم: ١٢٧٦، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/ ٣٩٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/ ٢٦٠-

بَابٌ فِي أَنَّ قَلْبَ الْمُصْطَفٰی ﷺ کَانَ لَا يَنَامُ إِذَا نَامَتْ عَيْنَاهُ

﴿حضور ﷺ کے قلبِ اَطہر کا نیند میں بھی بیدار رہنے کا بیان﴾

١/٦٠. عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رضي الله عنها: کَيْفَ کَانَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ؟ فَقَالَتْ: مَا کَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَزِيْدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهٖ عَلٰی إِحْدٰی عَشْرَةَ رَکْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ،

١: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب التهجد، باب قيام النبي ﷺ بالليل في رمضان وغيره، ١/٣٨٥، الرقم: ١٠٩٦، وأيضًا في کتاب صلاة التراويح، باب فضل من قام رمضان، ٢/٧٠٨، الرقم: ١٩٠٩، ومسلم في الصحيح، کتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب صلاة الليل وعدد رکعات النبي ﷺ في الليل، ١/٥٠٩، الرقم: ٧٣٨، والترمذي في السنن، کتاب الصلاة، باب ما جاء في وصف صلاة النبي ﷺ بالليل، ٢/٣٠٢، الرقم: ٤٣٩، وقال: هذا حديث حسن صحيح، وأبو داود في السنن، کتاب الصلاة، باب في صلاة الليل، ٢/٤٠، الرقم: ١٣٤١، والنسائي في السنن الکبری، ١/١٥٩، الرقم: ٣٩٣، ومالك في الموطأ، کتاب صلاة الليل، باب صلاة النبي ﷺ في الوتر، ١/١٢٠، الرقم: ٢٦٣۔

أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوْتِرَ؟ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے روایت ہے کہ اُنہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: رمضان المبارک میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کیسی ہوتی تھی؟ اُنہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھا کرتے تھے۔ پہلے چار رکعتیں پڑھتے اُن کو ادا کرنے کی خوبصورتی اور طوالت کے متعلق کچھ نہ پوچھو۔ دوسری مرتبہ پھر چار رکعت پڑھتے اُن کو ادا کرنے کے حُسن و طوالت کے متعلق کچھ نہ پوچھو، پھر تین رکعتیں پڑھتے۔ حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی: یا رسول اللہ! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! بے شک میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن دل نہیں سوتا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٦١/٢. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُوْنَةَ رضي الله عنها لَيْلَةً فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ اللَّيْلِ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَتَوَضَّأَ مِنْ شَنٍّ مُعَلَّقٍ وُضُوْءًا خَفِيْفًا يُخَفِّفُهُ عَمْرٌو وَيُقَلِّلُهُ وَقَامَ يُصَلِّي

:٢ أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الوضوء، باب التخفيف في الوضوء، ٦٤/١، الرقم: ١٣٨، وأيضًا في كتاب الآذان، باب وضوء الصبيان، ٢٩٣/١، الرقم: ٨٢١، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه، ٥٢٧/١، الرقم: ٧٦٣، والترمذي في السنن، كتاب الصلاة، باب ما جاء في الرجل يصلي ومعه رجل، ٤٥١/١، الرقم: ٢٣٢، والنسائي في السنن، كتاب الغسل والتيمم، باب الأمر بالوضوء من القوم، ٢١٥/١، الرقم: ٤٤٢۔

فَتَوَضَّأْتُ نَحْوًا مِمَّا تَوَضَّأَ ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: عَنْ شِمَالِهِ فَحَوَّلَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِيْنِهِ ثُمَّ صَلّٰى مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ ثُمَّ أَتَاهُ الْمُنَادِي فَآذَنَهُ بِالصَّلَاةِ فَقَامَ مَعَهُ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قُلْنَا لِعَمْرٍو: إِنَّ نَاسًا يَقُوْلُوْنَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ تَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ؟ قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُوْلُ: رُؤْيَا الْأَنْبِيَاءِ وَحْيٌ ثُمَّ قَرَأَ: ﴿إِنِّي أَرَى فِي الْمَنَامِ أَنِّيْ أَذْبَحُكَ﴾ [الصافات، ٣٧:١٠٢]. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے اپنی خالہ اُم المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس رات گزاری تو حضور نبی اکرم ﷺ نے قیام اللیل فرمایا۔ جب رات کا کچھ حصہ رہ گیا تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور لٹکے ہوئے مشکیزے سے ہلکا سا وضو کیا اور نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے۔ (حضرت عمرو (راوی حدیث) وضو میں تخفیف اور پانی کے قلیل استعمال کو بیان کیا کرتے تھے)۔ (حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:) میں نے بھی آپ کی طرح وضو کیا اور پھر آ کر آپ ﷺ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ تو آپ ﷺ نے مجھے اپنے دائیں جانب کر لیا۔ پھر نماز پڑھی جو اللہ نے چاہی۔ پھر لیٹ کر سو گئے اور خراٹے لینے لگے۔ پھر نماز (فجر) کے لئے بلانے والا خادم حاضر ہوا تو آپ ﷺ اُس کے ساتھ نماز کے لیے تشریف لے گئے اور نماز ادا فرمائی لیکن وضو نہیں فرمایا۔ ہم نے حضرت عمرو سے کہا: لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی آنکھیں سوتی تھیں اور دل نہیں سوتا تھا۔ حضرت عمرو کا بیان ہے کہ میں نے عُبید بن عُمیر کو فرماتے ہوئے سنا کہ انبیاء کا خواب بھی وحی ہوتا ہے، پھر یہ آیت پڑھی: (میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔)‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣/٦٢. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ يُحَدِّثُ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ ﷺ مِنْ مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ جَاءَهُ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قَبْلَ أَنْ يُوحَى إِلَيْهِ وَهُوَ نَائِمٌ فِي مَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ: أَوَّلُهُمْ أَيُّهُمْ هُوَ؟ فَقَالَ أَوْسَطُهُمْ: هُوَ خَيْرُهُمْ وَقَالَ آخِرُهُمْ: خُذُوْا خَيْرَهُمْ فَكَانَتْ تِلْكَ فَلَمْ يَرَهُمْ حَتّٰى جَاءُوْا لَيْلَةً أُخْرَى فِيْمَا يَرَى قَلْبُهُ وَالنَّبِيُّ ﷺ نَائِمَةٌ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ وَكَذَالِكَ الْأَنْبِيَاءُ تَنَامُ أَعْيُنُهُمْ وَلَا تَنَامُ قُلُوْبُهُمْ فَتَوَلَّاهُ جِبْرِيْلُ ثُمَّ عَرَجَ بِهٖ إِلَى السَّمَاءِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَنْدَه.

''حضرت انس بن مالک ﷺ، حضور نبی اکرم ﷺ کی معراج کا ذکر فرما رہے تھے جو مسجد حرام سے شروع ہوئی تھی۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام کے آنے سے پہلے تین افراد (فرشتے) آئے اور آپ ﷺ مسجد حرام کے اندر محوِ خواب تھے۔ اُن میں سے ایک کہنے لگا، وہ کون ہیں؟ دوسرے فرشتے نے کہا: وہ اُن میں سب سے بہتر ہیں۔ تیسرا بولا، اُن کے بہتر کو لے لو۔ پھر وہ غائب ہوگئے اور اُنہیں دیکھا نہیں گیا۔ یہاں تک کہ پھر کسی رات میں پہلے کی طرح نظر آئے اور حضور نبی اکرم ﷺ کی آنکھیں سو رہی تھیں لیکن آپ کا قلب مبارک نہیں سوتا تھا اور جملہ انبیائے کرام علیہم السلام کی آنکھیں سوتی تھیں لیکن

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب كان النبي ﷺ تنام عينه ولا ينام قلبه، ١٣٠٨/٣، الرقم: ٣٣٧٧، وأيضًا في كتاب التوحيد، باب قوله: وكلّم الله موسٰى تكليمًا، ٢٧٣٠/٦، الرقم: ٧٠٧٩، وابن منده في الإيمان، ٧١٥/٢، الرقم: ٧١٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٢٢/١، الرقم: ٥٩٧، وأيضًا، ٦٢/٧، الرقم: ١٣١٦٥، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٩٨/٣۔

دل نہیں سوتا تھا۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کو لے کر آسمان کی طرف تشریف لے گئے۔‘‘ اِسے امام بخاری اور ابن مندہ نے روایت کیا ہے۔

٤/٦٣. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما يَقُوْلُ جَاءَتْ مَـلَائِكَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ نَائِمٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوْا: إِنَّ لِصَاحِبِكُمْ هٰذَا مَثَلًا فَاضْرِبُوْا لَهُ مَثَلًا فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوْا: مَثَلُهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا وَجَعَلَ فِيْهَا مَأْدُبَةً وَبَعَثَ دَاعِيًا فَمَنْ أَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَأَكَلَ مِنَ الْمَأْدُبَةِ وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الْمَأْدُبَةِ فَقَالُوْا: أَوِّلُوْهَا لَهُ يَفْقَهْهَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوْا: فَالدَّارُ الْجَنَّةُ وَالدَّاعِي مُحَمَّدٌ ﷺ فَمَنْ أَطَاعَ مُحَمَّدًا ﷺ فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ وَمَنْ عَصَى مُحَمَّدًا ﷺ فَقَدْ عَصَى اللهَ وَمُحَمَّدٌ ﷺ فَرْقٌ بَيْنَ النَّاسِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ کچھ فرشتے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے جبکہ آپ ﷺ استراحت فرما رہے تھے، ان میں سے ایک نے کہا کہ یہ تو سوئے ہوئے ہیں۔ دوسرے نے کہا کہ ان کی آنکھ سوتی ہے اور دل جاگتا رہتا ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ آپ کے ان صاحب کی ایک مثال ہے لہٰذا

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ، ٦/٢٦٥٥، الرقم: ٦٨٥٢۔

وہ مثال بیان کرو۔ ایک نے کہا کہ وہ تو سوئے ہوئے ہیں، دوسرے نے کہا کہ آنکھ سوتی اور دل بیدار رہتا ہے۔ پس انہوں نے کہا کہ ان کی مثال اس آدمی جیسی ہے جس نے ایک گھر بنایا اور اس میں دستر خوان بچھایا اور بلانے والے کو بھیجا۔ جس نے دعوت قبول کر لی وہ گھر میں داخل ہوا اور دسترخوان سے کھانا کھایا اور جس نے دعوت قبول نہ کی وہ نہ گھر میں داخل ہوا اور نہ دسترخوان سے کھانا کھا سکا۔ ایک نے ان میں سے کہا کہ اس کا مطلب بیان کیجئے تا کہ بات سمجھ میں آ جائے۔ چنانچہ ان میں سے ایک نے کہا کہ یہ تو سوئے ہوئے ہیں۔ دوسرے نے کہا کہ آنکھ سوتی ہے دل بیدار رہتا ہے۔ پس انہوں نے کہا کہ گھر سے مراد جنت ہے۔ بلانے والے سے محمد مصطفٰی ﷺ مراد ہیں۔ پس جس نے محمد مصطفٰی ﷺ کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے محمد مصطفٰی ﷺ کی نافرمانی کی تو اُس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی محمد مصطفٰی ﷺ اچھے اور برے لوگوں میں فرق کرنے والے ہیں۔‘‘ اِسے امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

٦٤/٥. عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ خَالَتِهِ مَيْمُونَةَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ فَتَوَضَّأَ مِنْ شَنٍّ مُعَلَّقٍ وُضُوْءًا خَفِيْفًا قَالَ: وَصَفَ وُضُوْءَهُ وَجَعَلَ يُخَفِّفُهُ وَيُقَلِّلُهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما: فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخْلَفَنِي فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِيْنِهِ فَصَلّٰى ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ ثُمَّ

٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه، ١/٥٢٨، الرقم: ٧٦٣، والشافعي في السنن المأثورة، ١/١٤٨، الرقم: ٥٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ١/١٢٣، الرقم: ١٤٠١، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/١٢٢، الرقم: ٥٩٦.

أَتَاهُ بِـلَالٌ فَآذَنَهُ بِالصَّلَاةِ فَخَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ سُفْيَانُ: وَهٰذَا لِلنَّبِيِّ ﷺ خَاصَّةً لِأَنَّهُ بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وفي رواية له: فَتَكَامَلَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ثَـلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ نَامَ حَتّٰى نَفَخَ وَكُنَّا نَعْرِفُهُ إِذَا نَامَ بِنَفْخِهِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ فَصَلّٰى فَجَعَلَ يَقُوْلُ فِي صَلَاتِهِ أَوْ فِي سُجُوْدِهِ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُوْرًا وَفِي سَمْعِي نُوْرًا وَفِي بَصَرِي نُوْرًا وَعَنْ يَمِيْنِي نُوْرًا وَعَنْ شِمَالِي نُوْرًا وَأَمَامِي نُوْرًا وَخَلْفِي نُوْرًا وَفَوْقِي نُوْرًا وَتَحْتِي نُوْرًا وَاجْعَلْ لِي نُوْرًا أَوْ قَالَ وَاجْعَلْنِي نُوْرًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالشَّافِعِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ وہ ایک رات اپنی خالہ اُم المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رہے، رات کو حضور نبی اکرم ﷺ اُٹھے اور ایک پرانی لٹکی ہوئی مشک سے مختصر وضو فرمایا۔ حضرت ابن عباس نے اختصارِ وضو کی تشریح میں بتایا کہ آپ نے وضو میں کم پانی استعمال کیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں بھی اُٹھا اور اُٹھ کر میں نے بھی وہی کچھ کیا جو آپ ﷺ نے کیا تھا، پھر میں (نماز کے لیے) آپ ﷺ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا، آپ ﷺ نے مجھے پیچھے کی جانب سے دائیں طرف کھڑا کر دیا، نماز پڑھنے کے بعد آپ ﷺ لیٹ کر سو گئے حتیٰ کہ خراٹے لینے لگے، پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آ کر آپ ﷺ کو نمازِ (فجر) کی خبر دی۔ آپ ﷺ نے جا کر بغیر وضو کیے فجر کی نماز پڑھا دی۔ حضرت سفیان کہتے ہیں کہ بغیر وضو کے نماز پڑھانا صرف آپ ﷺ کا خاصہ ہے کیونکہ ہم تک یہ حدیث پہنچی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی آنکھیں سوتی ہیں اور دل نہیں سوتا۔‘‘ اِسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

اور امام مسلم کی ہی ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے تیرہ رکعات نماز مکمل ادا فرمائی پھر آپ ﷺ سو گئے اور خراٹے لینے لگے۔ ہم آپ ﷺ کے خراٹوں سے جان جاتے تھے کہ آپ ﷺ سو گئے ہیں، پھر آپ ﷺ نے اُٹھ کر نماز پڑھنی شروع کر دی۔ آپ ﷺ نماز اور سجدہ میں یہ دعا مانگتے تھے: ''اے اللہ! میرے دل میں نور کر دے، میری آنکھوں میں نور کر دے، میرے کانوں میں نور کر دے، میرے دائیں نور کر دے، میرے بائیں نور کر دے، میرے آگے نور کر دے، میرے پیچھے نور کر دے، میرے اوپر نور کر دے، میرے نیچے نور کر دے، میرے لیے نور کر دے یا فرمایا: مجھے (سرتاپا) نور بنا دے۔'' اِسے امام مسلم اور شافعی نے روایت کیا ہے۔

٦/٦٥. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: أَقْبَلَتْ يَهُوْدُ إِلٰی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالُوْا: يَا أَبَا الْقَاسِمِ، إِنَّا نَسْأَلُکَ عَنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ فَإِنْ أَنْبَأْتَنَا بِهِنَّ عَرَفْنَا أَنَّکَ نَبِيٌّ وَاتَّبَعْنَاکَ فَأَخَذَ عَلَيْهِمْ مَا أَخَذَ إِسْرَائِيْلُ عَلٰی بَنِيْهِ إِذْ قَالُوْا: ﴿اللهُ عَلَی مَا نَقُوْلُ وَکِيْلٌ﴾ [يوسف، ١٢:٦٦]، قَالَ: هَاتُوْا، قَالُوْا: أَخْبِرْنَا عَنْ عَلَامَةِ النَّبِيِّ؟ قَالَ: تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ، قَالُوْا: أَخْبِرْنَا کَيْفَ تُؤَنِّثُ الْمَرْأَةُ وَکَيْفَ تُذْکِرُ؟ قَالَ: يَلْتَقِي الْمَاءَانِ فَإِذَا عَلَا مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْأَةِ أَذْکَرَتْ وَإِذَا عَلَا مَاءُ الْمَرْأَةِ آنَثَتْ، قَالُوْا: أَخْبِرْنَا مَا

٦: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٧٤، الرقم: ٢٤٨٣، والنسائي في السنن الکبری، ٥/٣٣٦، الرقم: ٩٠٧٢، والطبراني في المعجم الکبير، ١٢/٤٥، الرقم: ١٢٤٢٩، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١٠/٦٦، الرقم: ٦٠-٦١، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٤/٣٠٥، وابن کثير في تفسير القرآن العظيم، ١/١٣١۔

حَرَّمَ إِسْرَائِيْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ؟ قَال: كَانَ يَشْتَكِي عِرْقَ النَّسَا فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا يُلَائِمُهُ إِلَّا أَلْبَانَ كَذَا وَكَذَا، قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ: قَالَ أَبِي: قَالَ بَعْضُهُمْ: يَعْنِي الإِبِلَ فَحَرَّمَ لُحُوْمَهَا قَالُوْا: صَدَقْتَ قَالُوْا: أَخْبِرْنَا مَا هٰذَا الرَّعْدُ؟ قَالَ: مَلَكٌ مِنْ مَلَائِكَةِ اللهِ ﷻ مُوَكَّلٌ بِالسَّحَابِ بِيَدِهٖ أَوْ فِي يَدِهٖ مِخْرَاقٌ مِنْ نَارٍ يَزْجُرُ بِهِ السَّحَابَ يَسُوْقُهُ حَيْثُ أَمَرَ اللهُ، قَالُوْا: فَمَا هٰذَا الصَّوْتُ الَّذِي يُسْمَعُ، قَالَ: صَوْتُهُ، قَالُوْا: صَدَقْتَ إِنَّمَا بَقِيَتْ وَاحِدَةٌ وَهِيَ الَّتِي نُبَايِعُكَ إِنْ أَخْبَرْتَنَا بِهَا فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا لَهُ مَلَكٌ يَأْتِيهِ بِالْخَبَرِ فَأَخْبِرْنَا مَنْ صَاحِبُكَ؟ قَالَ: جِبْرِيْلُ عليه السلام قَالُوْا: جِبْرِيْلُ ذَاكَ الَّذِي يَنْزِلُ بِالْحَرْبِ وَالْقِتَالِ وَالْعَذَابِ عَدُوُّنَا لَوْ قُلْتَ مِيْكَائِيْلَ الَّذِي يَنْزِلُ بِالرَّحْمَةِ وَالنَّبَاتِ وَالْقَطْرِ لَكَانَ فَأَنْزَلَ اللهُ ﷻ: ﴿قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلٰى قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللهِ مُصَدِّقاً لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ﴾ [البقرة، ۲:۹۷]. الْآيَةَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ یہود حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اے ابو القاسم (حضور نبی اکرم ﷺ کی کنیت)! ہم آپ سے پانچ چیزوں کا سوال کرتے ہیں، پس اگر آپ نے ہمیں ان کے بارے میں خبر دے دی تو ہم جان لیں گے کہ آپ نبی برحق ہیں اور آپ کی اتباع کریں گے، آپ ﷺ نے ان سے وہی وعدہ لیا جو حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے لیا تھا جب اُنہوں نے کہا: (جو کچھ ہم کہہ رہے ہیں اُس پر اللہ نگہبان ہے)۔ آپ ﷺ نے

فرمایا: لاؤ (پوچھو) اُنہوں نے کہا: ہمیں نبی کی علامت بتلائیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اُس کی علامت یہ ہے کہ اُس کی آنکھیں سوتی ہیں اور دل نہیں سوتا۔ اُنہوں نے کہا: ہمیں بتلائیے کہ عورت بیٹا اور بیٹی کیسے جنتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عورت اور مرد کا پانی (مادہ منویہ) ملتا ہے پس اگر آدمی کا پانی غالب ہوتو لڑکا پیدا ہوتا ہے اور اگر عورت کا پانی غالب ہو لڑکی پیدا ہوتی ہے۔ اُنہوں نے کہا: ہمیں وہ شے بتائیں جو حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے اُوپر حرام کی ہوئی تھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ عرق النساء (ایسی بیماری جس میں رانیں درد کرتی ہیں) میں مبتلا تھے، اُنہوں نے کوئی ایسی چیز نہ پائی جو اُس بیماری کے مناسب ہو سوائے فلاں فلاں چیزوں کے دودھ کے۔ حضرت عبد اللہ بن احمد بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نے فرمایا کہ بعض نے کہا ہے اِس سے مراد اُونٹ ہے کہ آپ نے اُس کا گوشت اپنے اُوپر حرام کرلیا تھا۔ اُنہوں نے کہا: آپ نے سچ فرمایا: اُنہوں نے پوچھا: ہمیں (آسمانی) کڑک کے بارے میں بتائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہے، جس کے پاس بادلوں کی ذمہ داری ہے۔ اس کے ہاتھ میں آگ سے بنی ہوئی ایک تلوار ہے، جس کے ذریعے یہ بادلوں کو ڈراتا دھمکاتا اور ہانکتا ہے جہاں تک ہانکنے کا اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا ہوتا ہے، اُنہوں نے کہا: یہ آواز کیا ہے جو سنائی دیتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اُسی فرشتے کی آواز ہے۔ اُنہوں نے کہا: آپ نے صحیح فرمایا۔ پھر اُنہوں نے کہا کہ ایک چیز رہ گئی ہے اور یہ وہ چیز ہے کہ اگر آپ اُس کے بارے میں ہمیں بتا دیں گے تو ہم آپ کی بیعت کر لیں گے، (اور وہ یہ ہے کہ) کوئی نبی ایسا نہیں جس کے پاس فرشتہ وحی لے کر نہ آتا ہو۔ آپ ہمیں اپنے پاس آنے والے فرشتے کے بارے میں بتائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام۔ وہ کہنے لگے: جبرائیل، جو جنگ و جدال اور عذاب کے ساتھ نازل ہوتا تھا۔ وہ تو ہمارا دشمن ہے۔ کاش آپ میکائیل کہتے جو رحمت، نباتات اور بارش کے ساتھ نازل ہوتا ہے۔ اِس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: (آپ فرما دیں جو شخص جبریل کا دشمن ہے (وہ ظلم کر رہا ہے)

کیوں کہ اس نے (تو) اس (قرآن) کو آپ کے دل پر اللہ کے حکم سے اتارا ہے (جو) اپنے سے پہلے (کی کتابوں) کی تصدیق کرنے والا ہے اور مومنوں کے لیے (سراسر) ہدایت اور خوشخبری ہےo)'' اِسے امام اَحمد، نسائی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٦٦/٧. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ عَمْرٌو: إِنَّ عَبْدَ اللهِ قَالَ: اسْتَبْعَثَنِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَالَ: فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى أَتَيْتُ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا فَخَطَّ لِي خِطَّةً فَقَالَ لِي: كُنْ بَيْنَ ظَهْرَي هٰذِهِ لَا تَخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّکَ إِنْ خَرَجْتَ هَلَكْتَ قَالَ: فَكُنْتُ فِيْهَا قَالَ: فَمَضَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَذَفَةً أَوْ أَبْعَدَ شَيْئًا أَوْ كَمَا قَالَ: ثُمَّ إِنَّهُ ذَكَرَ هَنِيْنًا كَأَنَّهُمُ الزُّطُّ قَالَ عَفَّانُ أَوْ كَمَا قَالَ عَفَّانُ: إِنْ شَاءَ اللهُ لَيْسَ عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ وَلَا أَرَى سَوْآتِهِمْ طِوَالًا قَلِيْلٌ لَحْمُهُمْ قَالَ: فَأَتَوْا فَجَعَلُوْا يَرْكَبُوْنَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: وَجَعَلَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ عَلَيْهِمْ قَالَ: وَجَعَلُوْا يَأْتُوْنِي فَيُخَيِّلُوْنَ أَوْ يَمِيْلُوْنَ حَوْلِي وَيَعْتَرِضُوْنَ لِي قَالَ عَبْدُ اللهِ: فَأُرْعِبْتُ مِنْهُمْ رُعْبًا شَدِيْدًا قَالَ: فَجَلَسْتُ أَوْ كَمَا قَالَ، قَالَ: فَلَمَّا انْشَقَّ عَمُوْدُ الصُّبْحِ جَعَلُوْا يَذْهَبُوْنَ أَوْ كَمَا قَالَ، قَالَ: ثُمَّ إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ جَاءَ ثَقِيْلًا وَجِعًا أَوْ يَكَادُ أَنْ يَكُوْنَ وَجِعًا مِمَّا رَكِبُوْهُ قَالَ: إِنِّي لَأَجِدُنِي ثَقِيْلًا أَوْ كَمَا قَالَ: فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ رَأْسَهُ فِي حِجْرِي أَوْ كَمَا قَالَ، قَالَ: ثُمَّ إِنَّ هَنِيْنًا أَتَوْا عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ بِيْضٌ

٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٩٩، الرقم: ٣٧٨٨، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٦/٤٦١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٦١، والسيوطي في الدر المنثور، ٤/٣٥٥۔

طِوَالٌ أَوْ كَمَا قَالَ: وَقَدْ أَغْفَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَالَ عَبْدُ اللهِ: فَأُرْعِبْتُ مِنْهُمْ أَشَدَّ مِمَّا أُرْعِبْتُ الْمَرَّةَ الْأُوْلَى قَالَ عَارِمٌ فِي حَدِيْثِهٖ: قَالَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: لَقَدْ أُعْطِيَ هٰذَا الْعَبْدُ خَيْرًا أَوْ كَمَا قَالُوْا إِنَّ عَيْنَيْهِ نَائِمَتَانِ أَوْ قَالَ عَيْنَهُ أَوْ كَمَا قَالُوْا وَقَلْبَهُ يَقْظَانُ ثُمَّ قَالَ: قَالَ عَارِمٌ وَعَفَّانُ: قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: هَلُمَّ فَلْنَضْرِبْ لَهُ مَثَلًا أَوْ كَمَا قَالُوْا قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: اضْرِبُوْا لَهُ مَثَلًا وَنُؤَوِّلُ نَحْنُ أَوْ نَضْرِبُ نَحْنُ وَتُؤَوِّلُوْنَ أَنْتُمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: مَثَلُهُ كَمَثَلِ سَيِّدٍ ابْتَنَى بُنْيَانًا حَصِيْنًا ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى النَّاسِ بِطَعَامٍ أَوْ كَمَا قَالَ فَمَنْ لَمْ يَأْتِ طَعَامَهُ أَوْ قَالَ: لَمْ يَتْبَعْهُ عَذَّبَهُ عَذَابًا شَدِيْدًا أَوْ كَمَا قَالُوْا، قَالَ الْآخَرُوْنَ: أَمَّا السَّيِّدُ فَهُوَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ وَأَمَّا الْبُنْيَانُ فَهُوَ الْإِسْلَامُ وَالطَّعَامُ الْجَنَّةُ وَهُوَ الدَّاعِي فَمَنِ اتَّبَعَهُ كَانَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ عَارِمٌ فِي حَدِيْثِهٖ أَوْ كَمَا قَالُوْا، وَمَنْ لَمْ يَتَّبِعْهُ عُذِّبَ أَوْ كَمَا قَالَ، ثُمَّ إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اسْتَيْقَظَ فَقَالَ: مَا رَأَيْتَ يَا ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: رَأَيْتُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا خَفِيَ عَلَيَّ مِمَّا قَالُوْا شَيْءٌ قَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: هُمْ نَفَرٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ أَوْ قَالَ: هُمْ مِنَ الْمَلَائِكَةِ أَوْ كَمَا شَاءَ اللهُ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ بِاخْتِصَارٍ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھے بلا بھیجا۔ آپ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم چلے یہاں تک کہ میں فلاں فلاں جگہ پر پہنچ گیا۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ نے میرے لئے ایک خط

کھینچا اور مجھے فرمایا کہ اِس خط سے پیچھے رہو اور اِس سے باہر نہیں نکلنا۔ پس اگر تو اِس سے باہر نکلا تو تُو ہلاک ہو جائے گا۔ آپ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اُسی میں رہا۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ کچھ دور چلے گئے یا جیسا راوی نے کہا۔ پھر آپ نے کچھ لوگوں کا ذکر کیا گویا وہ اہلِ ہند کی طرح کے ہیں یا جیسا راوی نے بیان کیا۔ عفان نے کہا: جیسا اللہ تعالیٰ نے چاہا نہ اُن پر کپڑے ہیں اور نہ ہی میں اُن کی شرمگاہیں دیکھ رہا ہوں، وہ دراز قد تھے اور وہ پُر گوشت نہیں تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ وہ لوگ آئے اور حضور نبی اکرم ﷺ پر (والہانہ انداز میں) گر پڑے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اُن پر کچھ پڑھنا شروع کیا۔ راوی کہتے ہیں پھر وہ لوگ میری طرف آنا شروع ہو گئے اور وہ مجھے میرے اردگرد محسوس ہونے لگے یا میرے اردگرد چکر لگانے لگے اور میرے سامنے نمودار ہونے لگے۔ حضرت عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں اُن سے سخت ڈر گیا۔ پھر کہتے ہیں: پس میں بیٹھ گیا یا جیسا راوی نے بیان کیا۔ پھر کہتے ہیں: جب صبح کی پو پھوٹی تو اُنہوں نے جانا شروع کر دیا یا جیسا راوی نے بیان کیا۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ درد میں مبتلا بوجھل طبیعت کے ساتھ آئے یا شاید آپ کا یہ درد اُن لوگوں کے آپ ﷺ پر اُمڈنے کی وجہ سے ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اپنے آپ کو بوجھل محسوس کرتا ہوں یا جیسا آپ نے فرمایا۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنا سرِ انور میری گود میں رکھ لیا۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ پھر کچھ دراز قد لوگ آئے جنہوں نے سفید کپڑے زیب تن کیے ہوئے تھے۔ پھر فرمایا اور حضور ﷺ کی آنکھ لگ گئی۔ حضرت عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں اُن سے پہلی بار سے زیادہ ڈر گیا۔ عارم نے اپنی روایت میں بیان کیا ہے کہ اُن لوگوں میں سے بعض نے بعض سے کہا: اِس ہستی (حضور نبی اکرم ﷺ) کو خیرِ (نبوت) عطا ہوئی ہے یا جیسا اُنہوں نے کہا کہ اُن کی دونوں چشمانِ مقدسہ یا کہا کہ چشم مقدس سوتی ہے، یا جیسا اُنہوں نے کہا، اور آپ کا دل بیدار رہتا ہے۔ پھر راوی کہتے ہیں کہ عارم اور عفان نے کہا کہ بعض نے بعض سے کہا: آؤ ہم اِن

کی مثال بیان کریں یا جیسا اُنہوں نے کہا کہ بعض نے بعض سے کہا: اُن کی مثال بیان کرو اور ہم اِس کی تاویل (تشریح) کریں گے یا ہم مثال بیان کرتے ہیں تم اُس کی تاویل کرنا۔ پس بعض نے بعض سے کہا: اِس ہستی کی مثال ایک سردار جیسی ہے جس نے ایک مضبوط عمارت تعمیر کی پھر لوگوں کی طرف کھانا بھیجا یا جیسا اُس نے کہا۔ پس جو شخص اِس کے کھانے کے پاس نہ آیا یا کہا: جس نے اِس شخص کی پیروی نہ کی اُسے اس نے سخت عذاب دیا یا جیسا کہ اُنہوں نے کہا۔ دوسروں نے کہا: رہا سردار تو وہ تمام جہانوں کو پالنے والا رب ہے اور رہی عمارت تو وہ اسلام ہے اور کھانا جنت ہے اور وہی دعوت دینے والا ہے۔ پس جس نے اس کی پیروی کی وہ جنت میں داخل ہوا۔ عارم نے اپنی حدیث میں کہا یا جیسا اُنہوں نے کہا: جس شخص نے اِس کی پیروی نہ کی اُس کو عذاب دیا گیا یا جیسا اُنہوں نے کہا، پھر حضور نبی اکرم ﷺ بیدار ہوئے اور فرمایا: اے اُم عبد کے بیٹے! تو نے کیا دیکھا؟ حضرت عبد اللہ نے عرض کیا: میں نے فلاں فلاں چیز دیکھی ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ فرشتوں کا ایک گروہ تھا یا فرمایا: وہ ملائکہ میں سے تھے جیسا اللہ تعالیٰ نے چاہا آپ نے فرمایا۔‘‘

اِسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اِس حدیث کو امام ترمذی نے مختصرا اور احمد نے روایت کیا ہے اور اِن کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

٦٧/٨. عَنْ رَبِيْعَةَ الْجُرَشِيِّ رضي الله عنه يَقُوْلُ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ فَقِيْلَ لَهُ: لِتَنَمْ عَيْنُکَ وَلْتَسْمَعْ أُذُنُکَ وَلْيَعْقِلْ قَلْبُکَ. قَالَ: فَنَامَتْ عَيْنَايَ وَسَمِعَتْ أُذُنَايَ وَعَقَلَ قَلْبِي. قَالَ: فَقِيْلَ لِي: سَيِّدٌ بَنَى دَارًا فَصَنَعَ مَأْدُبَةً وَأَرْسَلَ

٨: أخرجه الدارمي في السنن، باب صفة النبي ﷺ في الكتب قبل مبعثه، ١/١٨، الرقم: ١١، والطبراني في المعجم الكبير، ٥/٦٥، الرقم: ٤٥٩٧، والمروزي في السنة، ١/٣٤، الرقم: ١٠٩، —

دَاعِيًا فَمَنْ أَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَأَكَلَ مِنَ الْمَأْدُبَةِ وَرَضِيَ عَنْهُ السَّيِّدُ وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَطْعَمْ مِنَ الْمَأْدُبَةِ وَسَخِطَ عَلَيْهِ السَّيِّدُ قَالَ: فَاللهُ السَّيِّدُ وَمُحَمَّدٌ الدَّاعِي وَالدَّارُ الإِسْلَامُ وَالْمَأْدُبَةُ الْجَنَّةُ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْمَرْوَزِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت ربیعہ جرشی بیان کرتے ہیں کہ کوئی آنے والا حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ سے کہا گیا: چاہیے کہ آپ کی چشم مقدس سو جائے اور کان مبارک سنیں اور قلب انور سمجھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میری آنکھ سوگئی، کانوں نے سنا اور دل نے سمجھا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے کہا گیا: ایک سردار نے گھر بنایا، پھر کھانا بنایا اور دعوت دینے والے کو دعوت دینے کے لئے بھیجا۔ سو جس نے اس دعوت دینے والے کی دعوت پر لبیک کہا، وہ گھر میں داخل ہوا اور اُس کھانے سے کھایا، تو سردار اُس سے راضی ہوا۔ اور جس نے اس دعوت دینے والے کی دعوت کو جھٹلایا، وہ نہ گھر میں داخل ہوا، اور نہ ہی اُس نے اس کھانے سے کھانا کھایا تو سردار اُس سے ناراض ہوا، آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سردار ہے، محمد ﷺ دعوت دینے والے ہیں، گھر اسلام ہے اور کھانا جنت ہے۔‘‘

اِسے امام دارمی، طبرانی اور مروزی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اِس کی سند حسن ہے۔

.... وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/١٩٦، وابن خلاد في أمثال الحديث، ١/١٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٦٠، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ٨/١٢٥۔

٩/٦٨. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ نَامَ حَتّٰى سُمِعَ لَهُ غَطِيْطٌ فَقَامَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ فَقَالَ عِكْرِمَةُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ مَحْفُوْظًا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حُمَيْدٍ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ استراحت فرما ہو گئے یہاں تک کہ آپ کے خراٹوں کی آواز بھی سنی گئی، پھر بیدار ہوئے اور تازہ وضو کئے بغیر نماز ادا فرمائی۔ حضرت عکرمہ نے بیان کیا: حضور نبی اکرم ﷺ نیند کی وجہ سے وضو ٹوٹنے سے محفوظ تھے۔ (کیونکہ آپ ﷺ کی آنکھیں سوتی تھیں اور دل جاگتا تھا)۔'' اِسے امام احمد اور ابنِ حمید نے روایت کیا ہے۔

١٠/٦٩. عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ. وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

''حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی چشمان مقدس سوتی تھیں اور آپ ﷺ کا قلب انور نہیں سوتا تھا۔''

اِسے امام حاکم نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٤٤، الرقم: ٢١٩٤، وعبد بن حميد في المسند، ١/٢٠٩، الرقم: ٦١٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/١٢١۔

١٠: أخرجه الحاكم في المستدرك، تفسير سورة الصافات، ٢/٤٦٨، الرقم: ٣٦١٤۔

بَابٌ فِي عَرْضِ الْحَوْضِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ عَلَيْهِ ﷺ فِي الدُّنْيَا

﴿حضور ﷺ کے سامنے دنیا میں ہی حوضِ کوثر اور جنت و دوزخ پیش کیے جانے کا بیان﴾

١/٧٠. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَصَلّٰی، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، رَأَيْنَاکَ تَنَاوَلُ شَيْئًا فِي مَقَامِکَ، ثُمَّ رَأَيْنَاکَ تَکَعْکَعْتَ؟ فَقَالَ: إِنِّي أُرِيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْدًا، وَلَوْ أَخَذْتُهُ لَأَکَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) حضور نبی

١: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب صفة الصلاة، باب رفع البصر إلی الإمام في الصلاة، ١/٢٦١، الرقم: ٧١٥، وأيضًا في کتاب الکسوف، باب صلاة الکسوف جماعة، ١/٣٥٧، الرقم: ١٠٠٤، وأيضًا في کتاب النکاح، باب کفران العشير، ٥/١٩٩٤، الرقم: ٤٩٠١، ومسلم في الصحيح، کتاب الکسوف، باب ما عرض علی النبي ﷺ في صلاة الکسوف من أمر الجنة والنار، ٢/٦٢٧، الرقم: ٩٠٤، والنسائي في السنن، کتاب الکسوف، باب قدر قراءة في صلاة الکسوف، ٣/١٤٧، الرقم: ١٤٩٣، وأيضًا في السنن الکبری، ١/٥٧٨، الرقم: ١٨٧٨، ومالك في الموطأ، ١/١٨٦، الرقم: ٤٤٥، —

اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں سورج گرہن ہوا اور آپ ﷺ نے (کسوف کی) نماز پڑھائی۔ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اپنی جگہ پر کھڑے کھڑے کوئی چیز پکڑی پھر ہم نے دیکھا کہ آپ کسی قدر پیچھے ہٹ گئے؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے جنت نظر آئی، میں نے اُس میں سے ایک خوشہ پکڑ لیا، اگر اُسے توڑ لیتا تو تم رہتی دنیا تک اُس سے کھاتے رہتے (اور وہ ختم نہ ہوتا)۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢/٧١. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ﷺ، قَالَ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلٰى قَتْلٰى أُحُدٍ، بَعْدَ ثَمَانِي سِنِيْنَ كَالْمُوَدِّعِ لِلأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ، ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ، فَقَالَ: إِنِّي بَيْنَ أَيْدِيْكُمْ فَرَطٌ وَأَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيْدٌ، وَإِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ،

.... وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٩٨، الرقم: ٢٧١١، ٣٣٧٤، وابن حبان في الصحيح، ٧/٧٣، الرقم: ٢٨٣٢، ٢٨٥٣، وعبد الرزاق في المصنف، ٣/٩٨، الرقم: ٤٩٢٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٣٢١، الرقم: ٦٠٩٦، والشافعي في السنن المأثورة، ١/١٤٠، الرقم: ٤٧۔

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب غزوة أحد، ٤/١٤٨٦، الرقم: ٣٨١٦، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب إثبات حوض نبينا ﷺ وصفاته، ٤/١٧٩٦، الرقم: ٢٢٩٦، وأبو داود في السنن، كتاب الجنائز، باب الميت يصلي على قبره بعد حين، ٣/٢١٦، الرقم ٣٢٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٥٤، والطبراني في المعجم الكبير، ١٧/٢٧٩، الرقم: ٧٦٨، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤/١٤، الرقم: ٦٦٠١، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٥/٤٥، الرقم: ٢٥٨٣۔

وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَيْهِ مِنْ مَقَامِي هٰذَا، وَإِنِّي لَسْتُ أَخْشٰى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوْا، وَلٰكِنِّي أَخْشٰى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوْهَا قَالَ: فَكَانَتْ آخِرَ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے شہداءِ اُحد پر (دوبارہ) آٹھ سال بعد اس طرح نماز پڑھی گویا زندوں اور مُردوں کو الوداع کہہ رہے ہوں۔ پھر آپ ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا: میں تمہارا پیش رو ہوں، اور تمہارے اُوپر گواہ ہوں، ہماری ملاقات کی جگہ حوضِ کوثر ہے اور میں اس جگہ سے حوضِ کوثر کو دیکھ رہا ہوں اور مجھے تمہارے متعلق اس بات کا ڈر نہیں ہے کہ تم (میرے بعد) شرک میں مبتلا ہو جاؤ گے بلکہ تمہارے متعلق مجھے دنیا کی محبت میں مبتلا ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ حضور نبی اکرم ﷺ کا آخری مرتبہ دیدار تھا جو میں نے (منبر پر) کیا (یعنی اس کے بعد جلد ہی آپ ﷺ کا وصال ہو گیا)۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۳/۷۲. عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجنائز، باب الصلاة على الشهيد، ١/٤٥١، الرقم: ١٢٧٩، وأيضًا في كتاب المغازي، باب أحد يحبنا ونحبه، ٤/١٤٩٨، الرقم: ٣٨٥٧، كتاب المناقب، باب علامات النّبوّة في الإسلام، ٣/١٣١٧، الرقم: ٣٤٠١، وأيضًا في كتاب الرقاق، باب ما يحذر من زهرة الدّنيا والتّنافس فيها، ٥/٢٣٦١، الرقم: ٦٠٦٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب إثبات حوض نبينا ﷺ وصفاته، ٤/١٧٩٥، الرقم: ٢٢٩٦، —

اللهِ ﷺ: إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللهِ، لَأَنْظُرُ إِلٰى حَوْضِي الْآنَ، وَإِنِّي أُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَآئِنِ الْأَرْضِ، أَوْ مَفَاتِيْحَ الْأَرْضِ، وَإِنِّي وَاللهِ، مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِي وَلٰكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَتَنَافَسُوْا فِيْهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک روز شہدائے اُحد (کے مزارات پر) نماز پڑھنے کے لئے تشریف لے گئے جیسے میت پر نماز پڑھی جاتی ہے پھر آپ ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا: بے شک میں تمہارا پیش رو اور تم پر گواہ ہوں۔ بیشک خدا کی قسم! میں اپنے حوض کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں اور بیشک مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں (یا فرمایا: روئے زمین کی کنجیاں) عطا کر دی گئی ہیں اور خدا کی قسم! مجھے یہ ڈر نہیں کہ میرے بعد تم شرک کرنے لگو گے بلکہ مجھے ڈر اِس بات کا ہے کہ تم دنیا کی محبت میں مبتلا ہو جاؤ گے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤/٧٣. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ، فَصَلَّى الظُّهْرَ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَذَكَرَ السَّاعَةَ، وَذَكَرَ أَنَّ بَيْنَ يَدَيْهَا أُمُوْرًا عِظَامًا، ثُمَّ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَ عَنْ شَيْءٍ

------- وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٥٣، والأصبهاني في دلائل النبوة، ١/١٩١، الرقم: ٢٤٨.

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب ما يكره من كثرة السؤال وتكلف ما لايعنيه، ٦/٢٦٦٠، الرقم: ٦٨٦٤، وأيضًا في كتاب مواقيت الصلاة، باب وقت الظهر عند الزوال، ١/٢٠٠، الرقم: ٢٠٠١، ٢٢٧٨، وأيضًا في كتاب العلم، باب حسن برك على ركبتيه عند الإمام أو المحدث، ١/٤٧، الرقم: ٩٣، —

فَلْيَسْأَلْ عَنْهُ: فَوَاللهِ، لَا تَسْأَلُوْنِي عَنْ شَيءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ بِهٖ مَا دُمْتُ فِي مَقَامِي هٰذَا، قَالَ أَنَسٌ: فَأَكْثَرَ النَّاسُ الْبُكَاءَ، وَأَكْثَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ يَقُوْلَ: سَلُوْنِي. فَقَالَ أَنَسٌ: فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: أَيْنَ مَدْخَلِي يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: النَّارُ. فَقَامَ عَبْدُ اللهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ: مَنْ أَبِي يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: أَبُوْکَ حُذَافَةُ. قَالَ: ثُمَّ أَكْثَرَ أَنْ يَقُوْلَ: سَلُوْنِي، سَلُونِي. فَبَرَکَ عُمَرُ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ: رَضِيْنَا بِاللهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا، وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ رَسُوْلًا. قَالَ: فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حِيْنَ قَالَ عُمَرُ ذَالِکَ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ، لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ آنِفًا فِي عُرْضِ هٰذَا الْحَائِطِ، وَأَنَا أُصَلِّي، فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آفتاب ڈھلا تو حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور ظہر کی نماز پڑھائی پھر سلام پھیرنے کے بعد آپ ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور قیامت کا ذکر کیا اور پھر فرمایا: اس سے پہلے بڑے بڑے واقعات و حادثات ہیں، پھر فرمایا: جو شخص کسی بھی نوعیت کی کوئی بات پوچھنا چاہتا ہے تو وہ پوچھے، خدا

.... وأيضًا في الأدب المفرد/٤٠٤، الرقم: ١١٨٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب توقيره ﷺ وترك إكثار سؤال عما لا ضرورة إليه، ١٨٣٢/٤، الرقم: ٢٣٥٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٦٢/٣، الرقم: ١٢٦٨١، وأبو يعلى في المسند، ٢٨٦/٦، الرقم: ٣٢٠١، وابن حبان في الصحيح، ٣٠٩/١، الرقم: ١٠٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٧٢/٩، الرقم: ٩١٥٥۔

کی قسم! میں جب تک یہاں کھڑا ہوں تم جو بھی پوچھو گے اس کا جواب دوں گا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے زارو قطار رونا شروع کر دیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ جلال کے سبب بار بار یہ اعلان فرما رہے تھے کہ کوئی سوال کرو، مجھ سے (جو چاہو) پوچھ لو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر ایک (منافق) شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ! میرا ٹھکانہ کہاں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دوزخ میں۔ پھر حضرت عبد اللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا باپ حذافہ ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ بار بار فرماتے رہے مجھ سے سوال کرو مجھ سے سوال کرو، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ گھٹنوں کے بل بیٹھ کر عرض گذار ہوئے: ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد مصطفیٰ ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ گذارش کی تو حضور نبی اکرم ﷺ خاموش ہو گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! ابھی ابھی اِس دیوار کے سامنے مجھ پر جنت اور دوزخ پیش کی گئیں جبکہ میں نماز پڑھ رہا تھا تو آج کی طرح میں نے خیر اور شر کو کبھی نہیں دیکھا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٥/٧٤. عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: فِي خُطْبَتِهِ يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَمِدَ اللهَ

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الوضوء، باب من لم يتوضأ إلا من الغشي المثقل، ١/٧٩، الرقم: ١٨٢، وأيضًا في كتاب الجمعة، باب صلاة النساء مع الرجال في الكسوف، ١/٣٥٨، الرقم: ١٠٠٥، وأيضًا في كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ، ٦/٢٦٥٧، الرقم: ٦٨٥٧، ومسلم في الصحيح، —

وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: مَا مِنْ شَيءٍ كُنْتُ لَمْ أَرَهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هٰذَا، حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ، وَلَقَدْ أُوْحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ مِثْلَ أَوْ قَرِيْبًا مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ لَا أَدْرِي أَيَّ ذَالِکَ قَالَتْ أَسْمَاءُ، يُؤْتٰى أَحَدُكُمْ فَيُقَالُ: مَا عِلْمُکَ بِهٰذَا الرَّجُلِ؟ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوِ الْمُوْقِنُ فَيَقُوْلُ: هُوَ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ، جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى، فَأَجَبْنَا وَآمَنَّا وَاتَّبَعْنَا فَيُقَالُ: نَمْ صَالِحًا فَقَدْ عَلِمْنَا إِنْ كُنْتَ لَمُؤْمِنًا وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوِ الْمُرْتَابُ،لَا أَدْرِي أَيَّ ذَالِکَ قَالَتْ أَسْمَاءُ، فَيَقُوْلُ: لَا أَدْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سورج گرہن کے روز حضور نبی اکرم ﷺ (نماز کسوف سے) فارغ ہوگئے تو آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی ایسی چیز نہیں جسے میں نے اپنی اس جگہ پر دیکھ نہ لیا ہو یہاں تک کہ جنت و دوزخ بھی اور مجھ پر وحی کی گئی ہے کہ قبروں میں تمہارا امتحان ہو گا۔ دجال کے فتنے جیسی آزمائش یا اُس کے قریب تر کوئی شے۔ (راوی کہتے ہیں مجھے نہیں معلوم کہ حضرت اسماء نے ان میں سے کون سی بات فرمائی) تم میں سے ہر ایک کے پاس فرشتہ آئے گا اُس سے کہا جائے گا کہ اس شخص (حضور نبی اکرم ﷺ) کے متعلق تو کیا جانتا ہے؟ جو ایمان والا یا یقین والا ہوگا وہ کہے گا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے رسول محمد مصطفیٰ ﷺ

.... كتاب الكسوف، باب ما عرض على النبي ﷺ في صلاة الكسوف من أمر الجنة والنار، ٢/٦٢٤، الرقم: ٩٠٥، ومالك في الموطأ، ١/١٨٩، الرقم: ٤٤٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٣٤٥، الرقم: ٢٦٩٧٠.

ہیں جو ہمارے پاس نشانیاں اور ہدایت کے ساتھ تشریف لائے۔ ہم نے ان کی بات مانی، اِن پر ایمان لائے اور اِن کی پیروی کی۔ اسے کہا جائے گا: آرام سے سو جا، ہمیں معلوم تھا کہ تو ایمان والا ہے۔ اگر وہ منافق یا شک کرنے والا ہو گا (راوی کہتے ہیں مجھے نہیں معلوم کہ حضرت اَسماء نے ان میں سے کون سی بات فرمائی) تو کہے گا: مجھے نہیں معلوم میں لوگوں کو جو کچھ کہتے ہوئے سنتا تھا وہی کہہ دیتا تھا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٦/٧٥. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَالنَّاسُ مَعَهُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْـلًا قَدْرَ نَحْوِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ......وذكر الحديث......ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللهَ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الكسوف، باب صلاة الكسوف جماعة، ١/٣٥٧، الرقم: ١٠٠٤، وأيضًا في كتاب النكاح باب كفران العشير، ٥/١٩٩٤، الرقم: ٤٩٠١، ومسلم في الصحيح، كتاب الكسوف، باب ما عرض على النبي ﷺ في صلاة الكسوف من أمر الجنة والنار، ٢/٦٢٦، الرقم، (١٧) ٩٠٧، والنسائي في السنن، كتاب الكسوف، باب قدر القراء ة في صلاة الكسوف، ٣/١٤٦، الرقم: ١٤٩٣، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/٥٧٨، الرقم: ١٨٧٨، ومالك في الموطأ، كتاب صلاة الكسوف، باب العمل في صلاة الكسوف، ١/١٨٦، الرقم: ٤٤٥، والشافعي في المسند، ١/٧٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٢٩٨، الرقم: ٢٧١١، ٣٣٧٤، وعبد الرزاق في المصنف، ٣/٩٨، الرقم: ٤٩٢٥۔

اللهِ، رَأَيْنَاکَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِکَ هٰذَا ثُمَّ رَأَيْنَاکَ کَفَفْتَ فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْدًا وَلَوْ أَخَذْتُهُ لَأَکَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَرَأَيْتُ النَّارَ فَلَمْ أَرَ کَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ، وَرَأَيْتُ أَکْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ قَالُوْا: بِمَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: بِکُفْرِهِنَّ قِيْلَ أَيَکْفُرْنَ بِاللهِ؟ قَالَ: بِکُفْرِ الْعَشِيْرِ وَبِکُفْرِ الإِحْسَانِ لَوْ أَحْسَنْتَ إِلٰی إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْکَ شَيْئًا، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ مِنْکَ خَيْرًا قَطُّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے عہد میں سورج کو گرہن لگا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے نماز پڑھی اور لوگ بھی آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے، آپ ﷺ نے سورۂ بقرہ کی قرأت کے برابر بہت طویل قیام کیا...... پھر آگے طویل روایت بیان کی ...... پھر آپ ﷺ سجدہ کر کے نماز سے فارغ ہو گئے درآں حالیکہ سورج روشن ہو چکا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، اُنہیں کسی کی موت یا حیات کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ جب تم گرہن کو دیکھو تو اللہ تعالیٰ کو یاد کیا کرو۔ صحابہ کرام ﷡ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے (نماز میں) آپ کو دیکھا کہ آپ اپنی جگہ سے کسی چیز کو پکڑ رہے تھے، پھر ہم نے دیکھا کہ آپ پکڑتے پکڑتے رک گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے جنت کو دیکھا، میں اُس سے ایک خوشہ توڑنے لگا اگر میں اُس خوشہ کو توڑ لیتا تو تم رہتی دنیا تک اُس کو کھاتے رہتے اور میں نے جہنم کو دیکھا اور میں نے آج جیسا منظر کبھی نہیں دیکھا، میں نے جہنم میں اکثریت عورتوں کی دیکھی۔ صحابہ کرام ﷡ نے پوچھا: یا رسول اللہ! کس وجہ سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اُن کی ناشکری کی وجہ سے۔ کہا گیا: اللہ تعالیٰ کی ناشکری کرتی ہیں؟ فرمایا: نہیں خاوند کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان کا انکار کرتی ہیں۔ اگر تم ساری عمر اُن کے ساتھ نیکی کرتے رہو اور پھر تم سے کوئی ذرا سی (ناگوار) چیز دیکھ لیں تو

کہیں گی میں نے تمہارے پاس کبھی اچھائی نہیں دیکھی۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٧٦/٧. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: بَلَغَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَنْ أَصْحَابِهِ شَيْءٌ فَخَطَبَ فَقَالَ: عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا قَالَ: فَمَا أَتَى عَلٰى أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَوْمٌ أَشَدُّ مِنْهُ قَالَ: غَطَّوْا رُؤُوْسَهُمْ وَلَهُمْ خَنِيْنٌ قَالَ: فَقَامَ عُمَرُ فَقَالَ: رَضِيْنَا بِاللهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا قَالَ: فَقَامَ ذَاكَ الرَّجُلُ فَقَالَ: مَنْ أَبِي؟ قَالَ: أَبُوْكَ فُلَانٌ فَنَزَلَتْ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَلَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾ [المائدة، ٥:١٠١]. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کو اپنے

٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب تفسير القرآن، باب قوله: لا تسألوا عن أشياء إن تبدلكم تسؤكم، ٤/١٦٨٩، الرقم: ٤٣٤٥، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب توقيره ﷺ وترك إكثار سؤاله عما لا ضرورة إليه، ٤/١٨٣٢، الرقم: (١٣٤) ٢٣٥٩، والنسائي في السنن، كتاب الكسوف، باب نوع آخر منه، ٣/ ١٣٢، الرقم، ١٤٧٤، وأيضًا في باب كيف الخطبة في الكسوف، ٣/١٥٢، الرقم: ١٥٠٠، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب الحزن والبكاء، ٢/١٤٠٢، الرقم: ٤١٩٠، ومالك في الموطأ، كتاب صلاة الكسوف، باب العمل في صلاة الكسوف، ١/١٨٦، الرقم: ٤٤٤، وابن حبان في الصحيح، ٧/٩٠، الرقم: ٢٨٤٦۔

اصحاب سے کوئی (ناگوار) خبر پہنچی، آپ ﷺ نے خطبہ دیا اور فرمایا: مجھ پر جنت اور دوزخ پیش کی گئی، میں نے آج کی طرح خیر اور شر کبھی نہیں دیکھا اگر تم اُن چیزوں کو جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم ہنسو کم اور رو زیادہ، رسول اللہ ﷺ کے صحابہ پر اس سے زیادہ کوئی سخت دن نہیں آیا تھا وہ سب سر جھکا کر بیٹھ گئے اور اُن پر گریہ طاری ہوگیا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر عرض کرنے لگے: ہم اللہ کو رب مان کر، اسلام کو دین مان کر اور محمد مصطفیٰ ﷺ کو نبی مان کر راضی ہو گئے، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر وہ شخص کھڑا ہو کر کہنے لگا: میرا باپ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا باپ فلاں ہے، پھر یہ آیت نازل ہوئی: (اے ایمان والو! تم ایسی چیزوں کی نسبت سوال مت کیا کرو (جن پر قرآن خاموش ہو) کہ اگر وہ تمہارے لیے ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں مشقت میں ڈال دیں (اور تمہیں بری لگیں)۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

۸/۷۷. عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ سَأَلُوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ حَتّٰی أَحْفَوْهُ الْمَسْأَلَةَ فَغَضِبَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ: لَا تَسْأَلُوْنِي الْيَوْمَ عَنْ شَيءٍ إِلَّا

۸: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الدعوات، باب التعوّذ من الفتن، ۵/۲۳۴۰، الرقم: ۶۰۰۱، وأيضًا في كتاب الفتن، باب التعوّذ من الفتن، ۶/۲۵۹۷، الرقم: ۶۶۷۸، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب توقيره ﷺ وترك إكثار سؤاله عما لا ضرورة إليه، ۴/۱۸۳۴، الرقم: (۱۳۷) ۲۳۵۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۲۵۴، الرقم: ۱۳۶۹۱، وأبو يعلى في المسند، ۵/۴۳۶، الرقم: ۳۱۳۴، وابن حبان في الصحيح، ۱۴/۳۳۸، الرقم: ۶۴۲۹، والطبراني في المعجم الأوسط، ۳/۱۲۹، الرقم: ۲۶۹۸، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ۶/۱۱۸۸، الرقم: ۲۲۴۵، والأصبهاني في دلائل النبوة، ۱/۹۹، الرقم: ۹۷۔

بَيَّنْتُهُ لَكُمْ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا فَإِذَا كُلُّ رَجُلٍ لَافٌّ رَأْسَهُ فِي ثَوْبِهِ يَبْكِي فَإِذَا رَجُلٌ كَانَ إِذَا لَاحَى الرِّجَالَ يُدْعَى لِغَيْرِ أَبِيْهِ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَنْ أَبِي؟ قَالَ: حُذَافَةُ، ثُمَّ أَنْشَأَ عُمَرُ فَقَالَ: رَضِيْنَا بِاللهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ رَسُوْلًا نَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الْفِتَنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا رَأَيْتُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَالْيَوْمِ قَطُّ إِنَّهُ صُوِّرَتْ لِي الْجَنَّةُ وَالنَّارُ حَتّٰى رَأَيْتُهُمَا وَرَاءَ الْحَائِطِ وَكَانَ قَتَادَةُ يَذْكُرُ عِنْدَ هٰذَا الْحَدِيْثِ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَسْأَلُوْا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَلَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾ [المائدة، ۵:۱۰۱]. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا یہاں تک کہ سوالات کا سلسلہ دراز ہوگیا تو آپ ﷺ ناراض ہوئے اور منبر پر بیٹھ کر آپ ﷺ نے فرمایا: آج تم مجھ سے کوئی ایسی چیز نہیں پوچھو گے جو میں تمہیں بتا نہ دوں۔ آپ ﷺ نے دائیں بائیں توجہ فرمائی تو ہر شخص کپڑے میں اپنا سر چھپا کر رو رہا تھا۔ چنانچہ ایک شخص جسے لوگ اُس کے باپ کے سوا کسی اور کی طرف منسوب کرتے تھے، عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حذافہ۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے: (یا رسول اللہ!) ہم اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد مصطفیٰ ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہیں۔ ہم فتنوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے آج کی طرح بھلائی اور برائی کو پہلے نہیں دیکھا۔ بیشک مجھے جنت اور دوزخ دکھائی گئیں، یہاں تک کہ میں نے اُنہیں اِس دیوار کے پرے دیکھا۔ حضرت قتادہ اِس حدیث کو بیان کرتے وقت اِس آیت کو بھی پڑھا کرتے: (اے ایمان والو! تم ایسی چیزوں کی نسبت سوال مت کیا کرو (جن پر قرآن خاموش ہو)

کہ اگر وہ تمہارے لیے ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں مشقت میں ڈال دیں (اور تمہیں بری لگیں)۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٩/٧٨. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: صَلّٰى لَنَا النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ رَقِيَ الْمِنْبَرَ فَأَشَارَ بِيَدَيْهِ قِبَلَ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ الْآنَ مُنْذُ صَلَّيْتُ لَكُمُ الصَّلَاةَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَيْنِ فِي قِبْلَةِ هٰذَا الْجِدَارِ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ ثَلَاثًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت انس بن مالک ﷺ نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ پھر منبر پر جلوہ افروز ہو کر قبلہ کی سمت اشارہ کیا اور فرمایا: میں نے ابھی تمہیں نماز پڑھاتے ہوئے جنت اور دوزخ دونوں کو اُن کی مثالی شکلوں میں اِس دیوار کی سمت میں دیکھا۔ پھر تین مرتبہ فرمایا: میں نے آج کی طرح بھلائی اور برائی کو نہیں دیکھا۔''

اِس حدیث کو امام بخاری اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١٠/٧٩. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: عُرِضَتْ

٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأذان، باب رفع البصر إلى الإمام في الصلاة، ١/٢٦١، الرقم: ٧١٦، وأيضًا في كتاب الرقاق، باب القصد والمداومة على العمل، ٥/٢٣٧٤، الرقم: ٦١٠٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٥٩، الرقم: ١٣٧٤٤، والحسيني في البيان والتعريف، ٢/١٦٣، الرقم: ١٣٧١، والعيني في عمدة القاري، ٥/٣٠٧، الرقم، ١٣٧، والمناوي في فيض القدير، ٥/٢٨٠۔

١٠-١١: أخرجه البخاري في التاريخ الكبير، ٧/٣٧٣، الرقم: ١٦٠٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢١٨، الرقم: ١٣٣١٣، وأبو يعلى —

عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ بَيْنِي وَبَيْنَ هٰذَا الْحَائِطِ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلٰى.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جنت اور دوزخ دونوں میرے سامنے میرے اور اِس دیوار کے درمیان پیش کی گئیں اور میں نے آج کی طرح بھلائی اور برائی کو نہیں دیکھا۔''

اِس حدیث کو امام بخاری نے التاریخ الکبیر، احمد اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

٨٠/١١. وفي رواية: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفُ لِمَوْتِ أَحَدٍ مِنْكُمْ وَلَا لِشَيءٍ تُحْدِثُوْنَهُ وَلٰكِنْ ذَالِكُمْ مِنْ آيَاتِ اللهِ يُعَبِّرُ بِهَا عِبَادَهُ لِيَشْكُرَ مَنْ يَخَافُهُ وَيَذْكُرُهُ فَإِذَا رَأَيْتُمْ بَعْضَ آيَاتِ اللهِ عزوجل فَافْزَعُوْا إِلٰى ذِكْرِ اللهِ فَاذْكُرُوْهُ وَاخْشَوْهُ وَكَانَ صَلّٰى لَنَا يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ وَعَظَنَا وَذَكَّرَنَا ثُمَّ قَالَ: مَا رَأَيْتُمْ فِي شَيءٍ فِي الدُّنْيَا لَهُ لَوْنٌ وَلَا نُبِّئْتُمْ بِهِ فِي الْجَنَّةِ وَلَا فِي النَّارِ إِلَّا وَقَدْ صُوِّرَ لِي فِي قِبَلِ هٰذَا الْجِدَارِ مُنْذُ صَلَّيْتُ لَكُمْ صَلَاتِي هٰذِهِ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ مُصَوَّرًا فِي جِدَارِ الْمَسْجِدِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

------- في المسند، ١٢٤/٧، الرقم: ٤٠٨١، وأبو نعيم في تاريخ أصبهان، ٤٦٧/١، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٦١/٧، الرقم: ٧٠٦٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢٠٩/٢۔

''اور ایک روایت میں حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے: بے شک سورج اور چاند کو تم میں سے کسی کی موت کی وجہ سے گرہن لگتا ہے نہ کسی ایسی چیز کی وجہ سے جو تم کرتے ہو بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک ہے جو وہ اپنے بندوں کو دکھلاتا ہے، تاکہ جو اس سے ڈرتے ہیں وہ اس کے شکر گزار بنیں اور اس کو یاد کریں پس اگر تم اللہ تعالیٰ کی بعض نشانیاں دیکھو تو اس کے ذکر کی طرف لپکو اور اس سے ڈرو۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے سورج گرہن والے دن ہمیں نماز پڑھائی اور ہمیں وعظ و نصیحت فرمائی پھر فرمایا: تم دنیا میں جو بھی رنگدار چیز دیکھتے ہو اور جس چیز کا بھی تمہیں جنت اور دوزخ میں پائے جانے کے متعلق بتایا جاتا ہے، اُسے بصورتِ تصویر مجھے اِس دیوار کی طرف سے دکھا دیا گیا ہے جب سے میں نے تمہیں یہ نماز پڑھائی ہے، پس میں نے تصویر کی صورت میں مسجد کی اِس دیوار میں اُسے دیکھ لیا ہے۔''

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۸۱/۱۲. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي يَوْمٍ شَدِيْدِ الْحَرِّ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِأَصْحَابِهِ فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتّٰى جَعَلُوْا يَخِرُّوْنَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ

۱۲-۱۳: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الكسوف، باب ما عرض على النبي ﷺ في صلاة الكسوف من أمر الجنة والنار، ۲/۶۲۲، الرقم: (۹-۱۰)۹۰۴، وأبو داود في السنن، كتاب الصلاة، باب من قال أربع ركعات، ۱/۳۰۶، الرقم: ۱۱۷۸، والنسائي في السنن، كتاب الكسوف، باب نوع آخر، ۳/۱۳۶، الرقم: ۱۴۷۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۳/۳۱۷، ۳۷۴، الرقم: ۱۴۴۵۷، ۱۵۰۶۰، —

فَصَنَعَ نَحْوًا مِنْ ذَاكَ فَكَانَتْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ ثُمَّ قَالَ: إِنَّهُ عُرِضَ عَلَيَّ كُلُّ شَيْءٍ تُوْلَجُوْنَهُ فَعُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ حَتّٰى لَوْ تَنَاوَلْتُ مِنْهَا قِطْفًا أَخَذْتُهُ أَوْ قَالَ: تَنَاوَلْتُ مِنْهَا قِطْفًا فَقَصُرَتْ يَدِي عَنْهُ وَعُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فَرَأَيْتُ فِيْهَا امْرَأَةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيْلَ تُعَذَّبُ فِي هِرَّةٍ لَهَا رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ وَرَأَيْتُ أَبَا ثُمَامَةَ عَمْرَو بْنَ مَالِكٍ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ وَإِنَّهُمْ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ إِلَّا لِمَوْتِ عَظِيْمٍ وَإِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ يُرِيْكُمُوْهُمَا فَإِذَا خَسَفَا فَصَلُّوْا حَتّٰى تَنْجَلِيَ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ.

١٣/٨٢. وفي رواية له: مَا مِنْ شَيْءٍ تُوْعَدُوْنَهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي صَلَاتِي هٰذِهِ لَقَدْ جِيءَ بِالنَّارِ وَذَالِكُمْ حِيْنَ رَأَيْتُمُوْنِي تَأَخَّرْتُ مَخَافَةَ أَنْ يُصِيْبَنِي مِنْ لَفْحِهَا وَحَتّٰى رَأَيْتُ فِيْهَا صَاحِبَ الْمِحْجَنِ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ كَانَ يَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمِحْجَنِهِ فَإِنْ فُطِنَ لَهُ قَالَ: إِنَّمَا تَعَلَّقَ بِمِحْجَنِي وَإِنْ غُفِلَ عَنْهُ ذَهَبَ بِهِ وَحَتّٰى رَأَيْتُ فِيْهَا صَاحِبَةَ الْهِرَّةِ الَّتِي رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ جُوْعًا ثُمَّ

.... وابن أبي شيبة في المصنف، ٢/٢١٧، الرقم: ٨٣٠٤، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/٣١٥، الرقم: ١٣٨١، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣١١، الرقم: ١٠١٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣/٣٢٥، الرقم: ٦١١٣۔

جِيءَ بِالْجَنَّةِ وَذَالِكُمْ حِيْنَ رَأَيْتُمُوْنِي تَقَدَّمْتُ حَتّٰى قُمْتُ فِي مَقَامِي وَلَقَدْ مَدَدْتُ يَدِي وَأَنَا أُرِيْدُ أَنْ أَتَنَاوَلَ مِنْ ثَمَرِهَا لِتَنْظُرُوْا إِلَيْهِ ثُمَّ بَدَا لِي أَنْ لَا أَفْعَلَ فَمَا مِنْ شَيءٍ تُوْعَدُوْنَهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي صَلَاتِي هٰذِهٖ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے عہد میں سخت گرمی کے ایام میں سورج گرہن لگا، حضور نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کو نماز (کسوف) پڑھائی جس میں اس قدر طویل قیام کیا کہ لوگ گرنے لگے پھر بہت طویل رکوع کیا، پھر بہت طویل قومہ کیا، پھر بہت طویل رکوع کیا، پھر رکوع سے سر اُٹھا کر بہت دیر تک کھڑے رہے، پھر دو سجدے کیے، پھر کھڑے ہوئے، پھر اسی طرح ایک اور رکعت پڑھی یہ چار رکوع اور چار سجدے ہو گئے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر وہ تمام چیزیں پیش کی گئیں جن میں تم داخل ہو گے، مجھ پر جنت پیش کی گئی حتیٰ کہ اگر میں اس سے کوئی خوشہ لینا چاہتا تو لے لیتا لیکن میں نے اپنا ہاتھ اس سے روک لیا، مجھ پر جہنم پیش کی گئی میں نے جہنم میں بنی اسرائیل کی ایک عورت کو دیکھا جس کو بلی کی وجہ سے عذاب ہو رہا تھا، اس عورت نے بلی کو باندھ کے رکھا نہ اسے خود کچھ کھانے کو دیا نہ اسے چھوڑا تاکہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑوں سے کچھ چیز کھا لیتی! اور میں نے جہنم میں ابو ثمامہ عمرو بن مالک کو دیکھا کہ وہ جہنم میں اپنی آنتیں کھینچ رہا ہے (معاذ اللہ) لوگ کہتے ہیں کہ کسی بڑے آدمی کی موت کی وجہ سے سورج یا چاند کو گرہن لگ جاتا ہے، حالانکہ سورج اور چاند کا گرہن لگنا اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے نشانی ہے جو اللہ تعالیٰ تمہیں دکھاتا ہے۔ جب سورج یا چاند کو گرہن لگے تو تم نماز پڑھا کرو حتیٰ کہ وہ روشن ہو جائیں۔‘‘

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما ایک روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضور

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اور جس چیز کا بھی تم سے وعدہ کیا گیا ہے میں نے اُس کو اُس نماز کے دوران دیکھ لیا، میرے سامنے جہنم کو لایا گیا اور یہ اس وقت کی بات ہے جب تم نے مجھے اِس خوف سے پیچھے ہٹتے دیکھا کہ اس کی لپٹ مجھ تک نہ آ جائے، یہاں تک کہ میں نے اس جہنم میں ایک خم دار سرے والی لاٹھی والے شخص کو دیکھا جو جہنم میں اپنی آنتوں کو کھینچ رہا تھا، وہ شخص اُس خم دار سرے والی لاٹھی سے حاجیوں کی چوری کرتا تھا، اگر حاجی کو پتا چل جاتا تو کہتا یہ کپڑا میری لاٹھی میں اٹک گیا تھا، اگر اس کو پتا نہ چلتا تو (کپڑے) لے جاتا اور یہاں تک کہ میں نے جہنم میں بلی والی عورت کو دیکھا جس نے بلی کو باندھے رکھا تھا نہ اُسے خود کچھ کھلایا اور ہی نہ چھوڑا تاکہ وہ حشرات الارض میں سے کچھ کھا لیتی حتیٰ کہ وہ بلی بھوک سے مرگئی، پھر میرے پاس جنت لائی گئی، یہ اُس وقت کی بات ہے جب تم نے مجھے (نماز میں) آگے بڑھتے دیکھا، میں نے اپنی جگہ پر کھڑے کھڑے ہاتھ بڑھایا تاکہ جنت کے پھلوں میں سے کچھ لے لوں تاکہ تم انہیں دیکھ لو، پھر مجھے خیال آیا کہ میں ایسا نہ کروں بہرحال جس چیز کا بھی تم سے وعدہ کیا گیا ہے میں نے اس کو اپنی اس نماز میں دیکھ لیا۔'' اِس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

۸۳/۱٤. عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنهما في رواية طويلة قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ شَيءٌ لَمْ أَكُنْ رَأَيْتُهُ إِلَّا وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هٰذَا وَقَدْ أُرِيْتُكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي قُبُوْرِكُمْ يُسْأَلُ أَحَدُكُمْ: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ؟ وَمَا كُنْتَ تَعْبُدُ؟ فَإِنْ قَالَ: لَا أَدْرِي رَأَيْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ وَيَصْنَعُوْنَ شَيْئًا فَصَنَعْتُهُ قِيْلَ لَهُ: أَجَلْ عَلَى الشَّكِّ عِشْتَ وَعَلَيْهِ مِتَّ هٰذَا مَقْعَدُكَ مِنَ النَّارِ وَإِنْ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا

١٤: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣٥٤/٦، الرقم: ٢٧٠٣٧۔

إِلٰـهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ قِيْلَ لَهٗ: عَلَى الْيَقِيْنِ عِشْتَ وَعَلَيْهِ مِتَّ هٰذَا مَقْعَدُکَ مِنَ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَإِسْنَادُهٗ حَسَنٌ.

’’حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما ایک طویل روایت میں بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! کوئی بھی چیز ایسی نہیں جسے میں نے نہ دیکھا ہو لیکن یہ کہ اب میں اسے اپنی اس جگہ سے دیکھ رہا ہوں اور تحقیق تمہیں اپنی قبروں میں آزمائش میں مبتلا ہوتے مجھے دکھایا گیا ہے۔ تم میں سے ہر کسی سے سوال کیا جائے گا: تو (دنیا میں) اس ہستی (یعنی حضور نبی اکرم ﷺ کے) بارے میں کیا کہا کرتا تھا؟ اور تو (دنیا میں) کس کی عبادت کیا کرتا تھا؟ پھر اگر اس نے کہا کہ میں نہیں جانتا میں نے جس طرح لوگوں کو (ان کے بارے میں) کہتے سنا میں نے بھی اسی طرح کہہ دیا اور جو کچھ اُنہیں کرتے ہوئے دیکھا اُسی طرح کر دیا تو اُس سے کہا جائے گا کہ ہاں تو شک پر زندہ رہا اور اِسی پر مرا پس اب یہ رہا تیرا آگ کا ٹھکانہ اور اگر اُس نے کہا: ’’میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور محمد مصطفیٰ (ﷺ) اللہ تعالیٰ کے (پیارے) رسول ہیں‘‘ تو اُس سے کہا جائے گا کہ تو یقین پر زندہ رہا اور اُسی پر مرا لہٰذا تیرا ٹھکانہ یہ جنت ہے۔‘‘ اِس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے اور اِس کی سند صحیح ہے۔

بَابٌ فِي رَدِّ اللهِ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَلَى الْمُعْتَرِضِيْنَ عَلَيْهِ ﷺ وَالطَّاعِنِيْنَ فِيْهِ

﴿حضور ﷺ کی شانِ اقدس پر اعتراض اور طعنہ زنی کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب دیے جانے کا بیان﴾

۱/۸۴. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: صَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ الصَّفَا ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ: يَا صَبَاحَاهُ فَاجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ قُرَيْشٌ قَالُوا: مَا لَکَ؟ قَالَ: أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ الْعَدُوَّ يُصَبِّحُكُمْ أَوْ يُمَسِّيْكُمْ أَمَا كُنْتُمْ تُصَدِّقُونَنِي قَالُوْا: بَلٰى، قَالَ: فَإِنِّي نَذِيْرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَي عَذَابٍ شَدِيْدٍ فَقَالَ أَبُوْ لَهَبٍ: تَبًّا

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب تفسير القرآن، باب قوله: إن هو إلا نذير لكم بين يدي عذاب شديد، ۴/۱۸۰۴، الرقم: ۴۵۲۳، وأيضًا في باب قوله: وتبّ ما أغنى عنه ماله وما كسب، ۴/۱۹۰۲، الرقم: ۴۶۸۸، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب في قوله تعالى: وأنذر عشيرتك الأقربين، ۱/۱۹۴، الرقم: (۳۵۵) ۲۰۸، والترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة تبّت يدا، ۵/۴۵۱، الرقم: ۳۳۶۳، وقال: هذا حديث حسن صحيح، والنسائي في السنن الكبرى، ۶/۲۴۴، الرقم: ۱۰۸۱۹، وأيضًا في عمل اليوم والليلة، ۱/۵۴۳، الرقم: ۹۸۳، وأحمد بن حنبل في المسند، ۱/۲۸۱، الرقم: ۲۵۴۴، وابن منده في الإيمان، ۲/۸۸۴، الرقم: ۹۵۱۔

لَکَ أَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا؟ فَأَنْزَلَ اللهُ ﴿تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کوہِ صفا پر تشریف لائے اور دستور کے مطابق آپ ﷺ نے آواز دی: ’اے لوگو! فریاد کو پہنچو‘ یہ سن کر قریش کے تمام افراد آپ ﷺ کے پاس اکٹھے ہو گئے اور پوچھا: بتایئے کس لیے بلایا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں آپ لوگوں سے یہ کہوں کہ دشمن جمع ہو کر صبح یا شام کو تم پر حملہ کرنے والے ہیں تو کیا تم مجھے سچا مانو گے؟ سب نے کہا: کیوں نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک میں تو سخت عذاب (کے آنے) سے پہلے تمہیں (بروقت) ڈر سنانے والا ہوں (تاکہ تم غفلت سے جاگ اُٹھو)۔ اِس پر ابولہب نے کہا: (العیاذ باللہ) آپ ہلاک ہو جائیں کیا ہمیں اس لیے اکٹھا کیا ہے۔ اِس پر اللہ تعالیٰ نے سورۂ اللھب نازل فرمائی: ’’ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ تباہ ہو جائے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢/٨٥. عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ رضی الله عنه قَالَ: اشْتَکَی رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَلَمْ

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب تفسير القرآن، باب ما ودّعك ربّك وما قلی، ١٨٩٢/٤، الرقم: ٤٦٦٧، ومسلم في الصحيح، کتاب الجهاد والسير، باب ما لقي النبي ﷺ من أذی المشرکين والمنافقين، ١٤٢٢/٣، الرقم: (١١٥) ١٧٩٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣١٢/٤، الرقم: ١٨٨٢٣، وأبو عوانة في المسند، ٣٤٢/٤، الرقم: ٦٩١٢، والطبراني في المعجم الکبير، ١٧٣/٢، الرقم: ١٧١١، والبيهقي في السنن الکبری، ١٤/٣، الرقم: ٤٤٩٧، والنووي في شرحه علی صحيح مسلم، ١٥٦/١٢، والعيني في عمدة القاري، ١٧١/٧۔

يَقُمْ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ: يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي لَأَرْجُوْ أَنْ يَکُوْنَ شَيْطَانُکَ قَدْ تَرَکَکَ لَمْ أَرَهُ قَرِبَکَ مُنْذُ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثٍ قَالَ: فَأَنْزَلَ اللهُ ﷻ ﴿وَالضُّحٰیo وَاللَّيْلِ إِذَا سَجٰیo مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰیo﴾ [الضحی، ۹۳:۱-۳]، قَوْلُهُ: ﴿مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی﴾ تُقْرَأُ بِالتَّشْدِيْدِ وَالتَّخْفِيْفِ بِمَعْنًی وَاحِدٍ مَا تَرَکَکَ رَبُّکَ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَا تَرَکَکَ وَمَا أَبْغَضَکَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ بیمار ہوگئے تو دو یا تین راتیں آپ ﷺ نے قیام نہ فرمایا۔ پس ایک عورت (ابو سفیان کی بہن عورا بنت حرب زوجۂ ابولہب) آپ ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگی: اے محمد! مجھے اُمید ہے کہ تمہارے شیطان نے تمہیں چھوڑ دیا ہے کیونکہ میں نے دو تین راتوں سے اُسے تمہارے پاس آتے ہوئے نہیں دیکھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل فرمائیں: ’’(اے حبیبِ مکرم!) قسم ہے چاشت (کی طرح آپ کے چہرۂ انور) کی (جس کی تابانی نے تاریک روحوں کو روشن کر دیاo) (اے حبیبِ مکرّم!) قسم ہے سیاہ رات کی (طرح آپ کی زلفِ عنبریں کی) جب وہ (آپ کے رُخِ زیبا یا شانوں پر) چھا جائےo) آپ کے رب نے (جب سے آپ کو منتخب فرمایا ہے) آپ کو نہیں چھوڑا اور نہ ہی (جب سے آپ کو محبوب بنایا ہے) ناراض ہوا ہےo‘‘ اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی﴾ اِسے دال کی تشدید سے پڑھیں یا تخفیف سے، دونوں صورتوں میں معنی ایک ہی ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس نے اِس کی تفسیر میں فرمایا: نہ اُس نے آپ ﷺ کو چھوڑا اور نہ ہی آپ سے ناراض ہوا ہے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٣/٨٦. عَنْ جُنْدُبٍ ﷺ يَقُوْلُ: أَبْطَأَ جِبْرِيْلُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ: قَدْ وُدِّعَ مُحَمَّدٌ فَأَنْزَلَ اللهُ ﷻ: ﴿وَالضُّحٰیo وَاللَّيْلِ إِذَا سَجٰیo مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰیo﴾ [الضحی، ٩٣: ١-٣].

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت جندب ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام کے آنے میں تاخیر ہوگئی، مشرکین کہنے لگے کہ محمد (ﷺ) کو چھوڑ دیا گیا تب اللہ تعالیٰ ﷻ نے یہ آیت نازل کی: (اے حبیب مکرم!) قسم ہے چاشت (کی طرح آپ کے چہرۂ انور) کی (جس کی تابانی نے تاریک روحوں کو روشن کر دیاo) (اے حبیبِ مکرّم!) قسم ہے سیاہ رات کی (طرح آپ کی زلفِ عنبریں کی) جب وہ (آپ کے رُخِ زیبا یا شانوں پر) چھا جائےo آپ کے رب نے (جب سے آپ کو منتخب فرمایا ہے) آپ کو نہیں چھوڑا اور نہ ہی (جب سے آپ کو محبوب بنایا ہے) ناراض ہوا ہےo۔‘‘

اِس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ

٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب ما لقي النبي ﷺ من أذى المشركين والمنافقين، ٣/١٤٢١، الرقم: (١١٤) ١٧٩٧، والترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة والضحى، ٥/٤٤٢، الرقم: ٣٣٤٥، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٤/٤٧٥، الرقم: ٢٥٣٣، وأبو عوانة في المسند، ٤/٣٤٢، الرقم: ٦٩٠٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/١٧٣، الرقم: ١٧١٢، والحميدي في المسند، ٢/٣٤٢، الرقم: ٧٧٧، والعسقلاني في فتح الباري، ٨/٣، الرقم: ١٠٧٢، والسيوطي في الدر المنثور، ٨/٥٤٠۔

حدیث حسن صحیح ہے۔

٤/٨٧. عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: لَمَّا قَدِمَ كَعْبُ بْنُ الْأَشْرَفِ مَكَّةَ قَالَتْ لَهُ قُرَيْشٌ: أَنْتَ خَيْرُ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَسَيِّدُهُمْ قَالَ: نَعَمْ قَالُوْا: أَلَا تَرَى إِلٰى هٰذَا الْمُنْبَتِرِ مِنْ قَوْمِهٖ يَزْعَمُ أَنَّهٗ خَيْرٌ مِنَّا وَنَحْنُ يَعْنِي أَهْلَ الْحَجِيْجِ وَأَهْلِ السَّدَانَةِ. قَالَ أَنْتُمْ خَيْرٌ مِنْهُ فَنَزَلَتْ: ﴿اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ﴾ [الكوثر، ١٠٨:٣]، وَنَزَلَتْ ﴿اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ﴾ إِلٰى قَوْلِهٖ: ﴿ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا﴾ [النساء، ٤:٥١].

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالنُّمَيْرِيُّ. وَقَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ: هٰكَذَا رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَهُوَ إِسْنَادٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عکرمہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: جب کعب بن اشرف مکہ آیا تو قریش نے اُس سے کہا: تو مدینہ کا سب سے بہتر انسان اور اہلِ مدینہ کا سردار ہے؟ اُس نے کہا: ہاں، اُنہوں نے کہا: کیا تو اُس شخص کونہیں دیکھتا جو اپنی قوم سے کٹا ہوا ہے، اور گمان کرتا ہے کہ وہ ہم سے بہتر ہے جبکہ ہم حاجیوں والے اور خانہ کعبہ کی تولیت والے ہیں۔ اُس نے کہا: تم اُس سے بہتر ہو۔

٤: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، باب قوله تعالى: إن شانئك هو الأبتر، ٦/٥٢٤، الرقم: ١١٧٠٧، والنميري في أخبار المدينة، ١/٢٥٠، الرقم: ٨١٥، والطبري في جامع البيان، ٥/١٣٣، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٥١٤، وأيضًا، ٤/٥٦٠۔

اِس پر یہ آیت نازل ہوئی: ''بے شک آپ کا دشمن ہی بے نسل اور بے نام و نشاں ہوگا'' اور یہ آیت نازل ہوئی: ''کیا آپ نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں (آسمانی) کتاب کا حصہ دیا گیا ہے (پھر بھی) وہ بتوں اور شیطان پر ایمان رکھتے ہیں'' اللہ تعالیٰ کے اِس فرمان تک: ''تو اُس کے لیے ہرگز کوئی مددگار نہ پائے گا''۔''

اِسے امام نسائی اور نمیری نے روایت کیا ہے۔ علامہ ابن کثیر نے کہا: امام بزار نے بھی اِسی طرح روایت کیا ہے اور اِس کی اِسناد صحیح ہے۔

۸۸/۵. عَنْ عِكْرِمَةَ ﷺ قَالَ: لَمَّا أُوْحِيَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ قُرَيْشٌ: بُتِرَ مُحَمَّدٌ فَنَزَلَتْ: ﴿إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ﴾ [الكوثر، ۱۰۸:۳]، الَّذِي رَمَاكَ بِهِ هُوَ الْأَبْتَرُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت عکرمہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف (کچھ عرصہ) وحی نازل نہ کی گئی تو قریش نے کہا: محمد مصطفیٰ (العیاذ باللہ) بے نام ہو گئے تو یہ آیت اُتری: ''بے شک آپ کا دشمن ہی بے نسل اور بے نام و نشاں ہوگا۔'' بے شک آپ کو طعنہ دینے والا ہی نسل بریدہ اور بے نام ونشان ہے۔''

اِسے امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۵: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٣٢٦/٦، الرقم: ٣١٧٩٦، والطبري في جامع البيان، ٣٣٠/٣٠، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٥٦٠/٤، وابن عدي في الكامل، ٨٥/٧، الرقم: ٢٠٠٩، والذهبي في ميزان الاعتدال، ١١٧/٧، والسيوطي في الدر المنثور، ٦٥٢/٨۔

بَابٌ فِي أَسْمَاءِ النَّبِيِّ ﷺ الْمُبَارَكَةِ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے اَسماءِ مبارکہ کا تذکرہ﴾

١/٨٩. عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لِي خَمْسَةُ أَسْمَاءٍ: أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللهُ بِيَ الْكُفْرَ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِي وَأَنَا الْعَاقِبُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت جبیر بن مطعم رضی الله عنه روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے پانچ نام ہیں میں محمد اور اَحمد ہوں اور میں ماحی (یعنی مٹانے والا) ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعے سے کفر کو محو کر دے گا اور میں حاشر ہوں۔ سب لوگ میری پیروی

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب ما جاء في أسماء رسول الله ﷺ، ٣/١٢٩٩، الرقم: ٣٣٣٩، وأيضًا في كتاب التفسير، باب تفسير سورة الصف، ٤/١٨٥٨، الرقم: ٤٦١٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب في أسمائه ﷺ، ٤/٨٢٨، الرقم: ٢٣٥٤، والترمذي في السنن، كتاب الأدب، باب ما جاء في أسماء النبي ﷺ، ٥/١٣٥، الرقم: ٢٨٤٠، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٤٨٩، الرقم: ١١٥٩٠، ومالك في الموطأ، كتاب أسماء النبي ﷺ، باب أسماء النبي ﷺ، ٢/١٠٠٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٨٠، ٨٤، والدارمي في السنن، ٢/٤٠٩، الرقم: ٢٧٧٥،—

میں ہی (روزِ حشر) جمع کیے جائیں گے اور میں عاقب (یعنی سب سے آخر میں آنے والا نبی) ہوں۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢/٩٠. عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُسَمِّي لَنَا نَفْسَهُ أَسْمَاءً. فَقَالَ: أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَحْمَدُ، وَالْمُقَفِّي، وَالْحَاشِرُ، وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ، وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمارے لیے اپنے کئی اسماءِ گرامی بیان فرمائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں محمد ہوں اور میں اَحمد ہوں اور مقفّی (یعنی بعد میں آنے والا) اور حاشر (جس کی پیروی میں روزِ حشر سب لوگ جمع کیے جائیں گے) اور نبی التوبہ (اللہ تعالیٰ کی طرف ہمہ وقت رجوع کرنے والا) اور نبی الرحمہ (رحمتیں بانٹنے والا نبی) ہوں۔''

اِس حدیث کو امام مسلم، اَحمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

.... وابن حبان في الصحيح، ٢١٩/١٤، الرقم: ٦٣١٣، وأبو يعلى في المسند، ٣٨٨/١٣، الرقم: ٧٣٩٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ٤٤/٤، الرقم: ٣٥٧٠، وأيضًا في المعجم الكبير، ١٢٠/٢، الرقم: ١٥٢٠-١٥٢٩، والبيهقي في شعب الإيمان، ١٤٠/٢، الرقم: ١٣٩٧.

٢: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب في أسمائه ﷺ، ١٨٢٨/٤، الرقم: ٢٣٥٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٩٥/٤، ٤٠٤، ٤٠٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣١١/٦، الرقم: ٣١٦٩٢-٣١٦٩٣، والحاكم في المستدرك، ٦٥٩/٢، الرقم: ٤١٨٥-٤١٨٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣٢٧/٤، الرقم: ٤٣٣٨، ٤٤١٧، وابن الجعد في المسند، ٤٧٩/١، الرقم: ٣٣٢٢.

٣/٩١. عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضي الله عنهما عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ لِي أَسْمَاءً: أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللهُ بِيَ الْكُفْرَ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمَيَّ، وَأَنَا الْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ أَحَدٌ، وَقَدْ سَمَّاهُ اللهُ رَءُوْفًا رَحِيْمًا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت جبیر بن مطعم ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے کئی اَسماء ہیں: میں محمد ہوں، میں اَحمد ہوں، میں ماحی ہوں کیوں کہ میری وجہ سے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹا دے گا اور میں حاشر ہوں، لوگوں کا حشر میرے قدموں میں ہو گا، اور میں عاقب ہوں، اور عاقب اسے کہتے ہیں کہ جس کے بعد کوئی اور نبی نہ ہو، اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کا اسمِ گرامی رؤف و رحیم رکھا ہے۔''

اِس حدیث کو امام مسلم، ابن حبان، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٤/٩٢. عَنْ مُعَاوِيَةَ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: مَن يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ، وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللهُ يُعْطِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب في أسمائه ﷺ، ٤/١٨٢٨، الرقم: ٢٣٥٤، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٢١٩، الرقم: ٦٣١٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/١٢١، الرقم: ١٥٢٥، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٤١، الرقم: ١٣٩٨، وأيضًا في دلائل النبوة، ١/١٥٤، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/١٣۔

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب العلم، باب من يرد الله به خيرا يفقّهه في الدين، ١/٣٩، الرقم: ٧١، وأيضًا في كتاب فرض الخمس، باب قول الله تعالى: فإن لله خمسه وللرسول ﷺ، ٣/١١٣٤، —

''حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا فرما دیتا ہے، اور بے شک میں ہی قاسم (یعنی تقسیم کرنے والا) ہوں جبکہ (مجھے) اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٩٣/٥. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُـلَامٌ. فَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا فَقَالَ لَهُ قَوْمُهُ: لَا نَدَعُکَ تُسَمِّي بِاسْمِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَانْطَلَقَ بِابْنِهِ حَامِلَهُ عَلٰی ظَهْرِهِ فَأَتٰی بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ،

.... الرقم: ٢٩٤٨، وأيضًا في كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة، باب قول النبي ﷺ: لا تزال طائفة من أمتي ظاهرين على الحق وهم أهل العلم، ٦/٢٦٦٧، الرقم: ٦٨٨٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب النهي عن المسألة، ٢/٧١٨، الرقم: ١٠٣٧، والترمذي عن ابن عباس في السنن، كتاب العلم، باب إذا أراد الله بعبد خيرًا فقّهه في الدين، ٥/٢٨، الرقم: ٢٦٤٥، وابن ماجه عن معاوية وأبي هريرة رضى الله عنهما في السنن، المقدمة، باب فضل العلماء والحث على طلب العلم، ١/٨٠، الرقم: ٢٢٠ـ٢٢١، والنسائي في السنن الكبرى، ٣/٤٢٥، الرقم: ٥٨٣٩، ومالك في الموطأ، ٢/٩٠٠، الرقم: ١٥٩٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٢٣٤، الرقم: ٧٩٣، والدارمي في السنن، ١/٨٥، الرقم: ٢٢٤ـ٢٢ـ

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فرض الخمس، باب قول الله تعالى: فأن لله خمسه وللرسول ﷺ، ٣/١١٣٣، الرقم: ٢٩٤٦ـ٢٩٤٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الآداب، باب النهي عن التكني بأبي القاسم وبيان ما يستحب من الأسماء، ٣/١٦٨٢، —

وُلِدَ لِي غُلَامٌ. فَسَمَّيْتُهُ مُحَمَّدًا. فَقَالَ لِي قَوْمِي: لَا نَدَعُکَ تُسَمِّي بِاسْمِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَکْتَنُوْا بِکُنْيَتِي. فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ أَقْسِمُ بَيْنَکُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

وفي رواية لهما: فَإِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَکُمْ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم میں سے ایک شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہوا، اس نے اس کا نام محمد رکھا، اس شخص سے اس کی قوم نے کہا: تم نے اپنے بیٹے کا نام رسول اللہ ﷺ کے نام پر رکھا ہے ہم تمہیں یہ نام نہیں رکھنے دیں گے۔ وہ شخص اپنے بچے کو اپنی پشت پر اٹھا کر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا میں نے اس کا نام محمد رکھا۔ میری قوم نے کہا: ہم تمہیں رسول اللہ ﷺ کا نام نہیں رکھنے دیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا نام رکھو اور میری کنیت (ابو القاسم) نہ رکھو، میں ہی ’’**قاسم**‘‘ (تقسیم کرنے والا) ہوں اور میں ہی تم میں تقسیم کرتا ہوں۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ مسلم کے ہیں۔

اور بخاری و مسلم کی ہی ایک روایت میں فرمایا: ’’میں ہی ’’**قاسم**‘‘ (تقسیم کرنے والا) بنا کر بھیجا گیا ہوں اور میں ہی تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔‘‘

.... الرقم: ٢١٣٣، وأبو داود في السنن، كتاب الآداب، باب في الرجل يتكنى بأبي القاسم، ٤/٢٩١، الرقم: ٤٩٦٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٠٣، الرقم: ١٤٢٨٨، وأبو يعلى في المسند، ٣/٤٢٤، الرقم: ١٩١٥، والحاكم في المستدرك، ٤/٣٠٨، الرقم: ٧٧٣٥، وقال: هذا حديث صحيح۔

٦/٩٤. عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّمَا أَنَا مُبَلِّغٌ، وَاللهُ يَهْدِي، وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللهُ يُعْطِي.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَأَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک میں ہی مبلّغ (اللہ تعالیٰ کے اَحکام بندوں تک پہنچانے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ ہدایت عطا فرماتا ہےاور بے شک میں ہی قاسم یعنی تقسیم کرنے والا ہوں اور (مجھے) اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے۔‘‘

اِس حدیث کو امام بخاری نے التاریخ الکبیر میں اور اَحمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے اوراس کی اسناد حسن ہے۔

٧/٩٥. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ ﷺ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

٨/٩٦. وفي رواية عنه: قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ نَبِيَّ التَّوْبَةِ ﷺ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

٦: أخرجه البخاري في التاريخ الكبير، ١٠/٧، الرقم: ٤٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٠١/٤، والطبراني في المعجم الكبير، ٣٨٩/١٩، الرقم: ٩١٤ـ٩١٥، وأيضًا في مسند الشاميين، ١١٦/٢، الرقم: ١٠٢٢، والديلمي في مسند الفردوس، ٤٢/١، الرقم: ١٠٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢٦٣/٨، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١٦٣/٢ـ

٧-٩: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الفتن، باب قول النبي ﷺ: هلاك أمتي على يدي أغيلمة سفهاء، ٢٥٨٩/٦، الرقم: ٦٦٤٩،—

٩/٩٧. وفي رواية عنه: قَالَ: حَفِظْتُ مِنْ حَبِيْبِي أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ...... الحديث. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالْخَطِيْبُ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے کہ میں نے (اپنے آقا) صادق و مصدوق ﷺ (سچے اور سچا قرار دیئے جانے والے) سے سنا۔''

اِس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

''ایک اور روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (یوں) روایت فرماتے ہیں کہ میں نے (اپنے آقا) ابو القاسم (حضور نبی اکرم ﷺ) اور نبی التوبہ (یعنی ہمہ وقت بارگاہِ الٰہی میں رجوع کرنے والے نبی ﷺ) سے سنا...... الحدیث۔''

اِس حدیث کو امام مسلم، ترمذی اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

''اور ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنے محبوب ابو القاسم ﷺ سے (اس حدیث کو) یاد رکھا ہے۔''

اِس حدیث کو امام بیہقی اور خطیب بغدادی نے روایت کیا ہے۔

.... ومسلم في الصحيح، كتاب الأيمان، باب التغليظ على من قذف مملوكه بالزنا، ٣/١٢٨٢، الرقم: ١٦٦٠، والترمذي في السنن، كتاب البر والصلة، باب النهي عن ضرب الخدم وشتمهم، ٤/٣٣٥، الرقم: ١٩٤٧، وأبو داود في السنن، كتاب الأدب، باب في حق المملوك، ٤/٣٤١، الرقم: ٥١٦٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤٣١، الرقم: ٩٥٦٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٤/٣٢٥، الرقم: ٧٣٥٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/١٠، وأيضًا في شعب الإيمان، ٢/١٤٥، ٣/١٢٢، الرقم: ٣٠٦٩، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٨/٦٧، الرقم: ٤١٤٠۔

٩٨/ ١٠. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَلَا تَعْجَبُوْنَ كَيْفَ يَصْرِفُ اللهُ عَنِّي شَتْمَ قُرَيْشٍ وَلَعْنَهُمْ يَشْتِمُوْنَ مُذَمَّمًا وَيَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا وَأَنَا مُحَمَّدٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں اس بات پر تعجب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے قریش کی گالیوں اور ان کی لعنت سے کس طرح بچایا ہوا ہے؟ وہ مذمم کو گالیاں دیتے اور مذمم پر لعنت بھیجتے ہیں جبکہ میں تو محمد ہوں۔'' اِس حدیث کو امام بخاری، اَحمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٩٩/ ١١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي، كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ

١٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب ما جاء في أسماء رسول الله ﷺ، ٣/ ١٢٩٩، الرقم: ٣٣٤٠، وأيضًا في التاريخ الصغير، ١/ ١١، الرقم: ٢٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٣٦٩، الرقم: ٨٨١١، وابن حبان في الصحيح، ١٤/ ٤٣١، الرقم: ٦٥٠٣، والحميدي في المسند، ٢/ ٤٨١، الرقم: ١١٣٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/ ٢٥٢، وأيضًا في شعب الإيمان، ٢/ ١٤٣، الرقم: ١٤٠٢، وأيضًا في دلائل النبوة، ١/ ١٥٢۔

١١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب خاتم النبيّين ﷺ، ٣/ ١٣٠٠، الرقم: ٣٣٤١۔٣٣٤٢، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب ذكر كونه ﷺ خاتم النبيّين، ٤/ ١٧٩١، الرقم: ٢٢٨٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٣٩٨، الرقم: ٩١٥٦، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/ ٤٣٦، الرقم: ١١٤٢٢، وابن حبان في الصحيح، ١٤/ ٣١٥، الرقم: ٦٤٠٥۔

لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِهٖ وَيَعْجَبُوْنَ لَهٗ وَيَقُوْلُوْنَ: هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ: فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری مثال اور گزشتہ انبیائے کرام کی مثال ایسی ہے، جیسے کسی نے ایک بہت خوبصورت مکان بنایا اور اسے خوب آراستہ کیا، لیکن ایک گوشہ میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ آ کر اس مکان کو دیکھنے لگے اور اس پر تعجب کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگے: یہاں اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سومیں وہی اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں (یعنی میں بابِ نبوت ہمیشہ کے لیے بند کر دینے والا ہوں)۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۰۰/۱۲. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ في رواية طويلة: يَقُوْلُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَلَا تَأْمَنُوْنِي وَأَنَا أَمِيْنُ مَنْ فِي السَّمَاءِ يَأْتِيْنِي خَبَرُ

۱۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب بعث علي بن أبي طالب وخالد بن الوليد رضي الله عنهما إلى اليمن قبل حجة الوداع، ۱۵۸۱/٤، الرقم: ٤۰۹٤، ومسلم في الصحيح، كتاب الزكاة، باب ذكر الخوارج وصفاتهم، ۷٤۲/۲، الرقم: ۱۰٦٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/۳، الرقم: ۱۱۰۲۱، وابن خزيمة في الصحيح، ۷۱/٤، الرقم: ۲۳۷۳، وابن حبان في الصحيح، ۲۰٥/۱، الرقم: ۲٥، وأبو يعلى في المسند، ۳۹۰/۲، الرقم: ۱۱٦۳، وأبو نعيم في المسند المستخرج، ۱۲۸/۳، الرقم: ۲۳۷٥، وأيضًا في حلية الأولياء، ۷۱/٥، والعسقلاني في فتح الباري، ٦۸/۸، الرقم: ٤۰۹٤، وابن القيم في الحاشية، ۱٦/۱۳، والسيوطي في الديباج، ۱٦۰/۳، الرقم: ۱۰٦٤، وابن تيمية في الصارم المسلول/۱۸۸، ۱۹۲۔

السَّمَاءِ صَبَاحًا وَمَسَاءً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم مجھے امانت دار شمار نہیں کرتے؟ حالانکہ آسمان والوں کے نزدیک تو میں أمین ہوں۔ اس آسمان کی خبریں تو صبح و شام میرے پاس آتی رہتی ہیں۔''

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٠١/١٣. عَنِ الْمُغِيْرَةِ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: قَامَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ فَقِيْلَ لَهُ: غَفَرَ اللهُ لَکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ قَالَ: أَفَلَا أَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ راتوں کو

١٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب تفسير القرآن، باب ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تأخر ويتم نعمته عليك، ٤/١٨٣٠، الرقم: ٤٥٥٦، وأيضًا في كتاب الرقاق، باب الصبر عن محارم الله، ٥/٢٣٧٥، الرقم: ٦١٠٦، ومسلم في الصحيح، كتاب صفة القيامة والجنة والنار، باب إكثار الأعمال والاجتهاد في العبادة، ٤/٢١٧١، الرقم: ٢٨١٩، والترمذي في السنن، كتاب الصلاة، باب ما جاء في الاجتهاد في الصلاة، ٢/٢٦٨، الرقم: ٤١٢، والنسائي في السنن، كتاب قيام الليل وتطوع النهار، باب الاختلاف على عائشة في إحياء الليل، ٣/٢١٩، الرقم: ١٦٤٤، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في طول القيام في الصلاة، ١/٤٥٦، الرقم: ١٤١٩-١٤٢٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/٢٥١-

اس درجہ قیام فرما ہوتے کہ آپ ﷺ کے پاؤں مبارک پر ورم آ جاتا۔ پس آپ ﷺ سے کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سبب آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرما دیئے۔ (تو اب اتنا قیام کیوں فرمایا جاتا ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں اپنے ربّ کا عبدا شکورا (شکرگزار بندہ) نہ بنوں۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۰۲/۱٤. عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: لَقِيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضي الله عنهما قُلْتُ: أَخْبِرْنِي عَنْ صِفَةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي التَّوْرَاةِ؟ قَالَ: أَجَلْ، وَاللهِ، إِنَّهُ لَمَوْصُوْفٌ فِي التَّوْرَاةِ بِبَعْضِ صِفَتِهِ فِي الْقُرْآنِ: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنٰـکَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا﴾ [الأحزاب، ٣٣: ٤٥]، وَحِرْزًا لِلْأُمِّيِّيْنَ أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُوْلِي سَمَّيْتُکَ الْمُتَوَکِّلَ لَيْسَ بِفَظٍّ، وَلَا غَلِيْظٍ، وَلَا سَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ، وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ،

١٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب البيوع، باب كراهية السخب في السوق، ٧٤٧/٢، الرقم: ٢٠١٨، وأيضًا في كتاب التفسير، باب إنا أرسلناك شاهدا ومبشرا ونذيرا، ١٨٣١/٤، الرقم: ٤٥٥٨، وأيضًا في الأدب المفرد/٩٥، الرقم: ٢٤٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٧٤/٢، الرقم: ٦٦٢٢، والدارمي في السنن، ١٦/١، الرقم: ٦، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٣٨٧/٥، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٣٦٠/١، ٣٦٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٤٥/٧، الرقم: ١٣٠٧٩، وأيضًا في شعب الإيمان، ١٤٧/٢، الرقم: ١٤١٠، وأيضًا في الاعتقاد، ٢٥٦/١، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٤٦٠/٩، الرقم: ٤٣٥، والطبري في جامع البيان، ٨٣/٩، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢٥٤/٢۔

وَلٰكِنْ يَعْفُوْ وَيَغْفِرُ وَلَنْ يَقْبِضَهُ اللهُ حَتّٰى يُقِيْمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِأَنْ يَقُوْلُوْا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَيَفْتَحُ بِهَا أَعْيُنًا عُمْيًا، وَآذَانًا صُمًّا، وَقُلُوْبًا غُلْفًا.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ.

''حضرت عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے ملا اور عرض گزار ہوا کہ مجھے حضور نبی اکرم ﷺ کی وہ تعریف بیان فرمائیں جو تورات میں بھی ہو۔ انہوں نے فرمایا: خدا کی قسم، تورات میں بھی آپ ﷺ کی بعض وہ صفات بیان ہوئی ہیں جو قرآن مجید میں بھی ہیں، یعنی ''اے نبیّ (مکرّم!) بے شک ہم نے آپ کو (حق اور خَلق کا) مشاہدہ کرنے والا اور (حُسنِ آخرت کی) خوشخبری دینے والا اور (عذابِ آخرت کا) ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہےo'' اور آپ ان پڑھوں کی جائے پناہ، اور میرے (محبوب) بندے اور رسول ہیں۔ میں نے آپ کا نام متوکل رکھا ہے کیونکہ آپ ترش رو، سنگ دل اور بازاروں میں شور مچانے والے نہیں ہیں اور برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے بلکہ معاف اور درگزر فرماتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ انہیں اپنے پاس نہیں بلائے گا یہاں تک کہ ان کے ذریعے ٹیڑھی ملت کو سیدھی کر دے اور وہ (سب) یہ کہنے لگیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ تعالیٰ اس (ہستی) کے ذریعے اندھی آنکھوں، بہرے کانوں اور قفل لگے ہوئے دلوں کو کھول دے گا۔''

اِس حدیث کو امام بخاری، اَحمد، دارمی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

١٠٣/١٥. عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ ﷺ قَالَا: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ صُبْحَ رَابِعَةٍ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ ...... فذكر الحديث...... قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: بَلَغَنِي

١٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الشركة، باب الاشتراك في الهدي والبدن، ٢/٨٨٥، الرقم: ٢٣٧١، والطبراني في المعجم ـــ

أَنَّ أَقْوَامًا يَقُوْلُوْنَ كَذَا وَكَذَا وَاللهِ، لَأَنَا أَبَرُّ وَأَتْقٰى ِللهِ مِنْهُمْ ......الحديث.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت جابر اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ۴ ذی الحجہ کی صبح کو (مکہ مکرمہ میں) تشریف آور ہوئے...... پھر آگے طویل حدیث بیان کی...... حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ بعض لوگ اس اس طرح کہتے ہیں۔ حالانکہ خدا کی قسم! میں اَبَر (یعنی سب سے زیادہ نیک) اور اَتقی للہ (یعنی سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں)...... الحدیث۔‘‘

اِسے امام بخاری، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١٠٤/١٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِيْنَارٍ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رضي الله عنهما يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ أَبِي طَالِبٍ:

...... الكبير، ١٢٤/٧، الرقم: ٦٥٧٣، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧٨/٦، الرقم: ١١٢٠٢، وابن حزم في المحلى، ١٠٨/٧، وأيضًا في حجة الوداع، ١٦٠/١، الرقم: ٧٢-٧٣.

١٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الاستسقاء، باب سؤال الناس الإمام الاستسقاء إذا قحطوا، ٣٤٢/١، الرقم: ٩٦٣، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في الدعاء في الاستسقاء، ٤٠٥/١، الرقم: ١٢٧٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٩٣/٢، الرقم: ٥٦٧٣، ٢٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣٥٢/٣، الرقم: ٦٢١٨-٦٢١٩، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٣٨٦/١٤، الرقم: ٧٧٠٠، والعسقلاني في تغليق التعليق، ٣٨٩/٢، الرقم: ١٠٠٩، وابن كثير في البداية والنهاية، ٤/٢، ٤٧١، والمزي في تحفة الأشراف، ٣٥٩/٥، الرقم: ٦٧٧٥.

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ
ثِمَالُ الْيَتَامٰى عِصْمَةٌ لِـلْأَرَامِلِ

وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنَا سَالِمٌ، عَنْ أَبِيْهِ: رُبَّمَا ذَكَرْتُ قَوْلَ الشَّاعِرِ، وَأَنَا أَنْظُرُ إِلٰى وَجْهِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَسْقِي، فَمَا يَنْزِلُ حَتّٰى يَجِيْشَ كُلُّ مِيْزَابٍ.

وَأَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ
ثِمَالُ الْيَتَامٰى عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ

وَهُوَ قَوْلُ أَبِي طَالِبٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ.

’’حضرت عبد اللہ بن دینار رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو حضرت ابو طالب کا یہ شعر پڑھتے ہوئے سنا:

’’وہ اَبْيَض (یعنی گورے مکھڑے والے آقا ﷺ) جن کے چہرۂ انور کے توسّل سے بارش مانگی جاتی ہے، (اور آپ ﷺ ہی) ثِمَالُ الْيَتَامٰى (یعنی یتیموں کے والی) اور عِصْمَةٌ لِلْأَرَامِلِ (یعنی بیواؤں کا سہارا) ہیں۔‘‘

حضرت عمر بن حمزہ کہتے ہیں کہ حضرت سالم (بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم) نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ کبھی میں شاعر کی اس بات کو یاد کرتا اور کبھی حضور نبی اکرم ﷺ کے چہرہ اقدس کو تکتا کہ اس (رُخِ زیبا) کے توسل سے بارش مانگی جاتی تو آپ ﷺ (منبر سے) اُترنے بھی نہ پاتے کہ سارے پرنالے بہنے لگتے۔ مذکورہ بالا شعر حضرت ابو طالب کا ہے۔‘‘ اِسے امام بخاری، ابن ماجہ اور اَحمد نے روایت کیا ہے۔

١٠٥/ ١٧. عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ رَحِيْمًا رَقِيْقًا ......الحديث. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالدَّارَ قُطْنِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت مالک بن حویرث رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ رحیم (یعنی نہایت رحمدل) اور رقیق (یعنی نہایت نرم دل) تھے۔...... الحدیث۔‘‘

اِسے امام مسلم، دارقطنی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٠٦/ ١٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، اُدْعُ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ: إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ لَعَّانًا وَإِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْأَدَبِ.

١٠٧/ ١٩. وفي رواية: إِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً وَلَمْ أُبْعَثْ عَذَابًا.

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں

١٧: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب من أحق بالإمامة، ١/ ٤٦٥، الرقم: ٦٧٤، والدار قطني في السنن، ١/ ٢٧٢، الرقم: ١، والطبراني في المعجم الكبير، ١٩/ ٢٨٨، الرقم: ٦٣٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/ ٣٨٥، الرقم: ١٦٧٨، وأيضا، ٢/ ١٧، الرقم: ٢١٠٢، وأيضًا، ٣/ ١٢٠، الرقم: ٥٠٧٦۔

١٨-١٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب البر والصلة والآداب، باب النهي عن لعن الدواب وغيرها، ٤/ ٢٠٠٦، الرقم: ٢٥٩٩، والبخاري في الأدب المفرد/ ١١٩، الرقم: ٣٢١، وأبو يعلى في المسند، ١١/ ٣٥، الرقم: ٦١٧٤، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ١/ ٤٠، الرقم: ٢،—

عرض کیا گیا: (یا رسول اللہ!) مشرکین کے خلاف دعا کیجیے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے لعنت کرنے والا بنا کر نہیں مبعوث کیا گیا، مجھے تو صرف سراپا رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور بخاری نے ’’الأدب المفرد‘‘ میں روایت کیا ہے۔

’’اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے (سراپا) رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے نہ کہ عذاب بنا کر۔‘‘

اسے امام ابو نعیم، بیہقی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۱۰۸/ ۲۰. عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّيْنَ، وَخَطِيْبَهُمْ، وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

--------- والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/ ١٤٤، الرقم: ١٤٠٣، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤/ ٩٢، والحسيني في البيان والتعريف، ١/ ٢٨٣، الرقم: ٧٥٤، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/ ٢٠٢۔

۲۰: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في فضل النبي ﷺ، ٥/ ٥٨٦، الرقم: ٣٦١٣، وابن ماجه في السنن، كتاب الزهد، باب ذكر الشفاعة، ٢/ ١٤٤٣، الرقم: ٤٣١٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/ ١٣٧، ١٣٨، الرقم: ٢١٢٨٣، ٢١٢٩٠، والحاكم في المستدرك، ١/ ١٤٣، الرقم: ٢٤٠، ٦٩٦٩، وعبد بن حميد في المسند، ١/ ٩٠، الرقم: ١٧١، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٣/ ٣٨٥، الرقم: ١١٧٩، والمزي في تهذيب الكمال، ٣/ ١١٨۔

’’حضرت اُبي بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن میں ہی اِمام النّبیین (یعنی انبیاءِ کرام علیہم السلام کا اِمام) اور خطیب اور (انبیاء کا بھی) شَفِیع (یعنی شفاعت کبریٰ کا آغاز کرنے والا) ہوں گا اور اس پر (مجھے) فخر نہیں۔‘‘

اِسے امام ترمذی، ابن ماجہ، اَحمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث صحیح الا سناد ہے۔

۲۱/۱۰۹. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَلَا وَأَنَا حَبِيْبُ اللهِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ، وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحَرِّكُ حِلَقَ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللهُ لِي فَيُدْخِلُنِيْهَا وَمَعِي فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَكْرَمُ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ وَلَا فَخْرَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سن لو! میں ہی حبیب اللہ (یعنی اللہ تعالیٰ کا حبیب) ہوں اور میں یہ فخریہ نہیں کہتا۔ میں حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ (یعنی قیامت کے دن حمد کا جھنڈا اٹھانے والا) ہوں اور میں یہ فخریہ نہیں کہتا۔ قیامت کے دن اوّل شافع (یعنی سب سے پہلا شفاعت کرنے والا) بھی میں ہی ہوں اور اوّل مشفع (یعنی سب سے پہلے جس کی شفاعت قبول کی جائے گی) میں ہی ہوں اور میں یہ فخریہ نہیں کہتا۔ سب سے پہلے جنت کا کنڈا کھٹکھٹانے والا بھی

۲۱: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في فضل النبي ﷺ، ٥/٥٨٧، الرقم: ٣٦١٦، والدارمي في السنن، باب ما أعطِيَ النَّبي ﷺ مِن الفضل، ١/٣٩، الرقم: ٤٧۔

میں ہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ میرے لیے ہی اسے کھولے گا اور مجھے اس میں داخل فرمائے گا۔ میرے ساتھ فقراء اور غریب مومن ہوں گے اور میں یہ فخریہ نہیں کہتا۔ میں ہی أکرم الأوّلین والآخرین (یعنی اولین و آخرین میں سب سے زیادہ عزت والا) ہوں لیکن میں یہ فخریہ نہیں کہتا۔'' اِسے امام ترمذی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

۱۱۰/۲۲. عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ ﷺ قَالَ: خَرَجَ أَبُوْ طَالِبٍ إِلَى الشَّامِ، وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي أَشْيَاخٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَلَمَّا أَشْرَفُوْا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطُوْا، فَحَلُّوْا رِحَالَهُمْ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ، وَكَانُوْا قَبْلَ ذَالِکَ يَمُرُّوْنَ بِهِ فَـلَا يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ وَلَا يَلْتَفِتُ، قَالَ: فَهُمْ يَحُلُّوْنَ رِحَالَهُمْ، فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ، حَتّٰى جَاءَ فَأَخَذَ بِيَدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: هٰذَا سَيِّدُ الْعَالَمِيْنَ، هٰذَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، يَبْعَثُهُ اللهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ.......الحديث.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت ابو موسیٰ اشعری ﷺ سے مروی ہے کہ حضرت ابو طالب روسائے قریش کے ہمراہ شام کے سفر پر روانہ ہوئے تو حضور نبی اکرم ﷺ بھی آپ کے ہمراہ

۲۲: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب ما جاء في نبوة النبي ﷺ، ۵/۵۹۰، الرقم: ۳۶۲۰، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۳۱۷، الرقم: ۳۱۷۳۳، ۳۶۵۴۱، وابن حبان في الثقات، ۱/۴۲، والأصبهاني في دلائل النبوة، ۱/۴۵، الرقم: ۱۹، والطبري في تاريخ الأمم والملوك، ۱/۵۱۹۔

تھے۔ جب راہب کے پاس پہنچ کر وہ سواریوں سے اترے اور انہوں نے اپنی سواریوں کے کجاوے کھول دیئے۔ تو راہب ان کی طرف آ نکلا حالانکہ (روسائے قریش) اس سے قبل بھی اس کے پاس سے گزرا کرتے تھے لیکن وہ نہ ان کے پاس آتا تھا اور نہ ہی ان کی طرف کوئی توجہ کرتا تھا۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ ابھی کجاوے کھول ہی رہے تھے کہ وہ راہب اُن کے درمیان سے چلتا گیا یہاں تک کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے قریب پہنچا اور آپ ﷺ کا دستِ اقدس پکڑ کر کہا: یہ سَيِّدُ الْعَالَمِيْن (یعنی تمام جہانوں کے سردار) اور رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ (یعنی ربّ العالمین کے رسول) ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں رَحْمَةٌ لِّلْعَالَمِيْنَ (یعنی تمام جہانوں کے لیے رحمت) بنا کر مبعوث فرمائے گا ......الحدیث۔''

اسے امام ترمذی، ابن ابی شیبہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

۲۳/۱۱۱. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا أَوَّلُهُمْ خُرُوْجًا، وَأَنَا قَائِدُهُمْ إِذَا وَفَدُوْا، وَأَنَا خَطِيْبُهُمْ إِذَا أَنْصَتُوْا، وَأَنَا مُشَفِّعُهُمْ إِذَا حُبِسُوْا، وَأَنَا مُبَشِّرُهُمْ إِذَا أَيِسُوْا، اَلْكَرَامَةُ وَالْمَفَاتِيْحُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِي، وَأَنَا أَكْرَمُ وَلَدِ آدَمَ عَلٰى رَبِّي، يَطُوْفُ عَلَيَّ أَلْفُ خَادِمٍ

۲۳: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في فضل النبي ﷺ، ٥/٥٨٥، الرقم: ٣٦١٠، والدارمي في السنن، باب ما أعطى النبي ﷺ من الفضل، ١/٣٩، الرقم: ٤٨، والخلال في السنة/٢٠٨، الرقم: ٢٣٥، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٤٧، الرقم: ١١٧، والقزويني في التدوين في أخبار قزوين، ١/٢٣٥، وابن الجوزي في صفة الصفوة، ١/١٨٢، والمناوي في فيض القدير، ٣/٤٠۔

كَأَنَّهُمْ بَيْضٌ مَكْنُوْنٌ أَوْ لُؤْلُؤٌ مَنْثُوْرٌ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالْخَلَّالُ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سب سے اوّل میں (اپنی قبر انور سے) نکلوں گا اور جب لوگ وفد بن کر جائیں گے تو میں ہی ان کا قائد ہوں گا اور جب وہ خاموش ہوں گے تو میں ہی ان کا خطیب ہوں گا۔ میں ہی ان کی شفاعت کرنے والا ہوں جب وہ روک دیئے جائیں گے، اور میں ہی انہیں خوشخبری دینے والا ہوں جب وہ مایوس ہو جائیں گے۔ بزرگی اور جنت کی چابیاں اس روز میرے ہاتھ میں ہوں گی۔ میں اپنے ربّ کے ہاں اولادِ آدم میں سب سے زیادہ مکرّم ہوں میرے اردگرد اس روز ہزار خادم پھریں گے گویا وہ گرد وغبار سے محفوظ سفید انڈے ہیں یا بکھرے ہوئے موتی ہیں۔‘‘

اِسے امام ترمذی، دارمی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ اور خلال نے روایت کیا ہے۔

١١٢/٢٤. عَنْ ثَوْبَانَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

٢٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الفتن، باب ما جاء لا تقوم الساعة حتى يخرج كذابون، ٤/٤٩٩، الرقم: ٢٢١٩، وأبو داود في السنن، كتاب الفتن والملاحم، باب ذكر الفتن ودلائلها، ٤/٩٧، الرقم: ٤٢٥٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٢٧٨، الرقم: ٢٢٤٤٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٣/١٦٩، الرقم: ٣٠٦٢، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٢/٢٨٩، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/٤٥٤، الرقم: ٨٧٢٤.

’’حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں خاتم النّبیین ہوں۔ (اور اچھی طرح سے جان لو کہ) میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔‘‘

اِسے امام ترمذی، ابو داود اور اَحمد نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۵/۱۱۳. **عَنْ سَلْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّمَا بَعَثَنِي رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ.** رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۲۶/۱۱٤. **وَأَحْمَدُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ وَلَفْظُهُ: قَالَ: إِنَّ اللهَ عزوجل بَعَثَنِي رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ، وَهُدًى لِّلْعَالَمِيْنَ.** وفي رواية: **وَهُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ.**

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ.

’’حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے ’’رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْن‘‘ یعنی تمام جہانوں کے لیے سراپا رحمت بنا کر بھیجا ہے۔‘‘ اِسے امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔

اور امام اَحمد نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا:

۲۵ـ۲٦: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب السنة، باب النهي عن سبّ أصحاب رسول الله ﷺ، ٤/ ۲۱۵، الرقم: ٤٦٥۹، وأحمد بن حنبل في المسند، ۵/۲۵۷، ۲٦۸، ٤۳۷، الرقم: ۲۲۲۷۲، ۲۲۳٦۱، ۲۳۷۵۷، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ۱/٤، الرقم: ۱، والطبراني في المعجم الكبير، ۸/۱۹٦، الرقم: ۷۸۰۳، والمنذري في الترغيب والترهيب، ۳/۱۸۱، الرقم: ۳۵۸۳، وابن رجب في جامع العلوم والحكم، ۱/ ٤۱۵، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۵/ ٦۹، والسيوطي في الدر المنثور، ۵/ ٦۸۸۔

’’آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے ’’رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ‘‘ یعنی تمام جہانوں کے لیے سراپا رحمت اور ’’هُدًى لِّلْعَالَمِيْنَ‘‘ یعنی تمام جہانوں کے لیے سراپا ہدایت بنا کر مبعوث فرمایا۔‘‘

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ‘‘ تمام پرہیزگاروں (یعنی انبیاءِ کرام اور اولیاء و صالحین کے لیے بھی ہدایت) بنا کر مبعوث فرمایا۔‘‘ اِسے امام ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

١١٥/٢٧. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا أُوْتِيْكُمْ مِنْ شَيْءٍ وَمَا أَمْنَعُكُمُوْهُ إِنْ أَنَا إِلَّا خَازِنٌ، أَضَعُ حَيْثُ أُمِرْتُ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں (اپنی خواہش نفس سے) تمہیں کوئی شے دیتا ہوں نہ اسے تم سے روکتا ہوں۔ میں ہی تو خازن (یعنی اللہ تعالیٰ کے تمام خزانوں کا خزانچی) ہوں۔ میں (ہر چیز کو وہیں) رکھتا ہوں جہاں مجھے (اسے رکھنے کا) حکم دیا گیا ہے۔‘‘ اِسے امام ابو داود اور احمد نے روایت کیا ہے۔

١١٦/٢٨. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا أَيُّهَا

٢٧: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الخراج والإمارة والفي، باب فيما يلزم الإمام من أمر الرعية والحجبة عنه، ٣/١٣٥، الرقم: ٢٩٤٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٣١٤، الرقم: ٨١٤٠، وابن راهويه في المسند، ١/٤٢٥، الرقم: ٤٨٦۔

٢٨: أخرجه الدارمي في السنن، ١/٢١، الرقم: ١٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٢٥، الرقم: ٣١٧٨٢، والحاكم في المستدرك،ـــ

النَّاسُ، إِنَّمَا أَنَا رَحْمَةٌ مُهْدَاةٌ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا فَقَدِ احْتَجَّا جَمِيْعًا بِمَالِكِ بْنِ سَعِيْرٍ وَالتَّفَرُّدُ مِنَ الثِّقَاتِ مَقْبُوْلٌ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! بے شک میں رَحْمَةٌ مُهْدَاةٌ (یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے) عطا کردہ رحمت ہوں۔‘‘

اسے امام دارمی، ابن ابی شیبہ اور حاکم نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے اور ان دونوں نے مالک بن سعیر سے بھی دلیل پکڑی ہے اور ثقہ راویوں کی جانب سے تفرد مقبول ہوتا ہے۔ اور امام ہیثمی نے بھی فرمایا: اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

١١٧/٢٩. عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا ضَرِيْرَ الْبَصَرِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: اُدْعُ اللهَ لِي أَنْ يُعَافِيَنِي. فَقَالَ: إِنْ شِئْتَ أَخَّرْتُ لَكَ وَهُوَ خَيْرٌ. وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ. فَقَالَ: اُدْعُهُ. فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ

.... ٩١/١، الرقم: ١٠٠، والقضاعي في مسند الشهاب، ١٨٩/٢-١٩٠، الرقم: ١١٦٠-١١٦١، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢٢٣/٣، الرقم: ٢٩٨١، وأيضًا في المعجم الصغير، ١٦٨/١، الرقم: ٢٦٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ١٤٣/٢-١٤٤، الرقم: ١٤٠٢-١٤٠٤، ١٤٤٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢٥٧/٨-

٢٩: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب الدعوات، باب في دعاء الضعيف، ٥٦٩/٥، الرقم: ٣٥٧٨، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في صلاة الحاجة، ٤٤١/١، الرقم: ١٣٨٥، —

وُضُوْءَهُ، وَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ. وَيَدْعُوَ بِهٰذَا الدُّعَاءِ: ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ، نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلٰى رَبِّي فِي حَاجَتِي هٰذِهٖ لِتُقْضٰى. اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ﴾.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجه وَاللَّفْظُ لَهُ وَأَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ أَبُوْ إِسْحَاقَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْأَلْبَانِيُّ: صَحِيْحٌ.

’’حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک نابینا شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے لیے صحت و عافیت (یعنی بینائی کے لوٹ آنے) کی دعا فرما دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو چاہے تو تیرے لیے دعا کو مؤخر کر دوں جو تیرے لیے بہتر ہے اور اگر تو چاہے تو تیرے لیے (ابھی) دعا کر دوں۔ اس نے عرض کیا: (آقا! ابھی) دعا فرما دیجیے۔ آپ ﷺ نے اس کو اچھی طرح وضو

.... وأحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٣٨، الرقم: ١٧٢٤٠ـ١٧٢٤٢، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/١٦٨، الرقم: ١٠٤٩٤، ١٠٤٩٥، وأيضًا في عمل اليوم والليلة/٤١٧، الرقم: ٦٥٨ـ٦٦٠، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/٢٢٥، الرقم: ١٢١٩، والحاكم في المستدرك، ١/٤٥٨،٧٠٠،٧٠٧، الرقم: ١١٨٠،١٩٠٩، ١٩٢٩، والبخاري في التاريخ الكبير، ٦/٢٠٩، الرقم: ٢١٩٢، وعبد بن حميد في المسند،١/١٤٧، الرقم: ٣٧٩، والطبراني في المعجم الصغير، ١/٣٠٦، الرقم: ٥٠٨، وأيضًا في المعجم الكبير، ٩/٣٠، الرقم: ٨٣١١، والمنذري في الترغيب و الترهيب،١/٢٧٢، الرقم: ١٠١٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢/٢٧٩ـ

کرنے اور دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم دیا اور فرمایا: یہ دعا کرنا ﴿اَللّٰهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُکَ، وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْکَ بِمُحَمَّدٍ، نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي قَدْ تَوَجَّهْتُ بِکَ إِلٰی رَبِّي فِي حَاجَتِي هٰذِهٖ لِتُقْضٰی. اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ﴾ ''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں نبي الرّحمة (نبی رحمت) محمد مصطفیٰ ﷺ کے وسیلہ سے، یا محمد! میں آپ کے وسیلہ سے اپنے ربّ کی بارگاہ میں اپنی یہ حاجت پیش کرتا ہوں تاکہ پوری ہو جائے۔ اے اللہ! میرے حق میں سرکارِ دو عالم ﷺ کی شفاعت قبول فرما۔''

اسے امام ترمذی، نسائی، ابن ماجہ نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ، اَحمد اور بخاری نے التاریخ الکبیر میں روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ امام ابو اسحاق نے بھی فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔ اور امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔ اور امام ہیثمی نے بھی فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے اور شیخ البانی نے بھی اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

۱۱۸/ ۳۰. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّمَا بُعِثْتُ فَاتِحًا، وَخَاتَمًا، وَأُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ وَفَوَاتِحَهٗ.

رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالْقَاضِي عِيَاضٌ.

۱۱۹/ ۳۱. وفي رواية: جَعَلَنِي فَاتِحًا خَاتَمًا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

۳۰۔۳۱: أخرجه عبد الرزاق في المصنف، ٦/ ١١٢، الرقم: ١٠١٦٣، والبيهقي في شعب الإيمان، ٤/ ٣٠٧، الرقم: ٥٢٠٢، والقاضي عياض في الشفا/ ٣٢٩، والمناوي في فيض القدير، ٢/ ٥٦٨، والطبري في جامع البيان، ١٥/ ٨، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٣/ ٢١، والمناوي في فيض القدير، ٢/ ٢٣٢۔

مجھے فاتح اور خاتم بنا کر مبعوث کیا گیا ہے اور مجھے جوامع الکلم اور فواتح الکلم عطا کی گئی ہے۔‘‘ اِسے امام عبد الرزاق، بیہقی اور قاضی عیاض نے روایت کیا ہے۔

’’اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے فاتح اور خاتم بنایا ہے۔‘‘

اسے اِمام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

۱۲۰/۳۲. عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِيْنَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَمُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَفِيْهِ صَالِحُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ خَبَّابٍ وَلَمْ أَعْرِفْهُ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ہی قائد المرسلین (یعنی تمام رسولوں کا قائد) ہوں اور یہ (کہ مجھے اس پر) فخر نہیں اور میں ہی خاتم النبیین (یعنی سب سے آخری نبی) ہوں اور (مجھے اس پر) کوئی فخر نہیں ہے۔ میں ہی سب پہلا شفاعت کرنے والا ہوں اور میں ہی وہ پہلا (شخص) ہوں جس کی شفاعت قبول کی جائے گی اور (مجھے اس پر) کوئی فخر نہیں ہے۔‘‘

اسے امام دارمی، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اس کی سند میں صالح بن عطاء بن خباب نامی راوی کو میں نہیں جانتا، بقیہ تمام رجال ثقات ہیں۔

۳۲: أخرجه الدارمي في السنن، باب ما أعطي النبي ﷺ من الفضل، ۱/۴۰، الرقم: ۴۹، والطبراني في المعجم الأوسط، ۱/۶۱، الرقم: ۱۷۰، والبيهقي في كتاب الاعتقاد/۱۹۲، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ۱۰/۲۲۳، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۸/۲۵۴، والمناوي في فيض القدير، ۳/۴۳۔

۱۲۱/۳۳. عَنْ أَنَسٍ ﷺ فِي رِوَايَةِ أُحُدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا شَاهِدٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

’’حضرت انس ﷺ سے اُحد کی روایت میں مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں آج کے دن (بھی) تمہارے اوپر شاھد (یعنی میں اپنے پورے زمانۂ نبوت میں تم پر گواہ) ہوں۔‘‘ اِسے امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

۱۲۲/۳۴. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: صِفَتِي: أَحْمَدُ الْمُتَوَكِّلُ، لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيْظٍ، يَجْزِي بِالْحَسَنَةِ وَلَا يُكَافِيءُ السَّيِّئَةَ. مَوْلِدُهُ بِمَكَّةَ وَمُهَاجِرُهُ طَيْبَةُ، وَأُمَّتُهُ الْحَمَّادُوْنَ، يَأْتَزِرُوْنَ عَلٰى أَنْصَافِهِمْ وَيُوَضِّؤُوْنَ أَطْرَافَهُمْ، أَنَاجِيْلُهُمْ فِي صُدُوْرِهِمْ، يَصِفُّوْنَ لِلصَّلَاةِ كَمَا يَصِفُّوْنَ لِلْقِتَالِ، قُرْبَانُهُمُ الَّذِي يَتَقَرَّبُوْنَ بِهٖ إِلَيَّ دِمَاؤُهُمْ، رُهْبَانٌ بِاللَّيْلِ لَيُوْثٌ بِالنَّهَارِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرا وصف یہ ہے کہ (میں) اَحمد ہوں اور المتوکِّل (یعنی اللہ پر توکل کرنے والا) ہوں نہ تندخو اور نہ ہی سخت دل ہوں، نیکی کا بدلہ دیتا ہوں اور برائی کا نہیں، (میں وہ ہوں کہ) جس کی جائے ولادت شہر مکہ اور جائے ہجرت مدینہ طیبہ ہے اور (وہ نبی ہوں) جس

۳۳: أخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب الجنائز، ۵۱۹/۱، الرقم: ۱۳۵۱۔

۳۴: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۸۹/۱۰، الرقم: ۱۰۰۴۶، والديلمي في مسند الفردوس، ۴۰۰/۲، الرقم: ۳۷۷۹، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲۷۱/۸۔

کے اُمتی (اللہ تعالیٰ کی) بے پناہ حمد کرنے والے ہیں، اور اپنے ٹخنوں کے اوپر تک تہبند باندھتے ہیں اور اپنی اطراف (ہاتھ، منہ، پاؤں) دھوتے ہیں (یعنی وضو کرتے ہیں) اور ان کی اناجیل (انجیل کی جمع ہے مراد یہاں قرآن اور سنت ہے) ان کے سینوں میں ہے (یعنی قرآن حفظ کرتے ہیں) اور نماز کے لیے ایسے ہی صف بندی کرتے ہیں جیسے جہاد کے لیے کرتے ہیں اور ان کے (خون میں) وہ قربانی (رچی بسی ہوتی) ہے جس کے ذریعے وہ قربِ الٰہی حاصل کرتے ہیں۔ اور وہ رات راہبوں کی طرح اور دن شیروں کی طرح بسر کرتے ہیں۔'' اِسے امام طبرانی اور دیلمی نے روایت کیا ہے۔

١٢٣/ ٣٥. عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ لِي عِنْدَ رَبِّي عَشْرَةَ أَسْمَاءٍ: أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَحْمَدُ، وَأَبُو الْقَاسِمِ، وَالْفَاتِحُ، وَالْخَاتِمُ، وَالْعَاقِبُ، وَالْحَاشِرُ، وَالْمَاحِي، وَطٰهٰ، وَيٰسٓ.

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَالْقُرْطُبِيُّ.

''حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں میرے دس نام ہیں: میں محمد، اَحمد، ابو القاسم، فاتح، خاتم، عاقب (یعنی تمام انبیاء کے بعد آنے والا)، حاشر (یعنی جمع کرنے والا)، ماحی (یعنی گناہوں کو مٹانے والا) اور طٰہٰ اور یٰسٓ ہوں۔'' اِسے امام ابو نعیم، ابن عساکر اور قرطبی نے بیان کیا ہے۔

٣٥: أخرجه أبو نعيم في دلائل النبوة، ١/ ٦١، الرقم: ٢٠، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/ ١٩، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١١/ ١٦٦، ١٥/ ٤، والسيوطي في الدر المنثور، ٥/ ٥٥١، وأيضًا في الخصائص الكبرى، ١/ ١٣٣، والشوكاني في فتح القدير، ٣/ ٣٦٠، وابن عدي في الكامل، ٣/ ٤٣٦، والزرقاني في شرحه، ٤/ ٥٦٠۔

١٢٤/٣٦. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ: رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي أُحْشِرَ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِي، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللهُ بِيَ الْكُفْرَ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كَانَ لِوَاءُ الْحَمْدِ مَعِي، وَكُنْتُ إِمَامَ الْمُرْسَلِيْنَ، وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهُ وُثِّقُوْا.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں اَحمد ہوں، میں محمد ہوں اور میں حاشر ہوں کہ سب لوگوں کو میری پیروی میں ہی (روزِ حشر) جمع کیا جائے گا، اور میں ماحی (یعنی مٹانے والا) ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعے کفر کو مٹائے گا، اور قیامت **لواء الحمد** (یعنی حمد کا جھنڈا) میرے پاس ہی ہو گا، اور میں اِمام المرسلین (یعنی جملہ رسولوں کا امام) اور صَاحِبُ شَفَاعَتِهِمْ (یعنی جملہ اَنبیاء اور ان کی جملہ اُمتوں کی) کی شفاعت کرنے والا ہوں گا۔‘‘

اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

١٢٥/٣٧. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَنَا أَحْمَدُ، وَمُحَمَّدٌ، وَالْحَاشِرُ، وَالْمُقَفِّي، وَالْخَاتِمُ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

٣٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٨٤/٢، الرقم: ١٧٥٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢٨٤/٨۔

٣٧: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٣٧٨/٢، الرقم: ٢٢٨٠، وأيضًا في المعجم الصغير، ١١٠/١، الرقم: ١٥٦، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٩/٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢٤٨/٨۔

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اَحمد، محمد، حاشر، مقفی اور خاتم ہوں۔‘‘

اِسے امام طبرانی اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

۱۲٦/۳۸. عَنْ عَبْدِ عَمْرِو بْنِ جِبِلَّةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ الْجُلَاحِ الْكَلْبِيِّ ﷺ قَالَ: أَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ، فَعَرَضَ عَلَيْنَا الإِسْلَامَ فَأَسْلَمْنَا، وَقَالَ: أَنَا النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ، الصَّادِقُ، الزَّكِيُّ، وَالْوَيْلُ كُلُّ الْوَيْلِ لِمَنْ كَذَّبَنِي وَتَوَلّٰى عَنِّي وَقَاتَلَنِي، وَالْخَيْرُ كُلُّ الْخَيْرِ لِمَنْ آوَانِي وَنَصَرَنِي وَآمَنَ بِي وَصَدَّقَ قَوْلِي وَجَاهَدَ مَعِي. قَالَا: فَنَحْنُ نُؤْمِنُ بِكَ وَنُصَدِّقُ قَوْلَكَ، فَأَسْلَمْنَا.

رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ.

’’حضرت عبد عمرو بن جبلہ بن وائل بن جلاح کلبی ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ہمیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دی، تو ہم نے اسلام قبول کر لیا اور حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نبی اُمّی، صادق اور زکی (یعنی پاک کرنے والا) ہوں اور مکمل بربادی ہے اس کے لیے جس نے مجھے جھٹلایا اور مجھ سے منہ پھیرا اور میرے ساتھ جنگ کی، اور بھلائی ہو اس کے لیے جس نے مجھے پناہ دی اور میری مدد کی اور مجھ پر ایمان لایا اور میرے قول کی تصدیق کی اور میرے ساتھ مل کر جہاد کیا۔ ان دونوں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) ہم آپ پر ایمان لاتے ہیں اور آپ کے قول کی تصدیق کرتے ہیں، پس ہم نے اسلام قبول کر لیا۔‘‘

اسے امام ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

۳۸: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ۱/۳۳٤، والعسقلاني في الإصابة، ٤/۳۷۷۔

۱۲۷/ ۳۹. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّيْنَ مِيْثَاقَهُمْ﴾ [الأحزاب، ۳۳:۷]، قَالَ: كُنْتُ أَوَّلَ النَّبِيِّيْنَ (وفي رواية: **أَوَّلَ النَّاسِ**) **فِي الْخَلْقِ، وَآخِرَهُمْ فِي الْبَعْثِ فَبَدَأَ بِي قَبْلَهُمْ.** رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ وَالدَّيْلَمِيُّ وَالذَّهَبِيُّ وَالْقُرْطُبِيُّ وَابْنُ كَثِيْرٍ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی الله عنہ، حضور نبی اکرم ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ''(اے حبیب! یاد کیجیے) جب ہم نے انبیاء سے ان (کی تبلیغِ رسالت) کا عہد لیا۔'' کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تخلیق میں أوّل النبیین یعنی (بطور تخلیق) سب سے پہلا نبی (اور ایک روایت کے مطابق: أوّل النّاس) (یعنی سب سے پہلا انسان) اور بعثت کے لحاظ سے آخر النبیین (یعنی سب سے آخری نبی) ہوں۔ سواُن سب (انبیاء) سے پہلے (نبوت) کی ابتدا مجھ سے کی گئی۔''

اسے امام ابن سعد، دیلمی، ذہبی، قرطبی اور ابن کثیر نے روایت کیا ہے۔

۳۹: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ۱/ ۱۴۹، والديلمي في مسند الفردوس، ۳/ ۲۸۲، الرقم: ۴۸۵۰، ۴/ ۴۱۱، الرقم: ۷۱۹۵، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ۱/ ۷، وقال: رواه ابن أبي حاتم وأبو نعيم، وأيضًا في الدر المنثور، ۶/ ۵۷۰، والذهبي في ميزان الاعتدال، ۳/ ۱۹۱، والبغوي في معالم التنزيل، ۳/ ۵۰۸، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ۱۰/ ۵۶، والمناوي في فيض القدير، ۵/ ۵۳، وابن كثير في البداية والنهاية، ۲/ ۳۰۷، وأيضًا في تفسير القرآن العظيم، ۳/ ۴۷۰، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ۷/ ۱۵۵، ۱۴/ ۱۲۷۔

١٢٨/ ٤٠. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِسْمِي فِي الْقُرْآنِ مُحَمَّدٌ، وَفِي الإِنْجِيْلِ أَحْمَدُ، وَفِي التَّوْرَاةِ أُحِيْدُ، وَإِنَّمَا سُمِّيْتُ أُحِيْدَ لِأَنِّي أُحِيْدُ عَنْ أُمَّتِي نَارَ جَهَنَّمَ، فَأَحِبُّوا الْعَرَبَ بِكُلِّ قُلُوْبِكُمْ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَالْقُرْطُبِيُّ وَالذَّهَبِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قرآن میں میرا نام محمد انجیل میں میرا نام اَحمد اور تورات میں میرا نام اُحید ہے۔ اور بے شک میرا نام اُحید اس لیے رکھا گیا کہ میں اپنی امت سے جہنم کی آگ (کے عذاب کو) ہٹاؤں گا۔ پس تم عربوں سے اپنے دلوں کی گہرائی سے محبت کیا کرو۔''

اِسے امام ابن عساکر، قرطبی اور ذہبی نے روایت کیا ہے۔

١٢٩/ ٤١. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: لَمَّا جَاءَ جِبْرِيْلُ بِالْبُرَاقِ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: فَكَأَنَّمَا صَرَّتْ أُذُنَيْهَا، فَقَالَ لَهَا جِبْرِيْلُ عليه السلام: مَهْ يَا بُرَاقُ، وَاللهِ، إِنْ رَكِبَكِ مِثْلُهُ، فَسَارَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ...... ثُمَّ لَقِيَهُ خَلْقٌ مِنَ

٤٠: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/ ٣٢، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٨/ ٨٤، والذهبي في ميزان الاعتدال، ١/ ٣٣٦، والعسقلاني في لسان الميزان، ١/ ٣٥٤، الرقم: ١٠٩٦، والنووي في تهذيب الأسماء، ١/ ٤٩، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١/ ١٣٣۔

٤١: أخرجه المقدسي في الأحاديث المختارة، ٦/ ٢٥٩، الرقم: ٢٢٧٧، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/ ٥٠٢، ١/ ٢٥٨، والطبري في جامع البيان، ١٥/ ٦، والسيوطي في الدر المنثور، ٥/ ١٨٩، وأيضًا في الخصائص الكبرى، ١/ ٢٥٨۔

الْخَلْقِ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا أَوَّلُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا آخِرُ، وَالسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا حَاشِرُ. فَقَالَ لَهُ جِبْرِيْلُ: أُرْدُدُ السَّلَامَ يَا مُحَمَّدُ، قَالَ: فَرَدَّ السَّلَامَ، ثُمَّ لَقِيَهُ الثَّانِي فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَقَالَةِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ لَقِيَهُ الثَّالِثُ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَقَالَةِ الْأُوْلَيَيْنِ حَتَّى انْتَهَى إِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ......الحديث.

رَوَاهُ الضِّيَاءُ الْمَقْدِسِيُّ وَابْنُ عَسَاكِرَ وَالطَّبَرِيُّ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب جبرائیل امین علیہ السلام براق لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس (براق) نے اپنے کان ہلائے، پس جبرائیل امین علیہ السلام نے اسے فرمایا: خاموش ہو جا اے براق! اللہ کی قسم! ان کی مثل کوئی تجھ پر سوار نہیں ہوا۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ سفر معراج پر چلے...... پھر آپ ﷺ کو (راستے میں) کچھ لوگ ملے اورعرض کیا: اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا أَوَّلُ (یعنی اے سب سے اوّل پیدا کیے جانے والے نبی آپ پر سلامتی ہو) اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا آخِرُ (یعنی اے سب سے آخر میں مبعوث کیے جانے والے نبی آپ پر سلامتی ہو) اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا حَاشِرُ (یعنی اے روزِ محشر سب کو جمع کرنے والے نبی آپ پر سلامتی ہو۔) تو جبرائیل امین علیہ السلام نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا محمد مصطفیٰ! ان کے سلام کا جواب دیجیے، راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ نے ان کے سلام کا جواب مرحمت فرمایا پھر کچھ اور لوگ آپ ﷺ سے ملے اور انہوں نے بھی پہلے لوگوں کی طرح آپ ﷺ کو سلام کیا۔ پھر کچھ اور لوگ ملے اور انہوں نے بھی پہلے دو گروہوں کی طرح آپ ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کیا یہاں تک کہ آپ ﷺ بیت المقدس پہنچ گئے...... الحدیث۔‘‘ اسے امام ضیاء مقدسی، ابن عساکر اور طبری نے روایت کیا ہے۔

١٣٠/٤٢. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَيِيًّا كَرِيْمًا يَسْتَحْيِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ حیّی (صاحبِ حیاء) اور کریم (اور بہت زیادہ معزز تھے) حیاء آپ ﷺ کا شیوہ تھا۔''

اسے امام اَحمد، حاکم اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

١٣١/٤٣. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ: إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَحْسِنُوا الصَّلَاةَ عَلَيْهِ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ لَعَلَّ ذَالِكَ

٤٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣١٣/٦، الرقم: ٢٦٧١١، وأبو يعلى في المسند، ٣٣٥/١٢ الرقم: ٦٩٠٧، والحاكم في المستدرك، ١٨/٤، الرقم: ٦٧٥٨، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٩٠/٨۔

٤٣: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب الصلاة على النبي ﷺ، ٢٩٣/١، الرقم: ٩٠٦، وعبد الرزاق في المصنف، ٢١٣/٢، الرقم: ٣١٠٩، وأبو يعلى في المسند، ١٧٥/٩، الرقم: ٥٢٦٧، والطبراني في المعجم الكبير، ١١٥/٨، الرقم: ٨٥٩٤، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢٠٨/٢، الرقم: ١٥٥٠، والشاشي في المسند، ٨٩/٢، الرقم: ٦١١، والمحاملي في الأمالي، ٢٨٧/١ـ٢٨٨، الرقم: ٢٩٤، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣٢٩/٢، الرقم: ٢٥٨٨۔

يُعْرَضُ عَلَيْهِ. قَالَ: فَقَالُوْا لَهُ: فَعَلِّمْنَا: قَالَ: قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتَکَ، وَرَحْمَتَکَ، وَبَرَکَاتِکَ، عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ، وَإِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ، وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ، مُحَمَّدٍ، عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ إِمَامِ الْخَيْرِ، وَقَائِدِ الْخَيْرِ، وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ، اَللّٰهُمَّ، ابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدًا يَغْبِطُهُ بِهِ الْأَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ ...... الحديث. رَوَاهُ ابْنُ مَاجه وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبُوْ يَعْلٰی.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجو تو نہایت احسن انداز سے بھیجو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ (تمہارا یہ نذرانہ درود) حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے، راوی بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا: تو آپ ہی ہمیں درود بھیجنا سکھائیے۔ انہوں نے فرمایا: (یوں) کہو: اے اللہ! تو اپنے درود، اپنی رحمت اور اپنی برکات کو سید المرسلین، إمام المتقین، خاتم النبیین، حضرت محمد مصطفیٰ (ﷺ) جو کہ تیرے کامل بندے اور تیرے برگزیدہ رسول ہیں، جو اور إمام الخير (یعنی بھلائی کے امام) قائد الخير (یعنی بھلائی کے قائد) اور رسولِ رحمت ہیں کے لیے خاص فرما۔ اے اللہ! تو آپ ﷺ کو اس مقامِ محمود پر فائز فرما جس پر اوّلین وآخرین رشک کرتے رہیں گے......الحدیث۔‘‘

اِسے امام ابن ماجہ، عبدالرزاق اور ابویعلی نے روایت کیا ہے۔

١٣٢/٤٤. عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ أَبُوْ طَالِبٍ إِذَا رَأَی رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ:

٤٤: أخرجه البخاري في التاريخ الصغير، ١/١٣، الرقم: ٣١، وابن حبان في الثقات، ١/٤٢، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ١/٤١، والبيهقي في دلائل النبوة، ١/١٦٠، وابن عبد البر في الاستيعاب، ٩/١٥٤،—

وَشَقَّ لَهُ مِنِ اسْمِهِ لِيُجِلَّهُ
فَذُو الْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَهٰذَا مُحَمَّدٌ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّغِيْرِ وَابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت علی بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو طالب جب حضور نبی اکرم ﷺ کو تکتے تو یہ شعر گنگناتے: ’’اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی تکریم کی خاطر آپ ﷺ کا نام اپنے نام سے نکالا ہے، پس عرش والا (اللہ تعالیٰ) محمود اور یہ (حبیب) محمد ﷺ ہیں۔‘‘

اسے امام بخاری نے التاریخ الصغیر میں، ابن حبان، ابو نعیم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١٣٣/٤٥. عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ دَخَلَ عَلٰی عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ فَقَالَ لَهُ: أَتُحْصِي أَسْمَاءَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ الَّتِي كَانَ

--------- والعسقلاني في الإصابة، ٧/٢٣٥، وأيضًا في فتح الباري، ٦/٥٥٥، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/٣٢-٣٣، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١/١٣٣، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/٥٢٦، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١/١٣٤، والزرقاني في شرحه على الموطأ، ٤/٥٥٧، والعظيم آبادي في عون المعبود، ٣/١٨٩۔

٤٥: أخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب الأدب، ٤/٣٠٤، الرقم: ٧٧١٨، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٤١، الرقم: ١٣٩٨، وأيضًا في دلائل النبوة، ١/١٥٦، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ١/١٠٥، والعسقلاني في فتح الباري، ٦/٥٥٧، والزرقاني في شرحه على الموطأ، ٤/٥٦٠، والمناوي في فيض القدير، ٣/٤٥۔

جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ يَعُدُّهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، هِيَ سِتٌّ: مُحَمَّدٌ، وَأَحْمَدُ، وَخَاتِمٌ، وَحَاشِرٌ، وَعَاقِبٌ، وَمَاحٍ، فَأَمَّا حَاشِرٌ فَيُبْعَثُ مَعَ السَّاعَةِ نَذِيْرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيِ عَذَابٍ شَدِيْدٍ، وَأَمَّا عَاقِبٌ فَإِنَّهُ عَقُبُ الْأَنْبِيَاءِ، وَأَمَّا مَاحٍ فَإِنَّ اللهَ مَاحٍ بِهِ سَيِّئَاتِ مَنِ اتَّبَعَهُ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ سَعْدٍ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت نافع بن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ عبد الملک بن مروان کے پاس آئے تو اس نے آپ سے کہا: کیا آپ حضور نبی اکرم ﷺ کے ان ناموں کا شمار کر سکتے ہیں جنہیں (آپ کے والد) حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ شمار کیا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: ہاں، وہ چھ نام ہیں: محمد، اَحمد، خاتم، حاشر، عاقب اور ماح، رہی بات حاشر کی تو (اس کا مطلب ہے کہ) آپ ﷺ کو قیامت کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہے (یعنی آپ ﷺ کے بعد کوئی اور نبی نہیں آئے گا) اور وہ تمہیں درد ناک عذاب سے ڈرانے والے ہیں اور رہی بات عاقب کی تو وہ اس لیے کہ آپ ﷺ جملہ انبیاءِ کرام کے بعد تشریف لائے اور رہی بات ماح کی تو وہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کے ذریعے آپ کے پیروکاروں کے گناہوں کو مٹا دے گا۔‘‘

اسے امام حاکم، بیہقی اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۳٤/٤٦. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: ﴿يٰسٓ﴾ [يس، ٣٦: ١]، قَالَ: مُحَمَّدٌ ﷺ.

٤٦: أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، ١/١٥٨، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٥/٣، والرازي في مفاتيح الغيب، ٢٦/٢٥٢، —

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالْقُرْطُبِيُّ وَالرَّازِيُّ وَالْبَغْوِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما محمد بن حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: یٰسٓ سے مراد محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔''

اِسے امام بیہقی، قرطبی، رازی اور بغوی نے روایت کیا ہے۔

١٣٥/٤٧. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُسَمَّى فِي الْكُتُبِ الْقَدِيْمَةِ: أَحْمَدُ، وَمُحَمَّدٌ، وَالْمَاحِي، وَالْمُقَفِّي، وَنَبِيُّ الْمَلَاحِمِ، وَحَمَطَايَا، وَفَارُ قَلِيْطَا وَمَاذِمَاذَ.

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ كَمَا قَالَ السُّيُوْطِيُّ.

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کو سابقہ کتب میں اَحمد، محمد، ماحی، مقفّی، نبی الملاحم، حمطایا، فارقلیط اور ماذماذ کا اسمِ گرامی عطا کیا گیا تھا۔''

امام سیوطی نے اسے بیان کیا اور فرمایا: اسے امام ابونعیم نے بھی روایت کیا ہے۔

١٣٦/٤٨. عَنْ كَعْبٍ رضي الله عنه قَالَ: فِي التَّوْرَاةِ مَكْتُوْبٌ: قَالَ اللهُ تَعَالٰى لِمُحَمَّدٍ ﷺ: عَبْدِي (سَمَّيْتُکَ) الْمُتَوَكِّلَ الْمُخْتَارَ.

.... والبغوي في معالم التنزيل، والشوكاني في فتح القدير، وأبو حيان الأندلسي في البحر المحيط، والسيوطي في الدر المنثور، ٧/٤١، وابن الجوزي في زاد المسير، وأبو الليث السمرقندي في بحر العلوم، ٣/١١٥۔

٤٧: أخرجه السيوطي في الخصائص الكبرى، ١/١٣٣، وقال: أخرجه أبو نعيم۔

٤٨: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٥/٣٨٧، والبيهقي في دلائل النبوة، ١/١٦٠، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٤/٣٦٠۔

رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تورات میں لکھا ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے فرمایا: اے میرے (کامل) بندے میں نے تیرا نام متوکل اور مختار رکھا ہے۔‘‘ اِسے امام ابو نعیم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۳۷/۴۹. عَنْ كَعْبٍ الْأَحْبَارِ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَي بُنَيَّ، فَكُلَّمَا ذَكَرْتَ اللهَ فَاذْكُرْ إِلٰى جَنْبِهِ اسْمَ مُحَمَّدٍ ﷺ، فَإِنِّي رَأَيْتُ اسْمَهٗ مَكْتُوْبًا عَلٰى سَاقِ الْعَرْشِ، وَأَنَا بَيْنَ الرُّوْحِ وَالطِّيْنِ، كَمَا أَنِّي طُفْتُ السَّمَاوَاتِ فَلَمْ أَرَ فِي السَّمَاوَاتِ مَوْضِعًا إِلَّا رَأَيْتُ اسْمَ مُحَمَّدٍ ﷺ مَكْتُوْبًا عَلَيْهِ، وَأَنَّ رَبِّي أَسْكَنَنِي الْجَنَّةَ، فَلَمْ أَرَ فِي الْجَنَّةِ قَصْرًا وَلَا غُرْفَةً إِلَّا اسْمَ مُحَمَّدٍ ﷺ مَكْتُوْبًا عَلَيْهِ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ اسْمَ مُحَمَّدٍ ﷺ مَكْتُوْبًا عَلٰى نُحُوْرِ الْعِيْنِ، وَعَلٰى وَرَقِ قَصَبِ آجَامِ الْجَنَّةِ، وَعَلٰى وَرَقِ شَجَرَةِ طُوْبٰى، وَعَلٰى وَرَقِ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى، وَعَلٰى أَطْرَافِ الْحُجُبِ، وَبَيْنَ أَعْيُنِ الْمَلَائِكَةِ، فَأَكْثِرْ ذِكْرَهٗ، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَذْكُرُهٗ فِي كُلِّ سَاعَاتِهَا.

رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَالسُّيُوْطِيُّ.

’’حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام نے (اپنے بیٹوں سے) فرمایا: اے میرے بیٹے، تو جب کبھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو اس کے ذکر کے ساتھ (اس کے حبیب) محمد مصطفی ﷺ کے نام کا بھی ذکر کیا کرو، پس بے شک میں نے

٤٩: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٢٣/٢٨١، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١/١٢۔

محمد مصطفیٰ ﷺ کا اسمِ گرامی عرش کے پایوں پر لکھا ہوا پایا، درآنحالیکہ میں روح اور مٹی کے درمیانی مرحلہ میں تھا، جیسا کہ میں نے تمام آسمانوں کا طواف کیا اور کوئی جگہ ان آسمانوں میں ایسی نہ پائی جس میں، میں نے اسم محمد ﷺ لکھا ہوا نہ دیکھا ہو، بے شک میں نے حور عین کے گلوں پر، جنت کے محلات کے بانسوں کے پتوں پر، طوبیٰ درخت کے پتوں پر، سدرۃ المنتھیٰ کے پتوں پر، دربانوں کی آنکھوں پر، اور فرشتوں کی آنکھوں کے درمیان اسم محمد ﷺ لکھا ہوا دیکھا، پس تم بھی کثرت سے ان کا ذکر کیا کرو، بے شک ملائکہ بھی ہر گھڑی ان کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔'' اِسے امام ابن عساکر اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔

١٣٨/٥٠. قال الإمام البيهقي: قال أبو زكريا: وَلِنَبِيِّنَا ﷺ، خَمْسَةُ أَسْمَاءٍ فِي الْقُرْآنِ: مُحَمَّدٌ، وَأَحْمَدُ، وَعَبْدُ اللهِ، وَطٰهٰ، وَيٰسٓ، قَالَ اللهُ ﷻ فِي ذِكْرِ مُحَمَّدٍ ﷺ: ﴿مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ﴾ [الفتح، ٤٨: ٢٩] وَقَالَ: ﴿وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ﴾ [الصف، ٦١:٦] وَقَالَ اللهُ ﷻ فِي ذِكْرِ عَبْدِ اللهِ: ﴿وَأَنَّهُ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللهِ﴾ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ لَيْلَةَ الْجِنِّ: ﴿يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا﴾ [الجن، ٧٢: ١٩]، وَإِنَّمَا كَانُوْا يَقْعُوْنَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ، كَمَا أَنَّ اللِّبَدَ يُتَّخَذُ مِنَ الصُّوْفِ، فَيُوْضَعُ بَعْضَهُ عَلٰى بَعْضٍ، فَيَصِيْرُ لِبَدًا، وَقَالَ اللهُ ﷻ: ﴿طٰهٰ مَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقٰى﴾ [طه، ٢٠: ١-٢] وَالْقُرْآنُ إِنَّمَا نَزَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، دُوْنَ غَيْرِهِ، وَقَالَ اللهُ ﷻ: ﴿يٰسٓ﴾ [يس، ٣٦: ١]، يَعْنِي

٥٠: أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، ١/١٥٩-١٦٠، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣/٢٠۔

يَا إِنْسَانُ، وَالْإِنْسَانُ هَاهُنَا: الْعَاقِلُ وَهُوَ مُحَمَّدٌ ﷺ. ﴿إِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ﴾ [يس، ٣٦: ٢].

قُلْتُ: وَزَادَ غَيْرُهُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ، فَقَالَ: سَمَّاهُ اللهُ تَعَالٰى: فِي الْقُرْآنِ: رَسُوْلًا، نَبِيًّا، أُمِّيًّا، وَسَمَّاهُ: شَاهِدًا، وَمُبَشِّرًا، وَنَذِيْرًا، وَدَاعِيًا إِلَى اللهِ بِإِذْنِهِ، وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا، وَسَمَّاهُ: رَءُوْفًا رَحِيْمًا، وَسَمَّاهُ: نَذِيْرًا مُّبِيْنًا، وَسَمَّاهُ: مُذَكِّرًا، وَجَعَلَهُ رَحْمَةً، وَنِعْمَةً، وَهَادِيًا، وَسَمَّاهُ: عَبْدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَسَلَّمَ كَثِيْرًا.

’’امام بیہقی رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں کہ امام ابو زکریا رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمارے نبی مکرم ﷺ کے قرآن پاک میں پانچ اَسمائے گرامی ہیں: محمد، اَحمد، عبد اللہ، طٰہٰ اور یٰسٓ‘‘۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ ﷺ کے ذکر میں فرمایا: ﴿مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ﴾ ’’محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔‘‘ اور فرمایا: ﴿وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ﴾ ’’اور اس رسولِ (معظم ﷺ کی (آمد آمد) کی بشارت سنانے والا ہوں جو میرے بعد تشریف لا رہے ہیں۔‘‘ جن کا نام (آسمان میں اس وقت) اَحمد (ﷺ) ہے اور اللہ تعالیٰ نے (ان کے) عبد اللہ ہونے کے ذکر میں فرمایا: ﴿وَأَنَّهُ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا﴾ یہاں عبد اللہ سے مراد حضور ﷺ ہیں جو جنّات والی رات اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے قیام فرما ہوئے۔’’اور یہ کہ جب اللہ کے بندے (محمد ﷺ) اس کی عبادت کرنے کھڑے ہوئے۔ تو وہ جنات ہجوم در ہجوم جمع ہو گئے (تاکہ آپ ﷺ کی قرات سن سکیں) اور ان (جنوں) میں سے بعض بعض پر یوں ٹوٹ پڑے جیسے نمدہ اُون سے بنایا جاتا ہے تو اُس اُون کا کچھ حصہ دوسرے کے اوپر رکھا جاتا ہے تو وہ نمدہ بن جاتا ہے۔‘‘ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿طٰهٰ مَا أَنْزَلْنَا عَلَيْکَ الْقُرْآنَ

لِتَشْقٰى﴾ ''طٰہ (حروف مقطعات)، (اے محبوب مکرم!) ہم نے آپ پر قرآن (اس لیے) نازل نہیں فرمایا کہ آپ مشقت میں پڑ جائیں۔'' اور قرآن صرف حضور نبی اکرم ﷺ پر نازل ہوا کسی اور پر نہیں (لہٰذا یہاں طٰهٰ سے مراد حضور ﷺ کی ذات اقدس ہی ہے) اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿یٰسٓ﴾ ''یعنی اے انسان (کامل)!'' اور انسان سے یہاں مراد ہے عاقل اور وہ حضور نبی اکرم ﷺ ہیں، (پھر فرمایا:) ﴿إِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ﴾ ''بے شک آپ رسولوں میں سے ہیں۔

(امام بیہقی مزید فرماتے ہیں کہ) میں کہتا ہوں کہ اس کے علاوہ اہلِ علم نے حضور نبی اکرم ﷺ کے پانچ ناموں کے علاوہ بھی کئی اَسماء مبارکہ بیان کیے ہیں اور انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں آپ ﷺ کو مندرجہ ذیل اَسماء عطا فرمائے: رسول، نبی، اُمّی اور آپ ﷺ کو شاھد، مبشّر، نذیر، داعی الی اللہ، (یعنی اللہ تعالیٰ کے اِذن سے اس کی طرف دعوت دینے والا)، سِرَاج منیر (یعنی روشن کرنے والے چراغ) کا نام بھی دیا ہے اور آپ ﷺ کو رءوف، رحیم، نذیر مبین (یعنی کھلا ڈر سنانے والا) اور مُذَکِّر (یعنی اللہ تعالیٰ کی یاد دلانے والے) کے اَسماء مبارکہ بھی عطا فرمائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو (تمام جہانوں کے لیے) رحمت، نعمت اور ہادی بنایا ہے اور عبدِ کامل کا نام دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ اور آپ ﷺ کی آل پر بہت زیادہ درود و سلام بھیجے۔''

١٣٩/٥١. قال الملا علي القاري في ''شَرْحِ الْبُرْدَةِ'': أَنَّهُ إِذَا ذُكِرَ عَلٰى مَيِّتٍ حَقِيْقِيٍّ صَارَ حَيًّا حَاضِرًا، وَإِذَا ذُكِرَ عَلٰى كَافِرٍ وَغَافِلٍ جَعَلَ مُؤْمِنًا وَهَوَّلَ ذَاكِرًا لٰكِنَ اللهَ تَعَالٰى سَتَرَ جَمَالَ هٰذَا الدُّرِّ الْمَكْنُوْنِ وَكَمَالَ هٰذَا الْجَوْهَرِ الْمَصُوْنِ لِحِكْمَةٍ بَالِغَةٍ

٥١: ذكره الملا علي القاري في الزبدة في شرح البردة/٦٠۔

وَنُكْتَةٍ سَابِقَةٍ وَلَعَلَّهَا لِيَكُوْنَ الْإِيْمَانُ غَيْبِيًّا وَالْأُمُوْرُ تَكْلِيْفِيًّا لَا لِشُهُوْدٍ عَيْنِيًّا وَالْعِيَانُ بَدِيْهِيًّا أَوْ لِـئَـلَّا يَصِيْرَ مَزْلَقَةً لِأَقْدَامِ الْعَوَامِ وَمَزِلَّةً لِتُضِرَّ الْجَمَالَ بِمَعْرِفَةِ الْمَلِکِ الْعَـلَّامِ.

’’ملا علی قاری رحمہ اللہ ’قصیدہ بُردہ شریف‘ کی شرح میں لکھتے ہیں: اگر خدائے رحیم و کریم حضور ﷺ کے اسمِ مبارک کی حقیقی برکات کو آج بھی ظاہر کر دے تو اُس کی برکت سے مُردہ زندہ ہو جائے، کافر کے کفر کی تاریکیاں دُور ہو جائیں اور غافل دل ذکرِ الٰہی میں مصروف ہو جائے لیکن ربِّ کائنات نے اپنی حکمتِ کاملہ سے حضور ﷺ کے اِس اَنمول جوہر کے جمال پر پردہ ڈال دیا ہے، شاید ربِّ کائنات کی یہ حکمت ہے کہ معاملات کے برعکس اِیمان بالغیب پردہ کی صورت میں ہی ممکن ہے اور مشاہدۂ حقیقت اُس کے منافی ہے۔ حضور ﷺ کے حسن و جمال کو مکمل طور پر اِس لیے بھی ظاہر نہیں کیا گیا کہ کہیں ناسمجھ لوگ غلوّ کا شکار ہو کر معرفتِ اِلٰہی سے ہی غافل نہ ہو جائیں۔‘‘

بَابٌ فِي كَوْنِهِ مُتَصَرِّفًا فِي الْوُجُوْدِ بِإِذْنِ خَالِقِهِ ﷺ

﴿حضور ﷺ کا باذنِ اِلٰہی کائنات میں تصرّف فرمانا﴾

١٤٠/١. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً، فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ مَرَّتَيْنِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

١٤١/٢. وفي رواية: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضي الله عنه قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِلْقَتَيْنِ. فَسَتَرَ الْجَبَلُ فِلْقَةً وَكَانَتْ

١-٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب سؤال المشركين أن يريهم النبي ﷺ آية، فأراهم انشقاق القمر، ١٣٣٠/٣، الرقم: ٣٤٣٧-٣٤٣٩، وأيضًا في كتاب التفسير/القمر، باب وَانْشَقَّ الْقَمَرُ: وَإِنْ يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوْا، [٢،١]، ١٨٤٣/٤، الرقم: ٤٥٨٣-٤٥٨٧، ومسلم في الصحيح، كتاب صفات المنافقين وأحكامهم، باب انشقاق القمر، ٢١٥٨/٤-٢١٥٩، الرقم: ٢٨٠٠-٢٨٠١، والترمذي في السنن، كتاب تفسير، باب من سورة القمر، ٣٩٨/٥، الرقم: ٣٢٨٥-٣٢٨٩، والنسائي في السنن الكبرى، ٤٧٦/٦، الرقم: ١٥٥٢-١٥٥٣، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٧٧/١، الرقم: ٣٥٨٣، ٣٩٢٤، ٤٣٦٠، وابن حبان في الصحيح، ٤٢٠/٤، الرقم: ٦٤٩٥، والحاكم في المستدرك، ٥١٣/٢، الرقم: ٣٧٥٨-٣٧٦١، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، والبزار في المسند، ٢٠٢/٥، الرقم: ١٨٠١-١٨٠٢، —

فِلْقَةٌ فَوْقَ الْجَبَلِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اہلِ مکہ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے معجزہ دکھانے کا مطالبہ کیا تو آپ ﷺ نے انہیں دو مرتبہ چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھائے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

’’اور ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا واقعہ حضور نبی اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں پیش آیا۔ ایک ٹکڑا پہاڑ میں چھپ گیا اور ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر تھا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! تو گواہ رہنا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

٣/١٤٢. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِإِنَاءٍ، وَهُوَ بِالزَّوْرَاءِ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ،

.... وأبو يعلى في المسند، ٥/٣٠٦، الرقم: ٢٩٢٩، والطبراني في المعجم الكبير، ٢/١٣٢، الرقم: ١٥٥٩-١٥٦١، والطيالسي في المسند، ١/٣٧، الرقم: ٢٨٠، والشاشي في المسند، ١/٤٠٢، الرقم: ٤٠٤.

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣٠٩-١٣١٠، الرقم: ٣٣٧٩-٣٣٨٠، ٥٣١٦، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب في معجزات النبي ﷺ، ٤/١٧٨٣، الرقم: ٢٢٧٩، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب (٦)، ٥/٥٩٦، الرقم: ٣٦٣١، ومالك في الموطأ، ١/٣٢، الرقم: ٦٢، والشافعي في المسند، ١/١٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٣٢، الرقم: ١٢٣٧٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣١٦، الرقم: ٣١٧٢٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/١٩٣، الرقم: ٨٧٨.

فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ. قَالَ قَتَادَةُ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: ثَلَاثَ مِائَةٍ، أَوْ زُهَاءَ ثَلَاثِ مِائَةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں پانی کا ایک برتن پیش کیا گیا اور آپ ﷺ زوراء کے مقام پر تھے۔ آپ ﷺ نے برتن کے اندر اپنا دستِ مبارک رکھ دیا تو آپ ﷺ کی مبارک انگلیوں کے درمیان سے پانی کے چشمے پھوٹ نکلے اور تمام لوگوں نے وضو کر لیا۔ حضرت قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ کتنے (لوگ) تھے؟ انہوں نے جواب دیا: تین سو یا تین سو کے لگ بھگ۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۱۴۳/۴. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ عِفْرِيْتًا مِنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ عَلَيَّ الْبَارِحَةَ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا لِيَقْطَعَ عَلَيَّ الصَّلَاةَ فَأَمْكَنَنِي اللهُ مِنْهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْبِطَهُ إِلٰى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى تُصْبِحُوْا وَتَنْظُرُوْا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ قَوْلَ أَخِي سُلَيْمَانَ: ﴿رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي﴾ [ص، ۳۸:۳۵]، قَالَ رَوْحٌ: فَرَدَّهُ خَاسِئًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۴۴/۵. وفي رواية لأحمد: قَالَ: رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَلَوْ أَخَذْتُهُ مَا انْفَلَتَ مِنِّي حَتّٰى يُنَاطَ إِلٰى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ يَنْظُرُ إِلَيْهِ وِلْدَانُ

۴-۵: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الصلاة، باب الأسير أو الغريم يربط في المسجد، ۱/۱۷۶، الرقم: ۴۴۹، وأيضًا في كتاب أحاديث الأنبياء، باب قول الله تعالى: ووهبنا لداود سليمان نعم العبد إنه أوّاب، ۳/۱۲۶۰، الرقم: ۳۲۴۱، وأيضًا في كتاب تفسير القرآن، ـــ

أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ.

وفي رواية: حَتّٰى يُطِيْفَ بِهِ وِلْدَانُ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: گزشتہ رات ایک سرکش جن اچانک میرے سامنے آ گیا یا ایسا ہی لفظ ارشاد فرمایا تاکہ میری نماز توڑ دے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر غلبہ عطا فرما دیا تو میں نے چاہا کہ اسے مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون سے باندھ دوں تاکہ صبح کے وقت تم سارے اسے دیکھتے لیکن مجھے اپنے بھائی حضرت سلیمان علیہ السلام کا قول یاد آ گیا ''کہ اے میرے پروردگار! مجھے بخش دے، اور مجھے ایسی حکومت عطا فرما کہ میرے بعد کسی کو میسّر نہ ہو۔'' حضرت روح کا بیان ہے کہ اسے ذلیل کر کے بھگا دیا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

''امام احمد بن حنبل کی روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں اسے پکڑ لیتا تو وہ مجھ سے بھاگ نہ سکتا یہاں تک کہ اسے مسجد کے ستونوں میں سے کسی ستون کے ساتھ باندھ دیا جاتا، اہلِ مدینہ کے بچے اسے دیکھتے۔''

''اور ایک روایت میں فرمایا: یہاں تک کہ اہلِ مدینہ کے بچے اس کے گرد چکر کاٹتے پھرتے۔''

.... باب قوله: وهب لي ملكا لا ينبغي لأحد من بعدي إنك أنت الوهّاب، ١٨٠٩/٤، الرقم: ٤٥٣٠، ومسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب جواز لعن الشيطان في أثناء الصلاة، ٣٨٤/١، الرقم: ٥٤١، والنسائي في السنن الكبرى، ٤٤٣/٦، الرقم: ١١٤٤٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٩٨/٢، الرقم: ٧٩٥٦، ١٠٤/٥، الرقم: ٢١٠٣٨، وابن حبان في الصحيح، ٣٢٨/١٤، الرقم: ٦٤١٩، والدار قطني في السنن، ٣٦٥/١، الرقم: ١٦۔

٦/١٤٥. عَنْ أَنَسٍ ﷺ قَالَ: أَصَابَ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ قَحْطٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَبَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ جُمُعَةٍ إِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَلَكَتِ الْكُرَاعُ هَلَكَتِ الشَّاءُ فَادْعُ اللهَ يَسْقِيْنَا فَمَدَّ يَدَيْهِ وَدَعَا قَالَ أَنَسٌ: وَإِنَّ السَّمَاءَ لَمِثْلُ الزُّجَاجَةِ فَهَاجَتْ رِيْحٌ أَنْشَأَتْ سَحَابًا ثُمَّ اجْتَمَعَ ثُمَّ أَرْسَلَتِ السَّمَاءُ عَزَالِيَهَا فَخَرَجْنَا نَخُوْضُ الْمَاءَ حَتّٰى أَتَيْنَا مَنَازِلَنَا فَلَمْ نَزَلْ نُمْطَرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى فَقَامَ إِلَيْهِ ذَالِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ فَادْعُ اللهَ يَحْبِسْهُ فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ: حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَنَظَرْتُ إِلَى السَّحَابِ تَصَدَّعَ حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ كَأَنَّهُ إِكْلِيْلٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس ﷺ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ مبارک میں ایک دفعہ اہل مدینہ (شدید) قحط سے دوچار ہوگئے۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ خطبہ جمعہ ارشاد

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣١٣، الرقم: ٣٣٨٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الاستسقاء، باب الدعاء في الاستسقاء، ٢/٦١٤، الرقم: ٨٩٧، وأبو داود في السنن، كتاب صلاة الاستسقاء، باب رفع اليدين في الاستسقاء، ١/٣٠٤، الرقم: ١١٧٤، والبخاري في الأدب المفرد/٢١٤، الرقم: ٦١٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٩٥، الرقم: ٢٦٠١، وأيضًا في الدعاء/٥٩٦-٥٩٧، الرقم: ٢١٧٩، وابن عبد البر في الاستذكار، ٢/٤٣٤، والحسيني في البيان والتعريف، ٢/٢٦، الرقم: ٩٥٧۔

فرما رہے تھے کہ ایک شخص نے کھڑے ہوکر عرض کیا: یا رسول اللہ! گھوڑے ہلاک ہوگئے، بکریاں مرگئیں، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ ہمیں پانی مرحمت فرمائے۔ آپ ﷺ نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس وقت آسمان شیشے کی طرح صاف تھا لیکن ہوا چلنے لگی، بادل گھر کر جمع ہوگئے اور آسمان نے ایسا اپنا منہ کھولا کہ ہم برستی ہوئی بارش میں اپنے گھروں کو گئے اور متواتر اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پھر (آئندہ جمعہ) وہی شخص یا کوئی دوسرا آدمی کھڑا ہوکر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! گھر تباہ ہو رہے ہیں، لہٰذا اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ اب اس (بارش) کو روک لے۔ تو آپ ﷺ (اس شخص کی بات سن کر) مسکرا پڑے اور (اپنے سرِ اقدس کے اوپر بارش کی طرف انگلی مبارک سے اشارہ کرتے ہوئے) فرمایا: ''ہمیں چھوڑ کر ہمارے گردا گرد برسو۔'' تو ہم نے دیکھا کہ اسی وقت بادل مدینہ منورہ کے اوپر سے ہٹ کر یوں چاروں طرف چھٹ گئے گویا وہ تاج ہیں (یعنی تاج کی طرح دائرہ کی شکل میں پھیل گئے)۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٤٦/٧. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَبَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ

٧: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجمعة، باب الاستسقاء في الخطبة يوم الجمعة، ١/٣١٥، الرقم: ٨٩١، وأيضًا في باب من تمطر في المطر حتى يتحادر على لحيته، ١/٣٤٩، الرقم: ٩٨٦، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة الاستسقاء، باب، الدعاء في الاستسقاء، ٢/٦١٤، الرقم: ٨٩٧، والنسائي في السنن، كتاب الاستسقاء، باب رفع الإمام يديه عند مسألة إمساك المطر، ٣/١٦٦، الرقم: ١٥٢٨، وابن الجارود في المنتقى، ١/٧٥، الرقم: ٢٥٦، والطبراني في الدعاء، ١/٢٩٧، الرقم: ٩٥٧۔

وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا وَضَعَهَا حَتّٰى ثَارَ السَّحَابُ أَمْثَالَ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهِ حَتّٰى رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلٰى لِحْيَتِهِ ﷺ فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذَالِکَ وَمِنَ الْغَدِ وَبَعْدَ الْغَدِ وَالَّذِي يَلِيْهِ حَتّٰى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى وَقَامَ ذَالِکَ الْأَعْرَابِيُّ أَوْ قَالَ: غَيْرُهُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَمَا يُشِيْرُ بِيَدِهِ إِلٰى نَاحِيَةٍ مِنَ السَّحَابِ إِلَّا انْفَرَجَتْ وَصَارَتِ الْمَدِيْنَةُ مِثْلَ الْجَوْبَةِ وَسَالَ الْوَادِي قَنَاةُ شَهْرًا وَلَمْ يَجِيءُ أَحَدٌ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں لوگ قحط سالی میں مبتلا ہو گئے۔ ایک مرتبہ جب حضور نبی اکرم ﷺ جمعہ کے روز خطبہ دے رہے تھے تو ایک اعرابی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! مال ہلاک ہو گیا اور بچے بھوکے مر گئے، اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کیجیے۔ آپ ﷺ نے ہاتھ اٹھائے۔ ہم نے اس وقت آسمان میں بادل کا کوئی ٹکڑا تک نہیں دیکھا تھا پھر قسم اس کی ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے! آپ ﷺ نے ہاتھ اٹھائے ہی تھے کہ پہاڑوں جیسے بادل اُمڈ آئے۔ آپ ﷺ منبر سے اترے بھی نہیں کہ میں نے بارش کے قطرے آپ ﷺ کی ریش مبارک سے ٹپکتے دیکھے۔ اس روز بارش برسی، اگلے روز بھی، اس سے اگلے روز بھی یہاں تک کہ اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پس وہی اعرابی کھڑا ہوا یا کوئی دوسرا شخص اور عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! مکانات گر گئے اور مال ڈوب گیا۔ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کیجئے۔ پس آپ ﷺ نے ہاتھ اٹھائے اور کہا: اے اللہ! ہمارے اردگرد برسا، ہم پر نہیں۔ پس جس طرف دست مبارک سے اشارہ کرتے ادھر کے بادل چھٹ جاتے یہاں

تک کہ مدینہ منورہ (کے اوپر) ایک دائرہ سا بن گیا۔ قناہ نامی نالہ مہینہ بھر بہتا رہا اور جو بھی آتا وہ اس بارش کا حال بیان کرتا۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٤٧/٨. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ، وَالنَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ يَدَيْهِ رِكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ، فَجَهِشَ النَّاسُ نَحْوَهُ، فَقَالَ: مَا لَكُمْ؟ قَالُوْا: لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ وَلَا نَشْرَبُ إِلَّا مَا بَيْنَ يَدَيْكَ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الرِّكْوَةِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَثُوْرُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُوْنِ، فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا قُلْتُ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے دن لوگوں کو پیاس لگی۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے سامنے پانی کی ایک چھاگل رکھی ہوئی تھی آپ ﷺ

:٨ أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ١٣١٠/٣، الرقم: ٣٣٨٣، وأيضًا في كتاب المغازى، باب غزوة الحديبية، ١٥٢٦/٤، الرقم: ٣٩٢١_٣٩٢٣، وأيضًا في كتاب الأشربة، باب شرب البركة والماءِ المبارك، ٢١٣٥/٥، الرقم: ٥٣١٦، وأيضًا في كتاب التفسير/الفتح، باب إِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ : (١٨)، ١٨٣١/٤، الرقم: ٤٥٦٠، والدارمي في السنن، ٢١/١، الرقم: ٢٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣٢٩/٣، الرقم: ١٤٥٦٢، وابن خزيمة في الصحيح، ٦٥/١، الرقم: ١٢٥، وابن حبان في الصحيح، ٤٨٠/١٤، الرقم: ٦٥٤٢، وأبو يعلى في المسند، ٨٢/٤، الرقم: ٢١٠٧، والبيهقي في الاعتقاد، ٢٧٢/١، وابن الجعد في المسند، ٢٩/١، الرقم: ٨٢_

نے اس سے وضو فرمایا: لوگ آپ ﷺ کی طرف جھپٹے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے پاس وضو کے لئے پانی ہے نہ پینے کے لئے۔ صرف یہی پانی ہے جو آپ کے سامنے رکھا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے (یہ سن کر) دستِ مبارک چھاگل کے اندر رکھا تو فوراً چشموں کی طرح پانی انگلیوں کے درمیان سے جوش مار کر نکلنے لگا چنانچہ ہم سب نے (خوب پانی) پیا اور وضو بھی کر لیا۔ (سالم راوی کہتے ہیں) میں نے حضرت جابر ﷺ سے پوچھا: اس وقت آپ کتنے آدمی تھے؟ انہوں نے کہا: اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تب بھی وہ پانی سب کے لئے کافی ہو جاتا، جبکہ ہم تو پندرہ سو تھے۔‘‘

اِسے امام بخاری، احمد، دارمی اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

١٤٨/٩. عَنْ جَابِرٍ ﷺ في رواية طويلة قَالَ: سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حَتّٰى نَزَلْنَا وَادِيًا أَفْيَحَ، فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقْضِي حَاجَتَهُ. فَاتَّبَعْتُهُ بِإِدَاوَةٍ مِنْ مَاءٍ. فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا يَسْتَتِرُ بِهِ فَإِذَا شَجَرَتَانِ بِشَاطِيءِ الْوَادِي. فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلٰى إِحْدَاهُمَا فَأَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا. فَقَالَ: انْقَادِي عَلَيَّ بِإِذْنِ اللهِ. فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَالْبَعِيْرِ الْمَخْشُوْشِ الَّذِي يُصَانِعُ قَائِدَهُ حَتّٰى أَتَى الشَّجَرَةَ الْأُخْرَى. فَأَخَذَ بِغُصْنٍ

٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الزهد والرقائق، باب حديث جابر الطويل، وقصة أبي اليَسَر، ٢٣٠٦/٤، الرقم: ٣٠١٢، وابن حبان في الصحيح، ٤٥٥/١٤ـ٤٥٦، الرقم: ٦٥٢٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ٩٤/١، الرقم: ٤٥٢، والأصبهاني في دلائل النبوة، ٥٣/١ـ٥٥، الرقم: ٣٧، وابن عبد البر في التمهيد، ٢٢٢/١، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ٣٨٣/٢، الرقم: ٥٨٨٥ـ

مِنْ أَغْصَانِهَا. فَقَالَ: انْقَادِي عَلَيَّ بِإِذْنِ اللهِ فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَذَالِکَ، حَتّٰی إِذَا كَانَ بِالْمُنْصَفِ مِمَّا بَيْنَهُمَا، لَأَمَ بَيْنَهُمَا يَعْنِي جَمَعَهُمَا فَقَالَ: الْتَئِمَا عَلَيَّ بِإِذْنِ اللهِ فَالْتَأَمَتَا. قَالَ جَابِرٌ: فَخَرَجْتُ أُحْضِرُ مَخَافَةَ أَنْ يُحِسَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِقُرْبِي فَيَبْتَعِدَ فَجَلَسْتُ أُحَدِّثُ نَفْسِي. فَحَانَتْ مِنِّي لَفْتَةٌ، فَإِذَا أَنَا بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ مُقْبِـلًا. وَإِذَا الشَّجَرَتَانِ قَدِ افْتَرَقَتَا. فَقَامَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلٰى سَاقٍ. فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَقَفَ وَقْفَةً فَقَالَ بِرَأْسِهِ هٰكَذَا وَأَشَارَ أَبُوْ إِسْمَاعِيْلَ بِرَأْسِهِ يَمِيْنًا وَشِمَالًا ثُمَّ أَقْبَلَ فَلَمَّا انْتَهَى إِلَيَّ قَالَ: يَا جَابِرُ، هَلْ رَأَيْتَ مَقَامِي؟ قُلْتُ: نَعَمْ، يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: فَانْطَلِقْ إِلَى الشَّجَرَتَيْنِ فَاقْطَعْ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا غُصْنًا. فَأَقْبِلْ بِهِمَا. حَتّٰی إِذَا قُمْتَ مَقَامِي فَأَرْسِلْ غُصْنًا عَنْ يَمِيْنِکَ وَغُصْنًا عَنْ يَسَارِکَ. قَالَ جَابِرٌ: فَقُمْتُ فَأَخَذْتُ حَجَرًا فَكَسَرْتُهُ وَحَسَرْتُهُ. فَانْذَلَقَ لِي. فَأَتَيْتُ الشَّجَرَتَيْنِ فَقَطَعْتُ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا غُصْنًا. ثُمَّ أَقْبَلْتُ أَجُرُّهُمَا حَتّٰی قُمْتُ مَقَامَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، أَرْسَلْتُ غُصْنًا عَنْ يَمِيْنِي وَغُصْنًا عَنْ يَسَارِي، ثُمَّ لَحِقْتُهُ فَقُلْتُ: قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَعَمَّ ذَاکَ؟ قَالَ: إِنِّي مَرَرْتُ بِقَبْرَيْنِ يُعَذَّبَانِ. فَأَحْبَبْتُ: بِشَفَاعَتِي، أَنْ يُرَفَّهَ عَنْهُمَا مَا دَامَ الْغُصْنَانِ رَطْبَيْنِ......الحديث.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت جابر ﷛ روایت کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ

(ایک غزوہ) کے سفر پر روانہ ہوئے یہاں تک کہ ہم ایک کشادہ وادی میں پہنچے۔ حضور نبی اکرم ﷺ رفع حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔ میں پانی وغیرہ لے کر آپ ﷺ کے پیچھے گیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے (اردگرد) دیکھا لیکن آپ ﷺ کو پردہ کے لئے کوئی چیز نظر نہ آئی، وادی کے کنارے دو درخت تھے، حضور نبی اکرم ﷺ ان میں سے ایک درخت کے پاس گئے۔ آپ ﷺ نے اس کی شاخوں میں سے ایک شاخ پکڑی اور فرمایا: اللہ تعالیٰ کے حکم سے میری اطاعت کر۔ وہ درخت اس اونٹ کی طرح آپ ﷺ کا فرمانبردار ہوگیا جس کی ناک میں نکیل ہو اور وہ اپنے ہانکنے والے کے تابع ہو پھر آپ ﷺ دوسرے درخت کے پاس گئے اور اس کی شاخوں میں سے ایک شاخ پکڑ کر فرمایا: اللہ کے اذن سے میری اطاعت کر، وہ درخت بھی پہلے درخت کی طرح آپ ﷺ کے تابع ہو گیا یہاں تک کہ جب آپ ﷺ دونوں درختوں کے درمیان پہنچے تو آپ ﷺ نے ان دونوں درختوں کو ملا دیا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ کے اذن سے جڑ جاؤ، سو وہ دونوں درخت جڑ گئے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس خیال سے نکلا کہ کہیں رسول اللہ ﷺ مجھے قریب دیکھ کر کہیں مزید دور نہ چلے جائیں، میں وہاں بیٹھا اپنے آپ سے باتیں کر رہا تھا، میں نے اچانک دیکھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ واپس تشریف لا رہے ہیں اور وہ دونوں درخت اپنے اپنے سابقہ اصل مقام پر کھڑے تھے۔ میں نے دیکھا ایک لحظہ رسول اللہ ﷺ وہاں کھڑے رہے، پھر آپ ﷺ نے اپنے سر مبارک سے اس طرح اشارہ کیا: (راوی ابو اسماعیل نے اپنے سر سے دائیں بائیں اشارہ کیا) پھر آپ ﷺ میری طرف آنے لگے، جب آپ ﷺ میرے پاس پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے جابر! تم نے وہ مقام دیکھا تھا جہاں میں کھڑا تھا۔ میں نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: ان دونوں درختوں کے پاس جاؤ اور ان میں سے ہر ایک کی ایک ایک شاخ کاٹ کر لاؤ اور جب اس جگہ پہنچو جہاں میں کھڑا تھا تو ایک شاخ اپنی دائیں جانب اور ایک شاخ اپنی بائیں جانب ڈال دینا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے

کھڑے ہو کر ایک پتھر توڑا اور اسے تیز کیا، پھر میں ان درختوں کے پاس گیا اور ہر ایک سے ایک ایک شاخ توڑی، پھر میں انہیں گھسیٹ کر آپ ﷺ کے کھڑے ہونے کی جگہ لایا اس جگہ ایک شاخ دائیں جانب اور ایک شاخ بائیں جانب ڈال دی اور حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے آپ کے حکم پر عمل کر دیا ہے۔ مگر (کیا میں جان سکتا ہوں کہ) اس عمل کا سبب کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس جگہ دو قبروں کے پاس سے گزرا جن میں قبر والوں کو عذاب ہو رہا تھا، میں نے چاہا کہ میری شفاعت کے سبب جب تک وہ شاخیں سرسبز و تازہ رہیں گی ان کے عذاب میں کمی ہوتی رہے گی۔‘‘ اِسے امام مسلم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

١٤٩/١٠. عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی الله عنه قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَسَمِعْنَاهُ يَقُوْلُ أَعُوْذُ بِاللهِ مِنْکَ ثُمَّ قَالَ: أَلْعَنُکَ بِلَعْنَةِ اللهِ ثَلَاثًا وَبَسَطَ يَدَهُ کَأَنَّهُ يَتَنَاوَلُ شَيْئًا فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَدْ سَمِعْنَاکَ تَقُوْلُ فِي الصَّلَاةِ شَيْئًا لَمْ نَسْمَعْکَ تَقُوْلُهُ قَبْلَ ذَالِکَ وَرَأَيْنَاکَ بَسَطْتَ يَدَکَ، قَالَ: إِنَّ عَدُوَّ اللهِ إِبْلِيْسَ جَاءَ بِشِهَابٍ مِنْ نَارٍ لِيَجْعَلَهُ فِي وَجْهِي فَقُلْتُ: أَعُوْذُ بِاللهِ مِنْکَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْتُ: أَلْعَنُکَ بِلَعْنَةِ اللهِ التَّامَّةِ فَلَمْ يَسْتَأْخِرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَرَدْتُ أَخْذَهُ.

١٠: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب جواز لعن الشيطان في أثناء الصلاة والتعوذ منه، ١/٣٨٥، الرقم: ٥٤٢، والنسائي في السنن، كتاب السهو، باب لعن إبليس التعوذ بالله منه في الصلاة، ٣/١٣، الرقم: ١٢١٥، وأيضًا في السنن الكبرى، ١/١٩٦، الرقم: ٥٤٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٠٥، الرقم: ٢١٠٤٤، وابن خزيمة في الصحيح، ٢/٥٠، الرقم: ٨٩١۔

وَاللهِ، لَوْلَا دَعْوَةُ أَخِيْنَا سُلَيْمَانَ لَأَصْبَحَ مُوْثَقًا يَلْعَبُ بِهِ وِلْدَانُ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَةَ.

''حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز شروع کرنے کے بعد یہ کلمات فرما رہے تھے: أعوذ باللہ منک (میں تجھ سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں) پھر فرمایا: میں تین بار تجھ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت کرتا ہوں، پھر اپنا داہنا ہاتھ بڑھایا جیسے کوئی چیز پکڑ رہے ہوں۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے آج آپ سے نماز میں ایسے کلمات سنے جو پہلے کبھی نہ سنے تھے اور آپ کو نماز میں ہاتھ بڑھاتے ہوئے بھی دیکھا۔ آپ نے فرمایا: اللہ کا دشمن ابلیس (العیاذ باللہ) میرے چہرے پر ڈالنے کے لیے آگ کے انگارے لے کر آیا تو میں نے تین بار کہا: أعوذ باللہ منک۔ پھر میں نے تین بار کہا: میں اللہ تعالیٰ کی مکمل لعنت تجھ پر ڈالتا ہوں۔ وہ پیچھے نہیں ہٹا بالآخر میں نے اسے پکڑنے کا ارادہ کیا بخدا! اگر مجھے سلیمان علیہ السلام کی دعا کا خیال نہ ہوتا تو (میں اسے پکڑ کر باندھ دیتا اور) وہ صبح تک بندھا رہتا اور مدینہ منورہ کے بچے اس کے ساتھ کھیلتے رہتے۔''

اِس حدیث کو امام مسلم، نسائی، احمد اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

١٥٠/١١. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ رَجُلًا كَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ قَرَأَ الْبَقَرَةَ، وَآلَ عِمْرَانَ، وَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا قَرَأَ الْبَقَرَةَ،

١١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣٢٥، الرقم: ٣٤٢١، ومسلم في الصحيح، كتاب صفات المنافقين وأحكامهم، ٤/٢١٤٥، الرقم: ٢٧٨١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٢٠، ٢٤٥، الرقم: ١٢٢٣٦، ١٣٣٤٨، وأبو يعلى في المسند، ٧/٢٢، الرقم: ٣٩١٩، وابن حبان في الصحيح، —

وَآلَ عِمْرَانَ جَدَّ فِيْنَا يَعْنِي عَظُمَ ...... فَارْتَدَّ ذَالِکَ الرَّجُلِ عَنِ الإِسْلَامِ، فَلَحِقَ بِالْمُشْرِكِيْنَ، وَقَالَ: أَنَا أَعْلَمُكُمْ إِنْ كُنْتُ لَأَكْتُبُ مَا شِئْتُ فَمَاتَ ذَالِکَ الرَّجُلُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ الْأَرْضَ لَمْ تَقْبَلْهُ، وَقَالَ أَنَسٌ رضی اللہ عنہ: فَحَدَّثَنِي أَبُوْ طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ أَتَى الْأَرْضَ الَّتِي مَاتَ فِيْهَا ذَالِکَ الرَّجُلُ فَوَجَدَهُ مَنْبُوْذًا، فَقَالَ أَبُوْ طَلْحَةَ: مَا شَأْنُ هٰذَا الرَّجُلِ؟ فَقَالُوْا: قَدْ دَفَنَّاهُ مِرَارًا فَلَمْ تَقْبَلْهُ الْأَرْضُ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی جو حضور نبی اکرم ﷺ کے لیے کتابت کیا کرتا تھا اور اس آدمی نے سورہ بقرہ اور آل عمران پڑھ رکھی تھی، اور جس کسی آدمی نے سورہ بقرہ اور آل عمران پڑھ رکھی ہوتی تھی، تو وہ ہم میں نہایت معزز گردانا جاتا تھا ...... وہ شخص اسلام سے مرتد ہو گیا اور مشرکوں سے جا ملا اور ان سے کہنے لگا کہ میں تم میں سب سے زیادہ جاننے والا ہوں میں محمد مصطفیٰ (ﷺ) کے لیے جو چاہتا لکھ دیتا تھا سو جب وہ شخص مر گیا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کو زمین بھی قبول نہیں کرے گی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہیں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ

-------- ١٩/٣، الرقم: ٧٤٤، وعبد بن حميد في المسند، ٣٨١/١، الرقم: ١٢٧٨، والبيهقي في السنن الصغرى،١ /٥٦٨، الرقم: ١٠٥٤، وأيضًا في إثبات عذاب القبر، ٥٦/١، الرقم: ٥٤، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ٣٨٧/٢، الرقم: ٥٧٩٨، وأبو المحاسن في معتصر المختصر، ١٨٨/٢، والعيني في عمدة القاري، ١٥٠/١٦، الرقم: ١٢١۔

وہ اس جگہ آئے جہاں وہ شخص مرا تھا تو دیکھا اس کی لاش زمین پر باہر پڑی تھی۔ انہوں نے لوگوں سے پوچھا کہ اس شخص کا کیا معاملہ ہے؟ تو لوگوں نے بتایا کہ ہم نے اسے کئی بار دفن کیا ہے مگر زمین نے اسے قبول نہیں کیا (اور جب بھی اسے دفن کیا گیا تو زمین نے ہر بار اسے باہر نکال پھینکا)۔‘‘

اس حدیث کو امام بخاری، مسلم اور اَحمد نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۱۵۱/۱۲. عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُوْحٰى إِلَيْهِ وَرَأْسُهُ فِي حِجْرِ عَلِيٍّ ﷺ فَلَمْ يُصَلِّ الْعَصْرَ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ إِنَّ عَلِيًّا فِي طَاعَتِکَ وَطَاعَةِ رَسُوْلِکَ فَارْدُدْ عَلَيْهِ الشَّمْسَ قَالَتْ أَسْمَاءُ رضي الله عنها: فَرَأَيْتُهَا غَرَبَتْ وَرَأَيْتُهَا طَلَعَتْ بَعْدَ مَا غَرَبَتْ.

رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ. وَقَالَ الشَّيْبَانِيُّ فِي ''الْحَدَائِقِ'': أَخْرَجَهُ الطَّحَاوِيُّ بِإِسْنَادَيْنِ صَحِيْحَيْنِ.

’’حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ پر وحی نازل ہو رہی تھی اور آپ ﷺ کا سرِ اقدس حضرت علی ﷺ کی گود میں تھا وہ عصر کی نماز

۱۲: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۱٤۷/۲٤، الرقم: ۳۹۰، والهيثمی في مجمع الزوائد، ۲۹۷/۸، والذهبی في ميزان الاعتدال، ۲۰۵/٥، وابن كثير في البداية والنهاية، ۸۳/٦، والقاضی عياض في الشفاء، ٤۰۰/۱، والسيوطی في الخصائص الكبری، ۱۳۷/۲، والحلبي في السيرة الحلبية، ۱۰۳/۲، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ۱۹۷/۱٥۔

نہ پڑھ سکے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! علی تیری اور تیرے رسول کی اطاعت میں تھا اس پر سورج واپس لوٹا دے۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اسے غروب ہوتے ہوئے بھی دیکھا اور پھر یہ بھی دیکھا کہ وہ غروب ہونے کے بعد دوبارہ طلوع ہوا۔‘‘

اِسے امام طحاوی اور طبرانی نے مذکورہ الفاظ سے روایت کیا ہے۔ اس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔ امام شیبانی نے **حدائق الأنوار** میں فرمایا: اس حدیث کو امام طحاوی نے دو صحیح اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۱۵۲/ ۱۳. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: بِمَ أَعْرِفُ أَنَّکَ نَبِيٌّ؟ قَالَ: إِنْ دَعَوْتُ هٰذَا الْعِذْقَ مِنْ هٰذِهِ النَّخْلَةِ، أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُوْلُ اللهِ؟ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتّٰی سَقَطَ إِلَی النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ قَالَ: ارْجِعْ. فَعَادَ، فَأَسْلَمَ الْأَعْرَابِيُّ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ

۱۳: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في آيات إثبات نبوة النبي ﷺ وما قد خصه الله ﷻ، ۵/۵۹٤، الرقم: ۳٦۲۸، والحاكم في المستدرك، ۲/٦۷٦، الرقم: ٤۲۳۷، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۲/۱۱۰، الرقم: ۱۲٦۲۲، والبخاري في التاريخ الكبير، ۳/۳، الرقم: ٦، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۹/۵۳۸، ۵۳۹، الرقم: ۵۲۷، والبيهقي في الاعتقاد، ۱/٤۸، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ۲/۳۹٤، الرقم: ۵۹۲٤۔

ایک اعرابی حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: مجھے کیسے علم ہوگا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں کھجور کے اس درخت پر لگے ہوئے اس کے گچھے کو بلاؤں تو کیا تو گواہی دے گا کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں؟ پھر آپ ﷺ نے اسے بلایا تو وہ درخت سے اترنے لگا یہاں تک کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے قدموں میں آ گرا۔ پھر آپ ﷺ نے اسے فرمایا: واپس چلے جاؤ۔ تو وہ واپس چلا گیا۔ اس اعرابی نے (نباتات پر حضور اکرم ﷺ کا یہ تصرف) دیکھ کر اسی وقت اسلام قبول کر لیا۔‘‘

اِسے امام ترمذی، حاکم، طبرانی اور بخاری نے التاریخ الکبیر میں نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۴/۱۵۳. عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ رضي الله عنهما **عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَطَبَ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ فَكَانَ يَشُقُّ عَلَيْهِ قِيَامُهُ فَأُتِيَ بِجِذْعِ نَخْلَةٍ فَحُفِرَ لَهُ وَأُقِيْمَ إِلٰى جَنْبِهِ قَائِمًا لِلنَّبِيِّ ﷺ فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَطَبَ فَطَالَ الْقِيَامُ عَلَيْهِ وَغَلَبَهُ اسْتَنَدَ إِلَيْهِ فَاتَّكَأَ عَلَيْهِ فَبَصُرَ بِهٖ رَجُلٌ كَانَ وَرَدَ الْمَدِيْنَةَ فَرَآهُ قَائِمًا إِلٰى جَنْبِ ذَالِكَ الْجِذْعِ فَقَالَ لِمَنْ يَلِيْهِ مِنَ النَّاسِ: لَوْ أَعْلَمُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَحْمَدُنِي فِي شَيءٍ يَرْفُقُ بِهٖ لَصَنَعْتُ لَهُ مَجْلِسًا يَقُوْمُ**

۱۴-۱۵: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب ما أكرم النبي ﷺ بحنين المنبر، ۱/۲۹، الرقم: ۳۲، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ۹/۱۱٦، والبيهقي في الاعتقاد، ۱/۲۷۱، وأيضًا في دلائل النبوة، ٦/٦٨، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤/۳۹۱، والعسقلاني في فتح الباري، ٦/٦۰۳، الرقم: ۳۳۹۳، وابن كثير في شمائل الرسول، ۱/۲۵۱، والعيني في عمدة القاري، ۱٦/۱۲۹، الرقم: ۵۸۵۳۔

عَلَيْهِ فَإِنْ شَاءَ جَلَسَ مَا شَاءَ وَإِنْ شَاءَ قَامَ. فَبَلَغَ ذَالِکَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ ائْتُوْنِي بِهٖ. فَأَتَوْهُ بِهٖ فَأَمَرَ أَنْ يَصْنَعَ لَهٗ هٰذِهِ الْمَرَاقِيَ الثَّلَاثَ أَوِ الْأَرْبَعَ هِيَ الْآنَ فِي مِنْبَرِ الْمَدِيْنَةِ فَوَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ فِي ذَالِکَ رَاحَةً فَلَمَّا فَارَقَ النَّبِيُّ ﷺ الْجِذْعَ وَعَمَدَ إِلٰى هٰذِهِ الَّتِي صُنِعَتْ لَهٗ جَزِعَ الْجِذْعُ فَحَنَّ كَمَا تَحِنُّ النَّاقَةُ حِيْنَ فَارَقَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَزَعَمَ ابْنُ بُرَيْدَةَ رضی الله عنه عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حِيْنَ سَمِعَ حَنِيْنَ الْجِذْعِ رَجَعَ إِلَيْهِ فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلَيْهِ وَقَالَ: اِخْتَرْ أَنْ أَغْرِسَکَ فِي الْمَكَانِ الَّذِي كُنْتَ فِيْهِ فَتَكُوْنَ كَمَا كُنْتَ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ أَغْرِسَکَ فِي الْجَنَّةِ فَتَشْرَبَ مِنْ أَنْهَارِهَا وَعُيُوْنِهَا فَيَحْسُنَ نَبْتُکَ وَتُثْمِرَ فَيَأْكُلَ أَوْلِيَاءُ اللهِ مِنْ ثَمَرَتِکَ وَنَخْلِکَ فَعَلْتُ. فَزَعَمَ أَنَّهٗ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ لَهٗ: نَعَمْ، قَدْ فَعَلْتُ مَرَّتَيْنِ. فَسُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: اِخْتَارَ أَنْ أَغْرِسَهٗ فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۱۵۴/۱۵. وفي رواية: عَنْ عَمْرِو بْنِ يَخْلُوا لسَّرَحِيِّ عَنِ الشَّافِعِيِّ رضی الله عنه قَالَ: مَا أَعْطَى اللهُ نَبِيًّا مَا أَعْطَى مُحَمَّدًا ﷺ؟ فَقُلْتُ: أَعْطَى عِيْسٰى عليه السلام إِحْيَاءَ الْمَوْتٰى فَقَالَ: أَعْطَى مُحَمَّدًا ﷺ حَنِيْنَ الْجِذْعِ الَّذِي كَانَ يَخْطُبُ إِلٰى جَنْبِهٖ هُيِّئَ لَهُ الْمِنْبَرُ حَنَّ الْجِذْعُ حَتّٰى سُمِعَ صَوْتُهٗ فَهٰذَا أَكْبَرُ مِنْ ذَالِکَ. رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ.

”حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب خطاب فرماتے تو کھڑے ہو کر فرماتے اور دوران خطاب کبھی قیام طویل ہو

جاتا تو یہ طوالت آپ ﷺ کی طبیعت مقدسہ پر گراں گزرتی، تب ایک کھجور کا خشک تنا ایک گڑھا کھود کر گاڑھ دیا گیا، پس حضور نبی اکرم ﷺ جب خطاب فرماتے اور آپ ﷺ کا قیام طویل اور تھکا دینے والا ہو جاتا تو آپ ﷺ اس کھجور کے خشک تنے کا سہارا لے لیتے اور اس کے ساتھ ٹیک لگا لیتے، پس ایک شخص نے جو کہ یہیں سے مدینہ منورہ آیا ہوا تھا آپ ﷺ کو اس حالت میں دیکھا کہ آپ ﷺ اس کھجور کے تنے کے پہلو میں کھڑے ہیں، تو اس شخص نے اپنے آس پاس بیٹھے ہوئے لوگوں سے کہا: اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ محمد مصطفیٰ ﷺ میری اس چیز کو پسند فرمائیں گے جو ان کے لئے آرام دہ ہوگی تو میں ان کے لئے ایک ایسی مسند تیار کردوں، جس پر آپ ﷺ قیام فرما ہو سکیں اور اگر جتنی دیر چاہیں اس پر تشریف فرما بھی جائیں۔ یہ بات حضور نبی اکرم ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کو میرے پاس لے کر آؤ۔ تو صحابہ کرام اس شخص کو حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں آئے۔ پس اس شخص کو حکم دے دیا گیا کہ وہ تین یا چار پائیدان والا منبر تیار کر دے، جسے آج ''منبر المدینۃ'' کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس میں راحت محسوس کی۔ پس جب حضور نبی اکرم ﷺ نے اس خشک کھجور کے تنے سے جدائی اختیار کی اور اس منبر پر جلوہ افروز ہوئے جو ان کے لئے بنایا گیا تھا، تو وہ خشک لکڑی کا تنا غمناک ہوگیا، اور ایسے دھاڑیں مارنے لگا جیسے اونٹنی اپنے (گمشدہ) بچے کے لئے دھاڑیں مارتی ہے۔ حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے یہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے اس خشک تنے کی آہ و بکاء سنی تو اس کے پاس تشریف لائے اور اپنا دستِ اقدس اس پر رکھا اور فرمایا: تم چاہے یہ چیز اختیار کرلو کہ میں تمہیں اسی جگہ میں دوبارہ لگا دوں جہاں تم پہلے تھے، اور تم دوبارہ ایسے ہی سرسبز ہو جاؤ جیسا کہ کبھی تھے، اور اگر چاہو تو (اپنی اس خدمت کے صلہ میں جو تم نے میری کچھ عرصہ کی ہے) تمہیں جنت میں لگا دوں، وہاں تم جنت کے نہروں اور چشموں سے سیراب ہوتے رہو، پھر تمہاری پیداوار بہترین ہو جائے اور تم پھل دینے لگو، اور پھر اولیاء اللہ، تیرا پھل کھائیں، اگر تم

چاہو تو میں تمہیں ایسا کر دیتا ہوں۔ راوی کا بیان ہے کہ اس نے حضور نبی اکرم ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے اسے دو مرتبہ فرمایا: ہاں میں نے ایسا کر دیا۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کھجور کے تنے نے یہ اختیار کیا کہ میں اسے جنت میں لگاؤں۔'' اِسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

''اور ایک روایت میں حضرت عمرو بن ابی یخلو السرحی، امام شافعی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی مکرم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو جو مقام و مرتبہ اور شرف منزلت عطا فرمائی ہے۔ فرمایا ہے وہ کسی اور نبی کو عطا نہیں کیا۔ تو میں نے ان سے عرض کیا: اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مردے زندہ کرنے کا معجزہ عطا ہے۔ کیا تو امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کو کھجور کا وہ (خشک) تنا عطا کیا گیا ہے جس کے ساتھ آپ ﷺ ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے لئے منبر تیار کیا گیا جب آپ ﷺ کے لئے منبر تیار کیا گیا تو وہ کھجور کا خشک تنا (فراقِ رسول ﷺ میں) رونے لگا یہاں تک کہ اس کے رونے کی آواز سنی گئی اور یہ (خشک اور بے جان تنے کا رونا جس میں کبھی جان تھی ہی نہیں) مردے زندہ کرنے سے بھی بڑا معجزہ ہے۔'' اِسے امام ابونعیم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۵۵/ ۱۶. عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ أُصِيْبَتْ عَيْنُهُ يَوْمَ بَدْرٍ، فَسَالَتْ حَدَقَتُهُ عَلٰى وَجْنَتِهِ، فَأَرَادُوْا أَنْ يَقْطَعُوْهَا، فَسَأَلُوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: لَا، فَدَعَا بِهِ، فَغَمَزَ حَدَقَتَهُ بِرَاحَتِهِ، فَكَانَ لَا يُدْرٰى أَيُّ عَيْنَيْهِ أُصِيْبَتْ. رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى وَأَبُوْ عَوَانَةَ وَابْنُ سَعْدٍ.

۱۶: أخرجه أبو يعلى في المسند، ۳/ ۱۲۰، الرقم: ۱۵٤۹، وأبو عوانة في المسند، ٤/ ۳٤۸، الرقم: ٦۹۲۹، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۱/ ۱۸۷، وابن قانع في معجم الصحابة، ۲/ ۳٦۱، والذهبي في ــ

’’حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ بدر کے دن (تیر لگنے سے) ان کی آنکھ ضائع ہوگئی اور ڈھیلا نکل کر چہرے پر بہہ گیا۔ دیگر صحابہ نے اسے کاٹ دینا چاہا۔ تو رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے منع فرما دیا۔ پھر آپ ﷺ نے دعا فرمائی اور آنکھ کو دوبارہ اس کے مقام پر رکھ دیا۔ سو حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی آنکھ اس طرح ٹھیک ہوگئی کہ (اُنہیں دیکھنے والے کو) معلوم بھی نہ ہوتا تھا کہ کون سی آنکھ خراب ہوئی تھی۔‘‘ اِسے امام ابو یعلی، ابوعوانہ اور ابن سعد نے روایت کیا ہے۔

١٥٦/ ١٧. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ فُلَانٌ يَجْلِسُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا تَكَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ بِشَيْءٍ اخْتَلَجَ وَجْهَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: كُنْ كَذَالِكَ، فَلَمْ يَزَلْ يَخْتَلِجُ حَتّٰى مَاتَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْأَصْبَهَانِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

’’حضرت عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ (منافقین میں سے) ایک شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی مجلس میں بیٹھتا تھا اور آپ ﷺ جب کوئی کلام فرماتے تو وہ (بوجہ بغض وعناد اور نقلیں اتارنے کے لئے) اپنا چہرہ ٹیڑھا کرتا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے (بار بار یہ حرکت کرتے دیکھ کر) فرمایا: اسی طرح ہو جاؤ، نتیجتاً (اسے یہ بیماری لگ گئی) کہ وہ مرتے دم تک اسی طرح اپنا چہرہ ٹیڑھا کرتا رہا۔‘‘

.... سير أعلام النبلاء، ٢/ ٣٣٣، والعسقلاني في تهذيب التهذيب، ٧/ ٤٣٠، الرقم: ٨١٤، وأيضًا في الإصابة، ٤/ ٢٠٨، الرقم: ٤٨٨٨، وابن كثير في البداية والنهاية، ٣/ ٢٩١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/ ٢٩٧۔

١٧: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/ ٦٧٨، الرقم: ٤٢٤١، والأصبهاني في دلائل النبوة، ١/ ٣٧، الرقم: ١١، والجزري في النهاية في غريب الأثر، ٢/ ٦٠۔

اِسے امام حاکم اور اصبہانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

١٥٧/ ١٨. عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ رضی الله عنه قَالَ: أَحْرَقَ الْمُشْرِكُوْنَ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ رضی الله عنه بِالنَّارِ قَالَ: فَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَمُرُّ بِهِ وَيُمِرُّ يَدَهُ عَلٰى رَأْسِهِ فَيَقُوْلُ: يَا نَارُ، كُوْنِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلٰى عَمَّارٍ كَمَا كُنْتِ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ، تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ. رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ وَابْنُ عَسَاكِرَ.

’’حضرت عمرو بن میمون رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ مشرکین مکہ حضرت عمار بن یاسر رضی الله عنہما کو آگ میں جلا (کر اذیت) دیتے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ان کے پاس سے گزرتے اور اپنا دستِ اقدس ان کے سر پر پھیرتے اور (حکم) فرماتے: اے آگ، عمار پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا جیسا کہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام پر (سلامتی والی) ہوگئی تھی (تو وہ آگ حضرت عمار رضی الله عنه کو جلاتی نہیں تھی) اور (آپ ﷺ فرماتے: اے عمار! کفار کا یہ عذاب تیری زندگی نہ لے سکے گا بلکہ) تجھے ایک باغی گروہ شہید کرے گا۔‘‘ اِسے امام ابن سعد اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

١٨: أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٣/ ٢٤٨، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤٣/ ٣٧٢، وابن الجوزي في صفة الصفوة، ١/ ٤٤٣، والعيني في عمدة القاري، ١/ ١٩٧، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ٢/ ١٣٤، والحلبي في السيرة، ١/ ٤٨٣۔

بَابٌ فِي أَنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانَتْ تَمْشِي خَلْفَ ظَهْرِهٖ وَقَاتَلَتْ لَهٗ ﷺ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ وَحُنَيْنٍ

﴿فرشتوں کا حضور ﷺ کی پشت پیچھے چلنے اور غزوہ بدر و حنین میں آپ ﷺ کی خاطر جہاد کرنے کا بیان﴾

١٥٨/١. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی الله عنه قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ، وَمَعَهٗ رَجُلَانِ يُقَاتِلَانِ عَنْهُ، عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيْضٌ، كَأَشَدِّ الْقِتَالِ، مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ يَعْنِي جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ عليهما السلام.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب ﴿إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ﴾، [آل عمران، ٣/١٢٢]، ٤/١٤٨٩، الرقم: ٣٨٢٨، وأيضًا في كتاب اللباس، باب الثياب البيض، ٥/٢١٩٢، الرقم: ٥٤٨٨، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب في قتال جبريل وميكائيل عن النبي ﷺ يوم أحد، ٤/١٨٠٢، الرقم: ٢٣٠٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٧١، الرقم: ١٤٦٨، والشاشي في المسند، ١/١٨٥، الرقم: ١٣٣، والأصبهاني في دلائل النبوة، ١/٥١، الرقم: ٣٤، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ٢/٣٨٢، الرقم: ٧٥٧٥، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ١/١٠٧۔

www.MinhajBooks.com منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

’’حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جنگ اُحد کے روز میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس دو ایسے آدمیوں کو دیکھا جو آپ ﷺ کی جانب سے لڑ رہے تھے۔ اُنہوں نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے اور بڑی بہادری سے برسرِ پیکار تھے۔ میں نے اُنہیں اِس سے پہلے دیکھا تھا نہ بعد میں، یعنی وہ جبرائیل و میکائیل علیہما السلام تھے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲/۱۵۹. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ يَوْمَ أُحُدٍ عَنْ يَمِيْنِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَعَنْ يَسَارِهِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيْضٌ يُقَاتِلَانِ عَنْهُ كَأَشَدِّ الْقِتَالِ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ وَالشَّاشِيُّ.

’’حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جنگ اُحد کے دن رسول اللہ ﷺ کے دائیں اور بائیں سفید کپڑوں میں ملبوس دو آدمیوں کو دیکھا جو آپ ﷺ کی طرف سے بہت شدت کے ساتھ جنگ کر رہے تھے۔ میں نے اُنہیں اِس سے پہلے اور بعد میں پھر کبھی نہیں دیکھا۔‘‘

اِسے امام مسلم، احمد اور شاشی نے روایت کیا ہے۔

۲: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب في قتال جبريل وميكائيل عليهما السلام عن النبي ﷺ يوم أحد، ۱۸۰۲/٤، الرقم: (٤٧)٢٣٠٦، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٧١/١، الرقم: ١٤٦٨، ١٤٧٢، والشاشي في المسند، ١٨٥/١، الرقم: ١٣٣، والأصبهاني في دلائل النبوة، ٥١/١، الرقم: ١٣٣، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ٣٨٢/٢، الرقم: ٧٥٧٥، والذهبي في سير أعلام النبلاء، ١٠٧/١۔

۱٦۰/۳. عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ أَبِي رَافِعٍ رضی الله عنه وَكَانَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ قَالَ: جَاءَ جِبْرِيْلُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ: مَا تَعُدُّوْنَ أَهْلَ بَدْرٍ فِيْكُمْ؟ قَالَ: مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِيْنَ. أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ: وَكَذَالِکَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجه وَأَحْمَدُ وَلَفْظُهُمَا فَقَالَ: مَا تَعُدُّوْنَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا فِيْكُمْ؟ قَالُوْا: خِيَارَنَا، قَالَ: كَذَالِکَ هُمْ عِنْدَنَا، خِيَارُ الْمَلَائِكَةِ.

’’حضرت رفاعہ بن ابی رافع رضی اللہ عنہ جو کہ بدری صحابہ میں سے ہیں بیان فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر دریافت کیا: (یا رسول اللہ!) آپ غزوۂ بدر میں شرکت کرنے والے (صحابہ) کو کیسا سمجھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اُنہیں مسلمانوں میں سب سے افضل شمار کرتا ہوں یا ایسا ہی کوئی دوسرا کلمہ استعمال فرمایا، حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: غزوۂ بدر میں شمولیت کرنے والے فرشتے بھی دوسرے فرشتوں میں اِسی طرح ہیں۔‘‘

اِسے امام بخاری، ابن ماجہ اور احمد نے روایت کیا ہے۔

امام ابن ماجہ اور احمد کے الفاظ یوں ہیں: ’’جبرائیل امین علیہ السلام نے دریافت کیا:

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب شهود الملائكة بدرا، ٤/١٤٦٧، الرقم: ٣٧٧١، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضل أهل بدر، ١/٥٦، الرقم: ١٦٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٦٥، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٣٦٤، الرقم: ٣٦٧٢٥-٣٦٧٢٩، ٣٦٧٣١، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ٢/٤٥١، الرقم: ٦٢٢٦، وابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ٢/٢٩١، والكناني في مصباح الزجاجة، ١/٢٤، الرقم: ٥٨-

(یا رسول اللہ!) آپ غزوۂ بدر میں شرکت کرنے والوں کو کیسا سمجھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ہمارے بہترین لوگوں میں سے ہیں، حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: اِسی طرح وہ فرشتے (جنہوں نے غزوۂ بدر میں شرکت کی) ہمارے نزدیک بہترین فرشتوں میں سے ہیں۔‘‘

١٦١/٤. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا لَهُ وَزِيْرَانِ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ وَوَزِيْرَانِ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ، فَأَمَّا وَزِيْرَايَ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ فَجِبْرِيْلُ وَمِيْكَائِيْلُ، وَأَمَّا وَزِيْرَايَ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کے لیے دو وزیر آسمان والوں میں سے اور دو وزیر زمین والوں میں سے ہوتے ہیں۔ سو آسمان والوں میں سے میرے دو وزیر، جبرائیل و میکائیل علیہما السلام ہیں اور زمین والوں میں سے میرے دو وزیر ابو بکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) ہیں۔‘‘

اِسے امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ اور امام حاکم نے بھی فرمایا: اِس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في مناقب أبي بكر وعمر رضي الله عنهما كليهما، ٥/٦١٦، الرقم: ٣٦٨٠، والحاكم في المستدرك، ٢/٢٩٠، الرقم: ٣٠٤٧، وابن الجعد في المسند، ١/٢٩٨، الرقم: ٢٠٢٦، والديلمي في مسند الفردوس، ٤/٣٨٢، الرقم: ٧١١١، والمباركفوري في تحفة الأحوذي، ١٠/١١٤۔

١٦٢/٥. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا مَشَى مَشَى أَصْحَابُهُ أَمَامَهُ وَتَرَكُوْا ظَهْرَهُ لِلْمَلَائِكَةِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

وَقَالَ الْكِنَانِيُّ: هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيْحٌ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ. وَقَالَ الْمُنَاوِيُّ: قَالَ أَبُوْ نُعَيْمٍ: لِأَنَّ الْمَلَائِكَةَ يَحْرُسُوْنَهُ مِنْ أَعْدَائِهِ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب گھر سے باہر تشریف لے جاتے تو آپ ﷺ کے صحابہ آپ ﷺ کے سامنے چلتے اور آپ ﷺ کی پشت مبارک کی سمت فرشتوں کے لئے چھوڑ دیتے تھے (کہ وہ آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے چلتے تھے)۔'' اِسے امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

امام کنانی نے فرمایا: اِس حدیث کی سند صحیح ہے اور اِس کے رجال ثقہ ہیں۔ اور امام مناوی نے فرمایا: امام ابو نعیم نے فرمایا: فرشتے دشمنوں سے آپ ﷺ کی حفاظت کیا کرتے تھے۔

١٦٣/٦. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ: امْشُوْا أَمَامِي وَخَلُّوْا ظَهْرِي لِلْمَـلَائِكَةِ.

٥: أخرجه ابن ماجه في السنن، المقدمة، باب من كره أن يوطأ عقباه، ١/٩٠، الرقم: ٢٤٦، والكناني في مصباح الزجاجة، ١/٣٦، الرقم: ٩٧، والمناوي في فيض القدير، ٥/١٦١، والسيوطي في شرحه على سنن ابن ماجه، ١/٢٢، الرقم: ٢٤٤۔

٦: أخرجه الدارمي في السنن، باب ما أكرم به النبي ﷺ في بركة طعامه، ١/٣٥۔٣٧، الرقم: ٤٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣٩٧۔٣٩٨، الرقم: ١٥٣١٦، وأبو نعيم في حلية الأولياء،—

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ وَرَوَاهُ مِنْ طَرِيْقٍ آخَرَ نَحْوَ رِوَايَةِ أَحْمَدَ الْمُتَقَدِّمَةِ وَرَوَاهُ أَيْضًا بِإِسْنَادٍ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ ایک غزوہ کے لئے نکلے تو اپنے صحابہ کرام ﷺ سے فرمایا: میرے آگے آگے چلو اور میری پشت کو ملائکہ کے لئے چھوڑ دو۔''

اِسے امام دارمی، احمد اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔ اور امام ہیثمی نے فرمایا: اِس حدیث کو امام طبرانی نے **المعجم الکبیر** میں روایت کیا ہے۔ ایک اور طریق سے امام احمد کی روایت کی طرز پر بیان کیا ہے اور ایک ایسی سند کے ساتھ بھی روایت کیا ہے جس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

١٦٤/٧. عَنْ جَابِرٍ ﷺ قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ يَمْشُوْنَ أَمَامَهُ إِذَا خَرَجَ وَيَدَعُوْنَ ظَهْرَهُ لِلْمَـلَائِكَةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت جابر ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب گھر سے باہر تشریف لے جاتے تو آپ ﷺ کے صحابہ آپ کے سامنے چلتے تھے، اور آپ ﷺ کی

.... ١١٧/٧، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٣٨/٤، وأبو المحاسن في معتصر المختصر، ٣٠٦/٢، والحسيني في البيان والتعريف، ١٧٠/١، الرقم: ٤٤٥، والكناني في مصباح الزجاجة، ٣٦/١، الرقم: ٩٧۔

٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣٠٢/٣، الرقم: ١٤٢٧٤، وابن حبان في الصحيح، ٢١٨/١٤، الرقم: ٦٣١٢، وابن الجوزي في صفة الصفوة، ١٨٦/١، والهيثمي في موارد الظمآن، ٥١٤/١، الرقم: ٢٠٩٩، والمناوي في فيض القدير، ١٦١/٥۔

پشت مبارک کو فرشتوں کے لئے چھوڑ دیتے تھے۔ (فرشتے آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے چلتے تھے)۔'' اِسے امام احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

١٦٥/٨. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا خَرَجَ مَشَوْا بَيْنَ يَدَيْهِ وَخَلُّوْا ظَهْرَهُ لِلْمَلَائِكَةِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب گھر سے باہر تشریف لے جاتے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے سامنے چلتے اور آپ ﷺ کی پشت مبارک کو فرشتوں کے لئے چھوڑ دیتے۔''

اِسے امام حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

١٦٦/٩. عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ مَشَيْنَا قُدَّامَهُ وَتَرَكْنَا ظَهْرَهُ لِلْمَلَائِكَةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب اپنے گھر سے نکلتے تو ہم آپ ﷺ کے آگے آگے چلتے اور آپ ﷺ کی پشت مبارک کو فرشتوں کے لئے چھوڑ دیتے۔'' اِسے امام احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٨: أخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب تفسير سورة السجدة، ٤٤٦/٢، الرقم: ٣٥٤٤، والبيهقي في كتاب الزهد الكبير، ١٤٦/٢، الرقم: ٣٠٠، والخطابي في غريب الحديث، ٥٩٩/١۔

٩: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣٣٢/٣، الرقم: ١٤٥٩٦، والحاكم في المستدرك، ٣١٣/٤، الرقم: ٧٧٥٢۔

١٦٧/١٠. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تَمْشُوْا بَيْنَ يَدَيَّ وَلَا خَلْفِي فَإِنَّ هٰذَا مُقَامُ الْمَلَائِكَةِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنھما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے آگے اور پیچھے نہ چلا کرو کیونکہ یہ فرشتوں (کے چلنے) کی جگہ ہے۔‘‘

اِسے امام حاکم نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

١٠: أخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب الأدب، ٤/٣١٣، الرقم: ٧٧٥٣، والخطيب البغدادي في تاريخ بغداد، ٥/١٠٢، الرقم: ٢٦٠٩.

بَابٌ فِي انْقِيَادِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَالسَّحَابِ وَالْمَطَرِ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَحَبَّةً وَإِكْرَامًا وَتَعْظِيمًا لَهُ

﴿سورج، چاند، بادل اور بارش کی حضور ﷺ سے محبت اور تعظیم و اکرام کے ساتھ آپ کی فرمانبرداری کرنے کا بیان﴾

١٦٨/١. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً، فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ مَرَّتَيْنِ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

١٦٩/٢. وفي رواية: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِلْقَتَيْنِ. فَسَتَرَ الْجَبَلُ فِلْقَةً وَكَانَتْ

١-٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب سؤال المشركين أن يريهم النبي ﷺ آية، فأراهم انشقاق القمر، ٣/١٣٣٠، الرقم: ٣٤٣٧-٣٤٣٩، وأيضًا في كتاب التفسير/القمر، باب وَانْشَقَّ الْقَمَرُ: وَإِنْ يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوْا، [٢،١]، ٤/١٨٤٣، الرقم: ٤٥٨٣-٤٥٨٧، ومسلم في الصحيح، كتاب صفات المنافقين وأحكامهم، باب انشقاق القمر، ٤/٢١٥٨-٢١٥٩، الرقم: ٢٨٠٠-٢٨٠١، والترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب من سورة القمر، ٥/٣٩٨، الرقم: ٣٢٨٥-٣٢٨٩، والنسائي في السنن الكبرى، ٦/٤٧٦، الرقم: ١٥٥٢-١٥٥٣، وأحمد بن حنبل في —

فِلْقَةٌ فَوْقَ الْجَبَلِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اہلِ مکہ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے معجزہ دکھانے کا مطالبہ کیا تو آپ ﷺ نے اُنہیں دو مرتبہ چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھائے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے، مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

’’اور ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا واقعہ حضور نبی اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں پیش آیا، ایک ٹکڑا پہاڑ میں چھپ گیا اور ایک ٹکڑا پہاڑ کے اُوپر تھا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! تو گواہ رہنا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

۳/۱۷۰. عَنْ عَبْدِ اللهِ رضی الله عنه قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَصَارَ فِرْقَتَيْنِ فَقَالَ لَنَا: اشْهَدُوْا اشْهَدُوْا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

.... المسند، ۱/۳۷۷، الرقم: ۳۵۸۳، ۳۹۲۴، ۴۳۶۰، وابن حبان في الصحيح، ۴/۴۲۰، الرقم: ۶۴۹۵، والحاكم في المستدرك، ۲/۵۱۳، الرقم: ۳۷۵۸-۳۷۶۱، وقال الحاكم: هذا حديث صحيح، والبزار في المسند، ۵/۲۰۲، الرقم: ۱۸۰۱-۱۸۰۲، وأبو يعلى في المسند، ۵/۳۰۶، الرقم: ۲۹۲۹، والطبراني في المعجم الكبير، ۲/۱۳۲، الرقم: ۱۵۵۹-۱۵۶۱، والطيالسي في المسند، ۱/۳۷، الرقم: ۲۸۰، والشاشي في المسند، ۱/۴۰۲، الرقم: ۴۰۴-

۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التفسير، باب وانشق القمر وإن يروا آية يعرضوا، ۴/۱۸۴۳، الرقم: ۴۵۸۴، وأيضًا في كتاب المناقب، باب سؤال المشركين أن يريهم النبي ﷺ آية فأراهم —

’’حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب (حضور نبی اکرم ﷺ کے حکم پر) چاند شق کیا گیا اُس وقت ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے پس چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ پھر آپ ﷺ نے ہم سے فرمایا: گواہ رہنا، گواہ رہنا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤/١٧١. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل مکہ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے معجزہ دکھانے کا مطالبہ کیا تو آپ ﷺ نے اُنہیں چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھا دئے تھے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

.... انشقاق القمر، ٣/١٣٣٠، الرقم: ٣٤٣٧، ومسلم في الصحيح، كتاب صفة القيامة والجنة والنار، باب انشقاق القمر، ٤/٢١٥٨، الرقم: ٢٨٠٠، والترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة القمر، ٥/٣٩٨، الرقم: ٣٢٨٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/٣٧، الرقم: ٣٥٨٣۔

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب سؤال المشركين أن يريهم النبي ﷺ آية فأراهم انشقاق القمر، ٣/١٣٣٠، الرقم: ٣٤٣٧، وأيضًا في كتاب التفسير، باب وانشق القمر وإن يروا آية يعرضوا، ٤/١٨٤٤، الرقم: ٤٥٨٦، ومسلم في الصحيح، كتاب صفة القيامة والجنة والنار، باب انشقاق القمر، ٤/٢١٥٩، الرقم: ٢٨٠٢، والترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة القمر، ٥/٣٩٧، الرقم: ٣٢٨٦۔

١٧٢/٥. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی الله عنه عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ حَتّٰى صَارَ فِرْقَتَيْنِ عَلٰى هٰذَا الْجَبَلِ وَعَلٰى هٰذَا الْجَبَلِ فَقَالُوْا: سَحَرَنَا مُحَمَّدٌ. فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَئِنْ كَانَ سَحَرَنَا فَمَا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَسْحَرَ النَّاسَ كُلَّهُمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

''حضرت جبیر بن معطم رضی الله عنہ سے روایت ہے کہ عہد نبوت میں چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہوا ایک ٹکڑا پہاڑ کی اُس طرف اور ایک دوسری جانب ہوگیا تو کفار نے کہا کہ محمد (ﷺ) نے ہم پر جادو کر دیا ہے۔ بعض لوگ کہنے لگے: اگر ہم پر جادو کیا تو وہ سب لوگوں پرتو جادونہیں کر سکتے۔'' اِسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

١٧٣/٦. عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضی الله عنه قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، دَعَانِي، إِلَى الدُّخُوْلِ فِي دِيْنِكَ أَمَارَةٌ لِنُبُوَّتِكَ رَأَيْتُكَ فِي الْمَهْدِ تُنَاغِي الْقَمَرَ وَتُشِيْرُ بِاصْبَعِكَ فَحَيْثُ أَشَرْتَ إِلَيْهِ مَالَ قَالَ: إِنِّي كُنْتُ أُحَدِّثُهُ وَيُحَدِّثُنِي وَيُلْهِيْنِي عَنِ الْبُكَاءِ. رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ وَالسُّيُوْطِيُّ.

''حضرت عباس بن عبد المطلب رضی الله عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کی نبوت پر دلالت کرنے والی ایک خاص نشانی نے مجھے آپ کے دین میں داخل ہونے کی ترغیب دی۔ میں نے دیکھا کہ آپ ایام طفولیت میں گہوارے کے

٥: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب تفسير القرآن، باب ومن سورة القمر، ٥/٣٩٨، الرقم: ٣٢٨٩، والعيني في عمدة القاري، ١٦/١٦٣، والسيوطي في الدر المنثور، ٧/٦٧١۔

٦: أخرجه ابن عساكر في تاريخ مدينة ودمشق، ٤/٣٦٠، والسيوطى في الخصائص الكبرى، ١/٥٣۔

اندر چاند کے ساتھ کھیلا کرتے تھے اور انگلی مبارک کے ساتھ جس طرف اشارہ فرمایا کرتے چاند اُسی طرف جھک جاتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اُس کے ساتھ باتیں کرتا تھا اور وہ میرے ساتھ باتیں کرتا تھا اور مجھے رونے نہیں دیتا تھا۔‘‘

اِسے امام ابن عساکر اور سیوطی نے روایت کیا ہے۔

١٧٤/٧. عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُوْحَى إِلَيْهِ وَرَأْسُهُ فِي حِجْرِ عَلِيٍّ رضی الله عنه فَلَمْ يُصَلِّ الْعَصْرَ حَتّٰى

٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٤٧/٢٤، الرقم: ٣٩٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢٩٧/٨، والذهبي في ميزان الاعتدال، ٢٠٥/٥، وابن كثير في البداية والنهاية، ٨٣/٦، والقاضي عياض في الشفاء، ٤٠٠/١، والسيوطي في الخصائص الكبرى، ١٣٧/٢، والحلبي في السيرة الحلبية، ١٠٣/٢، والقرطبي في الجامع لأحكام القرآن، ١٩٧/١٥۔

رواه الطبراني بأسانيد، ورجال أحدهما رجال الصحيح غير إبراهيم بن حسن، وهو ثقة، وثّقهٗ ابن حبان، ورواه الطحاوي في مشكل الآثار (٩/٢، ٣٨٨/٤۔ ٣٨٩) وللحديث طرق أخرى عن أسماء، وعن أبي هريرة، وعليّ ابن أبي طالب، وأبي سعيد الخدري رضي الله عنهم۔

وقد جمع طرقه أبو الحسن الفضلي، وعبيد الله بن عبد الله الحسكا المتوفى سنة (٤٧٠) في (مسألة في تصحيح حديث ردّ الشمس)، والسيوطي في (كشف اللبس عن حديث الشمس)۔ وقال السيوطي في الخصائص الكبرى (١٣٧/٢): أخرجه ابن منده، وابن شاهين، والطبراني بأسانيد بعضها على شرط الصحيح۔ وقال الشيباني في حدائق الأنوار (١٩٣/١): أخرجه الطحاوي في مشكل الحديث ــ

غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ إِنَّ عَلِيًّا فِي طَاعَتِکَ وَطَاعَةِ رَسُوْلِکَ فَارْدُدْ عَلَيْهِ الشَّمْسَ قَالَتْ أَسْمَاءُ رضي الله عنها: فَرَأَيْتُهَا غَرَبَتْ وَرَأَيْتُهَا طَلَعَتْ بَعْدَ مَا غَرَبَتْ.

رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ پر وحی نازل ہو رہی تھی اور آپ ﷺ کا سر اقدس حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گود میں تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ عصر کی نماز نہ پڑھ سکے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ! علی تیری اور تیرے رسول کی اطاعت میں تھا اس پر سورج واپس لوٹا دے۔ حضرت اسماء فرماتی ہیں: میں نے اسے غروب ہوتے ہوئے بھی دیکھا اور یہ بھی دیکھا کہ وہ غروب ہونے کے بعد دوبارہ طلوع ہوا۔‘‘

اِسے امام طحاوی اور طبرانی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے اور اِس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

١٧٥/٨. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: أَصَابَ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ قَحْطٌ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَبَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ جُمُعَةٍ إِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا

.... والآثار۔ بإسنادين صحيحين۔

وقال الإمام النووي فی شرحه علی مسلم (٥٢/١٢): ذکر القاضي رضي الله عنه: أن نبينا ﷺ حبست له الشمس مرّتين ...... ذکر ذلك الطحاوي وقال: رواته ثقات۔

٨: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ١٣١٣/٣، الرقم: ٣٣٨٩، ومسلم في الصحيح، کتاب —

رَسُوْلَ اللهِ، هَلَكَتِ الْكُرَاعُ هَلَكَتِ الشَّاءُ فَادْعُ اللهَ يَسْقِيْنَا فَمَدَّ يَدَيْهِ وَدَعَا قَالَ أَنَسٌ: وَإِنَّ السَّمَاءَ لَمِثْلُ الزُّجَاجَةِ فَهَاجَتْ رِيْحٌ أَنْشَأَتْ سَحَابًا ثُمَّ اجْتَمَعَ ثُمَّ أَرْسَلَتِ السَّمَاءُ عَزَالِيَهَا فَخَرَجْنَا نَخُوْضُ الْمَاءَ حَتّٰى أَتَيْنَا مَنَازِلَنَا فَلَمْ نَزَلْ نُمْطَرُ إِلٰى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى فَقَامَ إِلَيْهِ ذَالِکَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ فَادْعُ اللهَ يَحْبِسْهُ فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ: حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَنَظَرْتُ إِلٰى السَّحَابِ تَصَدَّعَ حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ كَأَنَّهُ إِكْلِيْلٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ مبارک میں ایک دفعہ اہل مدینہ (شدید) قحط سے دوچار ہوگئے۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک شخص نے کھڑے ہوکر عرض کیا: یا رسول اللہ! گھوڑے ہلاک ہوگئے، بکریاں مرگئیں، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ ہمیں پانی عطا فرمائے۔ آپ ﷺ نے دعا کے لیے ہاتھ اُٹھا دیئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اُس وقت آسمان شیشے کی طرح صاف تھا لیکن تیز ہوا چلنے لگی، بادل اُٹھے اور گھر آئے اور آسمان نے ایسا منہ کھولا کہ ہم برستی ہوئی بارش میں اپنے گھروں کو گئے اور متواتر اگلے جمعہ تک بارش ہوتی رہی۔ پھر

-------- الاستسقاء، باب الدعاء في الاستسقاء، ٢/٦١٤، الرقم: ٨٩٧، وأبو داود في السنن، كتاب صلاة الاستسقاء، باب رفع اليدين في الاستسقاء، ١/٣٠٤، الرقم: ١١٧٤، والبخاري في الأدب المفرد/٢١٤، الرقم: ٦١٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٩٥، الرقم: ٢٦٠١، وأيضًا في الدعاء، ١/٥٩٦-٥٩٧، الرقم: ٢١٧٩، وابن عبد البر في الاستذكار، ٢/٤٣٤، والحسيني في البيان والتعريف، ٢/٢٦، الرقم: ٩٥٧۔

(آئندہ جمعہ) وہی شخص یا کوئی دوسرا آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! گھر تباہ ہو رہے ہیں، لہٰذا اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ اب اس (بارش) کو روک لے۔ تو آپ ﷺ (اس شخص کی بات سن کر) مسکرا پڑے اور (اپنے سرِ اقدس کے اوپر بارش کی طرف انگلی مبارک سے اشارہ کرتے ہوئے) فرمایا: ’’ہمیں چھوڑ کر ہمارے گرد ا گرد برس۔‘‘ تو ہم نے دیکھا کہ اسی وقت بادل مدینہ منورہ کے اوپر سے ہٹ کر یوں چاروں طرف چھٹ گئے گویا وہ تاج ہیں (یعنی تاج کی طرح دائرہ کی شکل میں پھیل گئے)۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۹/۱۷۶. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَبَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هَلَکَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ، مَا وَضَعَهَا حَتّٰى ثَارَ السَّحَابُ أَمْثَالَ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهٖ حَتّٰى رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ ﷺ فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذَالِکَ وَمِنَ الْغَدِ وَبَعْدَ الْغَدِ وَالَّذِي يَلِيْهِ حَتّٰى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى وَقَامَ ذَالِکَ الْأَعْرَابِيُّ أَوْ قَالَ: غَيْرُهٗ فَقَالَ: يَا

۹: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجمعة، باب الاستسقاء في الخطبة يوم الجمعة، ۱/۳۱۵، الرقم: ۸۹۱، وأيضًا في باب من تمطر في المطر حتى يتحادر على لحيته، ۱/۳٤۹، الرقم: ۹۸٦، ومسلم في الصحيح، كتاب صلاة الاستسقاء، باب، الدعاء في الاستسقاء، ۲/ ٦۱٤، الرقم: ۸۹۷، والنسائي في السنن، كتاب الاستسقاء، باب رفع الإمام يديه عند مسألة إمساك المطر، ۳/ ۱٦٦، الرقم: ۱۵۲۸، وابن الجارود في المنتقى، ۱/ ۷۵، الرقم: ۲۵٦، والطبراني في الدعاء، ۱/۲۹۷، الرقم: ۹۵۷۔

رَسُوْلَ اللهِ، تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَمَا يُشِيْرُ بِيَدِهٖ إِلٰى نَاحِيَةٍ مِنَ السَّحَابِ إِلَّا انْفَرَجَتْ وَصَارَتِ الْمَدِيْنَةُ مِثْلَ الْجَوْبَةِ وَسَالَ الْوَادِي قَنَاةُ شَهْرًا وَلَمْ يَجِيءُ أَحَدٌ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں لوگ قحط سالی میں مبتلا ہو گئے۔ ایک مرتبہ جب حضور نبی اکرم ﷺ جمعہ کے روز خطبہ دے رہے تھے تو ایک اعرابی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! مال ہلاک ہو گیا اور بچے بھوکے مر گئے، اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے (بارش کی) دعا کیجئے۔ آپ ﷺ نے دعا کے لئے دستِ مبارک بلند فرمائے۔ ہم نے اُس وقت آسمان میں بادل کا کوئی ٹکڑا تک نہیں دیکھا تھا، لیکن قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! آپ ﷺ نے دستِ مبارک کیا بلند فرمائے کہ پہاڑوں جیسے بادل آ گئے۔ آپ ﷺ منبر سے اُترے بھی نہیں کہ میں نے بارش کے قطرے آپ ﷺ کی ریش مبارک سے ٹپکتے دیکھے۔ اُس روز بارش ہوئی، اگلے روز بھی، اس سے اگلے روز بھی یہاں تک کہ اگلے جمعہ تک مسلسل بارش ہوتی رہی۔ (اگلے جمعہ کے روز) وہی اعرابی یا کوئی دوسرا شخص کھڑا ہوا اور عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! مکانات گر گئے اور مال ڈوب گیا۔ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کیجئے۔ پس آپ ﷺ نے ہاتھ اُٹھائے اور کہا: اے اللہ! ہمارے ارد گرد برسا، ہم پر نہیں۔ پس جس طرف دست مبارک سے اشارہ کرتے اُدھر کے بادل چھٹ جاتے یہاں تک کہ مدینہ منورہ ایک جھیل سا بن گیا۔ وادی ایک ماہ تک نہر کا منظر پیش کرتی رہی اور جو بھی کسی گوشے سے آتا وہ اِس موسلا دھار بارش کا حال بیان کرتا۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

١٧٧/ ١٠. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ يَخْطُبُ بِالْمَدِيْنَةِ، فَقَالَ: قَحطَ الْمَطَرُ، فَاسْتَسْقِ رَبَّکَ. فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ وَمَا نَرَى مِنْ سَحَابٍ، فَاسْتَسْقٰى، فَنَشَأَ السَّحَابُ بَعْضُهُ إِلٰى بَعْضٍ، ثُمَّ مُطِرُوْا حَتّٰى سَالَتْ مَثَاعِبُ الْمَدِيْنَةِ، فَمَا زَالَتْ إِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ مَا تُقْلِعُ، ثُمَّ قَامَ ذَالِکَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ، فَقَالَ: غَرِقْنَا، فَادْعُ رَبَّکَ يَحْبِسُهَا عَنَّا، فَضَحِکَ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا. مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، فَجَعَلَ السَّحَابُ يَتَصَدَّعُ عَنِ الْمَدِيْنَةِ يَمِيْنًا وَشِمَالًا، يُمْطَرُ مَا حَوَالَيْنَا وَلَا يُمْطَرُ مِنْهَا شَيْءٌ، يُرِيْهِمُ اللهُ كَرَامَةَ نَبِيِّهِ ﷺ وَإِجَابَةَ دَعْوَتِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٠: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الأدب، باب التبسم والضحك، ٥/٢٢٦١، الرقم: ٥٧٤٢، وأيضًا في كتاب الدعوات، باب الدعاء غير مستقبل القبلة، ٥/٢٣٣٥، الرقم: ٥٩٨٢، وأيضًا في كتاب الجمعة، باب الاستسقاء في الخطبة يوم الجمعة، ١/٣١٥، الرقم: ٨٩١، وأيضًا في كتاب الاستسقاء، باب الاستسقاء في المسجد الجامع، ١/٣٤٣، الرقم: ٩٦٧، وأيضًا في باب الاستسقاء في خطبة مستقبل القبلة، ١/٣٤٤، الرقم: ٩٦٨، وأيضًا في باب إذا استشفع المشركون بالمسلمين عند القحط، ١/٣٤٦، الرقم: ٩٧٤، وأيضًا في باب من تمطر في المطر حتى يتحادر على لحيته، ١/٣٤٩، الرقم: ٩٨٦،وأيضًا في كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ٣/١٣١٣، الرقم: ٣٣٨٩، ومسلم في الصحيح، كتاب الاستسقاء،—

١٧٨/١١. قال الإمام السُّيُوطي في الخصائص: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَتْ حَلِيمَةُ رضي الله عنها لَا تَدَعُهُ يَذْهَبُ مَكَانًا بَعِيدًا فَغَفَلَتْ عَنْهُ فَخَرَجَ مَعَ أُخْتِهِ الشَّيْمَاءِ فِي الظَّهِيرَةِ إِلٰى الْبَهْمِ فَخَرَجَتْ حَلِيمَةُ تَطْلُبُهُ حَتّٰى تَجِدَهُ مَعَ أُخْتِهِ فَقَالَتْ: فِي هٰذَا الْحَرِّ فَقَالَتْ أُخْتُهُ: يَا أُمَّه، مَا وَجَدَ أَخِي حَرًّا رَأَيْتُ غُمَامَةً تُظِلُّ عَلَيْهِ إِذَا وَقَفَ وَقَفَتْ، وَإِذَا سَارَ سَارَتْ، حَتّٰى انْتَهٰى إِلٰى هٰذَا الْمَوْضِعِ، قَالَتْ: أَحَقًّا يَا بُنَيَّةُ؟ قَالَتْ: أَي وَاللهِ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ مدینہ منورہ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے اس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) بارش نہ ہونے کے باعث قحط پڑ گیا ہے لہٰذا اپنے رب سے بارش مانگیں، تو آپ ﷺ نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور ہمیں کوئی بادل نظر نہیں آ رہا تھا۔ آپ ﷺ نے بارش مانگی تو فوراً بادلوں کے ٹکڑے آ کر آپس میں ملنے لگے پھر بارش ہونے لگی یہاں تک کہ مدینہ منورہ کی گلیاں بہہ نکلیں اور بارش متواتر اگلے جمعہ تک ہوتی رہی پھر وہی یا کوئی دوسرا شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا جبکہ حضور نبی اکرم ﷺ خطبہ ارشاد فرما

.... باب الدعاء في الاستسقاء، ٢/٦١٢ـ٦١٤، الرقم: ٨٩٧، وأبو داود في السنن، كتاب صلاة الاستسقاء، باب رفع اليدين في الاستسقاء، ١/٣٠٤، الرقم: ١١٧٤، والنسائي في السنن، كتاب الاستسقاء، باب كيف يرفع، ٣/١٥٩ـ١٦٦، الرقم: ١٥١٥،١٥١٧،١٥٢٧ـ١٥٢٨، وابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في الدعاء في الاستسقاء، ١/٤٠٤، الرقم: ١٢٦٩، والنسائي في السنن الكبرى، ١/٥٥٨، الرقم: ١٨١٨ـ

١١: أخرجه السيوطي في الخصائص الكبرى، ١/٥٨ـ

رہے تھے: (یا رسول اللہ!) ہم تو غرق ہونے لگے لٰہذا اپنے رب سے دعا کیجئے کہ اس بارش کو ہم سے روک دے۔ آپ ﷺ مسکرا پڑے اور دعا کی: اے اللہ! ہمارے اردگرد برسا اور ہمارے اوپر نہ برسا، ایسا دو یا تین دفعہ فرمایا۔ سو بادل چھٹنے لگے اور مدینہ منورہ کی دائیں بائیں جانب جانے لگے۔ چنانچہ ہمارے اردگرد (کھیتوں اور فصلوں پر) بارش ہونے لگی ہمارے اوپر بند ہو گئی۔ یونہی اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی برکت اور ان کی قبولیتِ دعا دکھاتا ہے۔‘‘

’’امام سیوطی نے ’’الخصائص الکبریٰ‘‘ میں روایت کیا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا آپ کا بہت خیال رکھتی تھیں ایک روز قدرے غافل ہوگئیں تو آپ ﷺ اپنی رضاعی بہن شیماء کے ساتھ دوپہر کے وقت ریوڑ کی طرف نکل گئے۔ حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا بے قرار ہوگئیں اور فوراً آپ ﷺ کی تلاش میں نکلیں۔ جب بہن کے ساتھ دیکھا تو اُن کی جان میں جان آئی۔ وہ بیٹی سے ناراض ہوئیں کہ اتنی سخت دھوپ میں اُنہیں لے کر کیوں آئی ہو؟ شیماء نے جواب دیا: امی جان! میرے بھائی کو دھوپ نے کچھ نہیں کہا۔ بادل اُن پر مسلسل سایہ فگن رہا، جب یہ ٹھہرتے تو وہ بھی ٹھہر جاتا اور جب یہ چلتے تو وہ بھی چل پڑتا تھا یہاں تک کہ ہم یہاں پہنچ گئے۔ حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا یہ سن کر خوشگوار حیرت کے عالم میں کہنے لگیں: میری بیٹی! کیا یہ سچ ہے؟ شیما نے جواب دیا: ہاں، امی جان یہ بالکل سچ ہے۔‘‘

بَابٌ فِي انْقِيَادِ الْجِبَالِ وَالْأَحْجَارِ وَالْأَشْجَارِ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَحَبَّةً وَإِكْرَامًا وَتَعْظِيمًا لَهُ

﴿ پہاڑوں، پتھروں، درختوں کی حضور ﷺ سے محبت اور تعظیم و اکرام کے ساتھ آپ کی فرمانبرداری کرنے کا بیان ﴾

۱۷۹/۱. عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ رضی الله عنه قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِي ﷺ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْکَ حَتّٰى إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ: هٰذِهٖ طَابَةُ وَهٰذَا أُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم غزوۂ تبوک سے واپسی کے دوران حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے۔ جب ہم مدینہ منورہ کے نزدیک پہنچے تو

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب نزول النبي ﷺ الحجر، ٤/١٦١٠، الرقم: ٤١٦٠، وأيضًا في كتاب الزكاة، باب خرص التمر، ٢/٥٣٩، الرقم: ١٤١١، ومسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب في معجزات النبي ﷺ، ٤/١٧٨٥، الرقم: ١٣٩٢، وأيضًا في كتاب الحج، باب أحد جبل يحبنا ونحبه، ٢/١٠١١، الرقم: ١٣٩٢، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٤٢٤، الرقم: ٢٣٦٥٢، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٤٢٣، الرقم: ٣٧٠٠٦، وابن حبان في الصحيح، ١٠/٣٥٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦/٣٧٢، الرقم: ١٢٨٨٩، وأبو نعيم في دلائل النبوة/١٧١، الرقم: ٢١٢۔

آپ ﷺ نے فرمایا: یہ طابہ (یعنی مدینہ منورہ) ہے اور یہ اُحد پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اُس سے محبت کرتے ہیں۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

۲/۱۸۰. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: صَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ إِلٰى أُحُدٍ وَمَعَهُ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ: اثْبُتْ أُحُدُ، فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيْقٌ، أَوْ شَهِيْدَانِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

’’حضرت انس بن مالک رضی الله عنه روایت کرتے ہیں کہ ایک روز حضور نبی اکرم ﷺ جبلِ اُحد پر تشریف لے گئے اُس وقت آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی الله عنهم تھے۔ اُن سب کی موجودگی کی وجہ سے پہاڑ (جوشِ مسرت سے) وجد میں آ گیا۔ آپ ﷺ نے اُس پر اپنا قدم مبارک مارا اور فرمایا: اے اُحد ٹھہر جا! تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید وں کے سوا اور کوئی نہیں۔‘‘

اِسے امام بخاری، ترمذی اور ابو داود نے روایت کیا ہے۔

۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب مناقب عمر بن الخطاب رضی الله عنه، ۳/۱۳٤۸، الرقم: ۳٤۸۳، وأيضًا في باب لو كنت متخذًا خليلاً، ۳/۱۳٤٤، الرقم: ۳٤۷۲، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في مناقب عثمان رضی الله عنه، ٥/٦۲٤، الرقم: ۳٦۹۷، وأبو داود في السنن، كتاب السنة، باب في الخلفاء، ٤/۲۱۲، الرقم: ٤٦٥۱، وابن حبان في الصحيح، ۱٥/۲۸۰، الرقم: ٦۸٦٥، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٤۳، الرقم: ۸۱۳٥۔

٣/١٨١. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ عَلٰى حِرَاءٍ هُوَ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اهْدَأْ، فَمَا عَلَيْکَ إِلاَّ نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيْقٌ أَوْ شَهِيْدٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ حرا پہاڑ پر تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ اتنے میں پہاڑ نے حرکت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھہر جا، کیونکہ تیرے اوپر نبی، صدیق اور شہید کے سوا کوئی نہیں ہے۔‘‘

اِسے امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

٤/١٨٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ عَلٰى جَبَلِ

٣: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل طلحة والزبير رضي الله عنهما، ٤/١٨٨٠، الرقم: ٢٤١٧، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في مناقب عثمان بن عفان رضی الله عنه، ٥/٦٢٤، الرقم: ٣٦٩٦۔

٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل طلحة والزبير رضي الله عنهما، ٤/١٨٨٠، الرقم: ٢٤١٧، وأبو داود عن سعيد بن زيد في السنن، كتاب السنة، باب في الخلفاء، ٤/٢١١، الرقم: ٤٦٤٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢/٤١٩، الرقم: ٩٤٢٠، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٥٥، الرقم: ٨١٩٠، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٥١، الرقم: ٣١٩٤٨۔

حِرَاءٍ فَتَحَرَّكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اسْكُنْ حِرَاءُ، فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيْقٌ أَوْ شَهِيْدٌ وَعَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رضي الله عنهم.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ حرا پہاڑ پر تھے، وہ ہلنے لگا، حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے حرا ٹھہر جا! تجھ پر صرف نبی ہے، یا صدیق ہے، یا شہید ہے۔ اس پہاڑ پر حضور نبی اکرم ﷺ تھے اور حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم تھے۔'' اِسے امام مسلم، ابوداود، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

١٨٣/٥. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلٰى حِرَاءٍ فَتَزَلْزَلَ الْجَبَلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اثْبُتْ حِرَاءُ مَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيْقٌ أَوْ شَهِيْدٌ وَعَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَسَعِيْدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ رضي الله عنهم. رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى وَالطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جبلِ حراء پر قیام فرما تھے کہ وہ کانپنے لگا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے حراء ٹھہر جا،

٥: أخرجه أبو يعلى في المسند، ٤/٣٣٣، الرقم: ٢٤٤٥، والطبراني في المعجم الكبير، ١١/١٥٩، الرقم: ١١٦٧١، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٦٢٢، الرقم: ١٤٤٦، ومحب الدين الطبري في الرياض النضرة، ١/٢٢٢۔

تجھ پر سوائے نبی، صدیق یا شہید کے کوئی نہیں۔ اور اس وقت وہاں حضور نبی اکرم ﷺ، ابو بکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، عبد الرحمٰن بن عوف، سعد بن ابی وقاص اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہم تھے۔'' اِسے امام ابو یعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٦/١٨٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَالِمٍ الْمَازِنِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ رضی الله عنه قَالَ: لَمَّا قَدِمَ فُـلَانٌ إِلَى الْكُوْفَةِ أَقَامَ فُـلَانٌ خَطِيْبًا فَأَخَذَ بِيَدِي سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ رضی الله عنه فَقَالَ: أَلَا تَرَى إِلٰى هٰذَا الظَّالِمِ فَأَشْهَدُ عَلَى التِّسْعَةِ إِنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ وَلَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِ لَمْ إِيْثَمْ قَالَ ابْنُ إِدْرِيْسَ: وَالْعَرَبُ تَقُوْلُ آثَمُ قُلْتُ: وَمَنِ التِّسْعَةُ؟ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَهُوَ عَلٰى حِرَاءٍ: اثْبُتْ حِرَاءُ إِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْکَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيْقٌ أَوْ شَهِيْدٌ قُلْتُ: وَمَنِ التِّسْعَةُ؟ قَالَ: رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رضی الله عنهم قُلْتُ: وَمَنِ الْعَاشِرُ؟ فَتَلَكَّأَ هُنَيَّةً ثُمَّ قَالَ: أَنَا.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت عبد اللہ بن سالم مازنی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعید بن زید

٦: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب السنة، باب في الخلفاء، ٤/٢١١، الرقم: ٤٦٤٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٨٨، الرقم: ١٦٣٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٥١، الرقم: ٣١٩٤٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٥٥، الرقم: ٨١٩٠، والبزار في المسند، ٤/٩١، الرقم: ٢١٦٣، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٤٥٧، الرقم: ٦٩٩٦، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/٢٧٣، الرقم: ٨٩٠۔

بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ سے سنا۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب فلاں شخص کوفے میں آیا اور اُس نے فلاں کو خطبہ دینے کے لیے کھڑا کیا تو حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: کیا تم اِس ظالم کو نہیں دیکھتے۔ نو (۹) حضرات کے متعلق تو میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنتی ہیں اور اگر دسویں کے متعلق بھی گواہی دوں تو گنہگار نہیں ہوں گا۔ ابن ادریس نے کہا: عرب (إِثم کی بجائے) آثَمُ کہا کرتے تھے۔ میں عرض گزار ہوا کہ وہ نو حضرات کون ہیں؟ ارشاد ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جبکہ آپ حراء کے اوپر تھے: اے حراء! ٹھہر جا کیونکہ تیرے اوپر نبی، صدیق اور شہیدوں کے سوا کوئی نہیں ہے۔ اُن نو حضرات کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ ابو بکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، سعد بن ابی وقاص اور عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم ہیں۔ میں عرض گزار ہوا کہ دسواں کون ہے؟ وہ کچھ دیر خاموش رہے اور پھر فرمایا: میں ہوں۔‘‘

اِسے امام ابو داود، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

۱۸۵/۷. عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ فَوْقَ دَارِهِ ثُمَّ قَالَ: أُذَكِّرُكُمْ بِاللهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ حِرَاءَ حِيْنَ انْتَفَضَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اثْبُتْ حِرَاءُ، فَلَيْسَ عَلَيْکَ إِلَّا

۷: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في مناقب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، ٥/٦٢٥، الرقم: ٣٦٩٩، والنسائي في السنن، كتاب الأحباس، باب وقف المساجد، ٦/٢٣٦، الرقم: ٣٦٠٩، وابن حبان، ١٥/٣٤٨، الرقم: ٦٩١٦، والدار قطني في السنن، ٤/١٩٨، ١٩٩، الرقم: ٨، ١١، والبيهقي في السنن الكبرى، ٦/١٦٧، الرقم: ١١٧١٤، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١/ ٤٨٢، الرقم: ٣٥٨، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/٥٤٠، الرقم: ٢١٩٨۔

نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيْدٌ قَالُوْا: نَعَمْ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابو عبد الرحمٰن سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ مکان کے اُوپر سے لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر یاد دلاتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ جب حراء پہاڑ حرکت کرنے لگا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حراء ٹھہر جا تجھ پر نبی، صدیق اور شہید کے سوا کوئی نہیں۔ حاضرین نے کہا: ہاں۔‘‘

اِسے امام ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٨٦/٨. عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ: شَهِدْتُ الدَّارَ حِيْنَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ .... أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ عَلٰى ثَبِيْرِ مَكَّةَ وَمَعَهُ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ رضي الله عنهما وَأَنَا فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ حَتّٰى تَسَاقَطَتْ حِجَارَتُهُ بِالْحَضِيْضِ قَالَ: فَرَكَضَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ: اسْكُنْ ثَبِيْرُ، فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيْدَانِ قَالُوْا:

٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في مناقب عثمان بن عفان رضي الله عنه، ٥/٦٢٧، الرقم: ٣٧٠٣، والنسائي في السنن، كتاب الأحباس، باب وقف المساجد، ٦/٢٣٥، الرقم: ٣٦٠٨، وأيضًا في السنن الكبرى، ٤/٩٧، الرقم: ٦٤٣٥، والدار قطني في السنن، ٤/١٩٦، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١/٤٤٦، ٤٤٧، الرقم: ٣٢١، ٣٢٢، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٥٩٤، الرقم: ١٣٠٥۔

اَللّٰهُمَّ نَعَمْ. قَالَ: اللهُ أَكْبَرُ شَهِدُوْا لِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ أَنِّي شَهِيْدٌ ثَلَاثًا.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

قَالَ الْقَاضِي أَبُوْ بَكْرِ بْنُ الْعَرَبِيِّ رحمه الله فِي الْعَارِضَةِ:...... إِنَّمَا اضْطَرَبَتِ الصَّخْرَةُ وَرَجَفَ الْجَبَلُ اسْتِعْظَامًا لِمَا كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الشَّرَفِ، وَبِمَنْ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْأَشْرَافِ.(١)

قَالَ ابْنُ الْمُنِيْرِ - فِيْمَا نَقَلَهُ الْقُسْطَلَانِيُّ - رحمهما الله، فِي الْإِرْشَادِ: اَلْحِكْمَةُ فِي ذَالِكَ أَنَّهُ لَمَّا ارْتَجَفَ أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُبَيِّنَ أَنَّ هٰذِهِ الرَّجْفَةَ لَيْسَتْ مِنْ جِنْسِ رَجْفَةِ الْجَبَلِ بِقَوْمِ مُوْسٰى عليه السلام لَمَّا حَرَّفُوْا الْكَلِمَ، فَتِلْكَ رَجْفَةُ الْغَضَبِ، وَهٰذِهِ هَزَّةُ الطَّرَبِ، وَلِهٰذَا نَصَّ عَلٰى مَقَامِ النُّبُوَّةِ وَالصِّدِّيْقِيَّةِ وَالشَّهَادَةِ، الَّتِي تُوْجِبُ سُرُوْرَ مَا اتَّصَلَتْ بِهٖ، فَأَقَرَّ الْجَبَلُ بِذَالِكَ، فَاسْتَقَرَّ.(٢)

’’حضرت ثمامہ بن حزم قشیری بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دولت کدہ کے پاس آیا۔ اُس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ گھر کے اوپر سے لوگوں کی طرف متوجہ ہوکر فرما رہے تھے..... میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اسلام کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ حضور نبی اکرم ﷺ ثبیرِ مکہ پر تھے اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابو بکر، حضرت عمر رضی اللہ عنہما اور میں بھی تھا۔ پہاڑ متحرک ہوا یہاں تک کہ اس کے پتھر نیچے گرنے لگے۔

(١) عارضة الأحوذي، ١٣/١٥١-١٥٤۔

(٢) إرشاد السّاري، ٦/٩٧، ولامع الدراري، ٦/٩٧۔

حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے پاؤں کی ٹھوکر مار کر فرمایا: ٹھہر ثبیر! ٹھہر جا، کیونکہ تیرے اُوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔ محاصرین نے عرض کیا: جی ہاں (ایسا ہی ہے)۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ اکبر! اِن لوگوں نے میرے حق میں گواہی دی۔ ربّ کعبہ کی قسم میں شہید ہوں، یہ الفاظ آپ نے تین مرتبہ دوہرائے۔‘‘

اِسے امام ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔

’’قاضی ابوبکر بن العربی رحمہ اللہ ’’العارضہ‘‘ میں بیان کرتے ہیں کہ بے شک چٹان تھرتھرانے لگی اور پہاڑ لرزاں ہوگئے، اُس شرف کو بڑا جانتے ہوئے جو اشرافِ عرب کے اُس پر جلوہ افروز ہونے سے اُسے ملا۔‘‘

’’امام ابن منیر نے فرمایا: جسے امام قسطلانی رحمہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب ’’إرشاد الساري‘‘ میں نقل کیا ہے: اِس چیز میں جو حکمت پنہاں ہے وہ یہ ہے کہ جب وہ پہاڑ لرزاں ہوا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے چاہا کہ وہ یہ بیان فرما دیں کہ یہ وہ لرزہ اور تھرتھراہٹ نہیں ہے جو قوم موسیٰ علیہ السلام پر پہاڑ کی ہوئی تھی جب انہوں نے کلمات (الٰہیہ) میں تحریف کے جرم کا ارتکاب کیا، پس وہ تھرتھراہٹ غضبِ الٰہی کی تھی، اور یہ (قربِ مصطفیٰ ﷺ کی وجہ سے) رقصِ مسرت تھا، اِسی لیے آپ ﷺ نے مقامِ نبوت، صدیقیت اور شہادت کو بیان فرما دیا، جو موجبِ سرور وفرحت ہیں، پس پہاڑ نے بھی اُس چیز کا اقرار کیا اور پھر استقرار پکڑ لیا۔‘‘

١٨٧/٩. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي لَأَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُبْعَثَ إِنِّي لَأَعْرِفُهُ

:٩ أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب فضل نسب النبي وتسليم الحجر عليه ﷺ قبل النبوة، ١٧٨٢/٤، الرقم: ٢٢٧٧، —

الْآنَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں مکّہ مکرّمہ کے اُس پتھر کو بہت اچھی طرح سے جانتا ہوں جو میری بعثت سے پہلے مجھ پر سلام بھیجا کرتا تھا یقیناً میں اُسے اب بھی (اُسی طرح) پہچانتا ہوں۔‘‘

اِسے امام مسلم، ترمذی، دارمی، احمد اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

١٨٨/ ١٠. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضی الله عنه قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِمَكَّةَ، فَخَرَجْنَا فِي بَعْضِ نَوَاحِيهَا، فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ إِلَّا وَهُوَ

.... والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في آيات إثبات نبوة النبي ﷺ وما قد خصه الله عزوجل، ٥/٥٩٢، الرقم: ٣٦٢٤، والدارمي في السنن، ١/٢٤، الرقم: ٢٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٨٩، ٩٥، ١٠٥، الرقم: ٢٠٨٦٠، ٢٠٩٣١، ٢١٠٤٣، وأبو يعلى في المسند، ١٣/٤٥٩، الرقم: ٧٤٦٩، وابن حبان في الصحيح، ١٤/٤٠٢، الرقم: ٦٤٨٢، ومالك في المدونة الكبرى، ١/١٤٤، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣١٣، الرقم: ٣١٧٠٥، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/٢٩١، الرقم: ٢٠١٢، وأيضًا في المعجم الصغير، ١/١١٥، الرقم: ١٦٧، وأيضًا في المعجم الكبير، ٢/٢٢٠، ٢٣١، ٢٣٨، الرقم: ١٩٠٧، ١٩٦١، ١٩٩٥، والطيالسي في المسند، ١/١٠٦، الرقم: ٧٨١، والديلمي في مسند الفردوس، ١/٥٨، الرقم: ١٦١، والعسقلاني في فتح الباري، ٢/٨٩۔

١٠: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب: (٦)، ٥/٥٩٣، الرقم: ٣٦٢٦، والدارمي في السنن، باب ما أكرم الله به نبيه من إيمان الشجر به والبهائم والجن، ١/٣١، الرقم: ٢١، والحاكم في ـــ

يَقُوْلُ: اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا رَسُوْلَ اللهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالْحَاکِمُ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں مکہ مکرمہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھا۔ ہم مکہ مکرمہ کی ایک جانب چلے تو جو پہاڑ اور درخت بھی آپ ﷺ کے سامنے آتا (وہ آپ ﷺ کی خدمت میں یوں سلام) عرض کرتا: ﴿اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا رَسُوْلَ اللهِ﴾‘ (یا رسول اللہ! آپ پر سلام ہو)۔‘‘

اِسے امام ترمذی، دارمی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

١٨٩/١١. عَنْ عَبَّادٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَدْخُلُ مَعَهُ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ الْوَادِيَ. فَلَا يَمُرُّ بِحَجَرٍ وَلَا شَجَرٍ إِلَّا قَالَ: السَّلَامُ عَلَيْکَ، يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَأَنَا أَسْمَعُهُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عباد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: تم نے مجھے دیکھا کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ فلاں فلاں وادی کا سفر کیا۔ آپ ﷺ جس بھی پتھر یا درخت کے پاس سے گزرتے تو وہ عرض کرتا: ﴿اَلسَّلَامُ

--------- المستدرك، ٦٧٧/٢، الرقم: ٤٢٣٨، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١٣٤/٢، الرقم: ٥٠٢، والمنذري في الترغيب والترهيب، ١٥٠/٢، الرقم: ١٨٨٠، والمزي في تهذيب الكمال، ١٧٥/١٤، الرقم: ٣١٠٣، والجرجاني في تاريخ جرجان، ٣٢٩/١، الرقم: ٦٠٠۔

١١: أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، ١٥٤/٢، وابن كثير في شمائل الرسول، ٢٥٩/١، ٢٦٠، وأيضًا في البداية والنهاية، ١٦/٣۔

عَلَيْکَ يَا رَسُوْلَ اللهِ﴾ (یا رسول اللہ! آپ پر سلام ہو) اور میں یہ تمام سن رہا تھا۔‘‘

اِسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

۱۲/۱۹۰. عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رضی الله عنه قَالَ: خَرَجَ أَبُوْ طَالِبٍ إِلَى الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي أَشْيَاخٍ مِنْ قُرَيْشٍ. فَلَمَّا أَشْرَفُوْا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطَ فَحَلُّوْا رِحَالَهُمْ فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ وَكَانُوْا قَبْلَ ذَالِکَ يَمُرُّوْنَ بِهٖ فَلَا يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ وَلَا يَلْتَفِتُ. قَالَ: فَهُمْ يَحُلُّوْنَ رِحَالَهُمْ، فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ حَتّٰى جَاءَ فَأَخَذَ بِيَدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَقَالَ: هٰذَا سَيِّدُ الْعَالَمِيْنَ، هٰذَا رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، يَبْعَثُهُ اللهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِيْنَ. فَقَالَ لَهُ أَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ: مَا عِلْمُکَ؟ فَقَالَ: إِنَّكُمْ حِيْنَ أَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ شَجَرٌ وَلَا حَجَرٌ إِلَّا خَرَّ سَاجِدًا وَلَا يَسْجُدَانِ إِلَّا لِنَبِيٍّ...... الحديث.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَاكِمُ وَالْبَزَّارُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو طالب روسائے قریش کے ہمراہ شام کی طرف روانہ ہوئے۔ حضور نبی اکرم ﷺ بھی آپ

۱۲: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب ما جاء في بدء نبوة النبي ﷺ، ۵/۵۹۰، الرقم: ۳۶۲۰، وابن أبي شيبة في المصنف، ۶/۳۱۷، الرقم: ۳۱۷۳۳، وأيضًا، ۷/۳۲۷، الرقم: ۳۶۵۴۱، والبزار في المسند، ۸/۹۷، الرقم: ۳۰۹۶، والحاكم في المستدرك، ۲/۶۷۲، الرقم: ۴۲۲۹، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ۱/۴۵، الرقم: ۱۹۔

کے ہمراہ تھے۔ راستے میں جب وہ راہب کے پاس پہنچے تو حضرت ابو طالب اپنی سواری سے نیچے اُتر آئے۔ باقی لوگوں نے بھی اپنے کجاوے کھول دیئے۔ راہب ان کی طرف نکلا حالانکہ اس سے پہلے وہ اس کے پاس سے گزرا کرتے تھے لیکن وہ ان کے پاس نہیں آیا کرتا تھا اور نہ ہی ان کی طرف متوجہ ہوتا تھا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ ابھی کجاوے کھول ہی رہے تھے کہ وہ ان کے درمیان چلنے لگا یہاں تک کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کے قریب پہنچا اور آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر کہا: یہ تمام جہانوں کا سردار اور رب العالمین کا رسول ہے! وہ انہیں تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر مبعوث کرے گا۔ روسائے قریش نے اُس سے پوچھا: تمہیں کیسے معلوم ہوا؟ اُس نے کہا: جب تم لوگ گھاٹی سے اُتر رہے تھے تو تمام درخت اور پتھر ان کو سجدہ کر رہے تھے اور وہ سوائے نبی کے کسی کو سجدہ نہیں کرتے......''

اِسے امام ترمذی، ابن ابی شیبہ، حاکم اور بزار نے روایت کیا ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن ہے۔ اور امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۹۱/۱۳. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ إِلٰى جِذْعٍ. فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنْبَرَ تَحَوَّلَ إِلَيْهِ، فَحَنَّ الْجِذْعُ. فَأَتَاهُ، فَمَسَحَ يَدَهُ عَلَيْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک درخت کے تنے کے ساتھ ٹیک لگا کر خطاب فرمایا کرتے تھے۔ جب منبر بنا اور آپ ﷺ

۱۳: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب علامات النبوة في الإسلام، ۳/۱۳۱۳، الرقم: ۳۳۹۰، وابن حبان في الصحيح، ۱٤/٤۳٥، الرقم: ٦٥۰٦، واللالكائي في اعتقاد أهل السنة، ٤/۷۹۷، الرقم: ۱٤٦۹۔

اس پر جلوہ افروز ہوئے تو لکڑی کا وہ ستون گریہ و زاری کرنے لگا۔ پس آپ ﷺ اس کے پاس تشریف لائے اور اس پر اپنا دستِ شفقت پھیرا۔‘‘

اِسے امام بخاری اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

١٩٢/ ١٤. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ خَطَبَ إِلٰى عِذْقِ جِذْعٍ وَاتَّخَذُوْا لَهُ مِنْبَرًا. فَخَطَبَ عَلَيْهِ، فَحَنَّ الْجِذْعُ حَنِيْنَ النَّاقَةِ. فَنَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَمَسَّهُ فَسَكَنَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کھجور کے ایک تنے کے ساتھ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کے لئے ایک منبر بنوا دیا اور آپ ﷺ جب اُس پر تشریف فرما ہو کر خطبہ دینے لگے تو وہ (خشک) تنا اس طرح رونے لگا جس طرح اونٹنی اپنے بچے کی خاطر روتی ہے۔ آپ ﷺ منبر سے نیچے تشریف لائے اور اُس پر اپنا دستِ اقدس پھیرا تو وہ خاموش ہو گیا۔‘‘ اِسے امام ترمذی نے روایت کیا اور فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٩٣/ ١٥. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ إِلٰى جِذْعٍ. فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنْبَرَ ذَهَبَ إِلَى الْمِنْبَرِ. فَحَنَّ الْجِذْعُ، فَأَتَاهُ، فَاحْتَضَنَهُ، فَسَكَنَ. فَقَالَ: لَوْ لَمْ أَحْتَضِنْهُ لَحَنَّ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

١٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في آيات إثبات نبوة النبي ﷺ وما قد خصه الله عزوجل به، ٥/ ٥٩٤، الرقم: ٣٦٢٧۔

١٥-١٦: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في بدء شأن المنبر، ١/ ٤٥٤، الرقم: ١٤١٥، —

رَوَاهُ ابْنُ مَاجه وَأَبُوْ يَعْلٰى وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ.

١٦/١٩٤. وفي رواية عن جابر ﷺ: **حَتّٰى سَمِعَهُ أَهْلُ الْمَسْجِدِ حَتّٰى أَتَاهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَمَسَحَهُ فَسَكَنَ. فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَوْ لَمْ يَأْتِهِ، لَحَنَّ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.**

''حضرت انس ﷺ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک ستون سے ٹیک لگا کر خطبہ دیتے تھے۔ پھر جب آپ ﷺ کے لئے منبر تیار ہو گیا تو آپ ﷺ منبر کی طرف تشریف لے گئے تو وہ ستون رونے لگا۔ آپ ﷺ اس کے پاس تشریف لائے اور اسے سینہ سے لگایا تو وہ پر سکون ہوگیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں اسے سینہ سے نہ لگاتا تو یہ قیامت تک روتا رہتا۔''

اِسے امام ابن ماجہ، ابو یعلی اور بخاری نے **التاریخ الکبیر** میں روایت کیا ہے۔

''حضرت جابر ﷺ سے مروی ایک اور روایت میں ہے کہ (ستون کے رونے کی) آواز تمام اہلِ مسجد نے سنی۔ (اس کا رونا سن کر) حضور نبی اکرم ﷺ اس کے پاس تشریف لائے اور اس پر اپنا دستِ شفقت پھیرا تو وہ پرسکون ہوگیا۔ بعض صحابہ کرام ﷺ کہنے لگے: اگر حضور نبی اکرم ﷺ اُس کے پاس تشریف نہ لاتے تو وہ قیامت تک روتا رہتا۔''

.... والبخاري في التاريخ الكبير، ٢٦/٧، الرقم: ١٠٨، وأبو يعلى في المسند، ١١٤/٦، الرقم: ٣٣٨٤، وعبد بن حميد في المسند، ٣٩٦/١، الرقم: ١٣٣٦، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٣٧/٥، الرقم: ١٦٤٣۔

١٩٥/١٧. عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ﷺ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي إِلٰى جِذْعٍ إِذْ كَانَ الْمَسْجِدُ عَرِيْشًا وَكَانَ يَخْطُبُ إِلٰى ذَالِکَ الْجِذْعِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهٖ: هَلْ لَکَ أَنْ نَجْعَلَ لَکَ شَيْئًا تَقُوْمُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حَتّٰى يَرَاکَ النَّاسُ وَتُسْمِعَهُمْ خُطْبَتَکَ قَالَ: نَعَمْ، فَصَنَعَ لَهُ ثَلَاثَ دَرَجَاتٍ فَهِيَ الَّتِي أَعْلَى الْمِنْبَرِ فَلَمَّا وُضِعَ الْمِنْبَرُ وَضَعُوْهُ فِي مَوْضِعِهِ الَّذِي هُوَ فِيْهِ فَلَمَّا أَرَادَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ يَقُوْمَ إِلَى الْمِنْبَرِ مَرَّ إِلَى الْجِذْعِ الَّذِي كَانَ يَخْطُبُ إِلَيْهِ فَلَمَّا جَاوَزَ الْجِذْعَ خَارَ حَتّٰى تَصَدَّعَ وَانْشَقَّ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَمَّا سَمِعَ صَوْتَ الْجِذْعِ فَمَسَحَهُ بِيَدِهٖ حَتّٰى سَكَنَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَكَانَ إِذَا صَلّٰى صَلّٰى إِلَيْهِ فَلَمَّا هُدِمَ الْمَسْجِدُ وَغُيِّرَ أَخَذَ ذَالِکَ الْجِذْعَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ ﷺ وَكَانَ عِنْدَهُ فِي بَيْتِهٖ......الحديث. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالدَّارِمِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ.

١٧: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في بدء شأن المنبر، ٤٥٤/١، الرقم: ١٤١٤، والدارمي في السنن، ٣٠/١، الرقم: ٣٦، والشافعي في المسند، ٦٥/١، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٣٧/٥ـ ١٣٨، الرقم: ٢١٢٨٥، ٢١٢٨٩، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ٢٥٢/١، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٣٩٣/١، الرقم: ١١٩٢، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣٩٢/٤، والعسقلاني في فتح الباري، ٦٠٣/٦، الرقم: ٣٣٩٠، وأبو المحاسن في معتصر المختصر، ٩/١، والعيني في عمدة القاري، ٢١٥/٦، والكناني في مصباح الزجاجة، ١٦/٢، الرقم: ٥٠٤ـ

وَقَالَ الْمَقْدِسِيُّ: رَوَاهُ أَبُوْ عَبْدِ اللهِ بْنُ مَاجه عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَبْدِ اللهِ لَهُ شَاهِدٌ فِي الصَّحِيْحِ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ ﷺ وَلَهُ طُرُقٌ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنَ الصَّحَابَةِ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ. وَقَالَ الْكِنَانِيُّ: هٰذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ وَرَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى الْمُوْصِلِيُّ فِي مُسْنَدِهٖ.

’’حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کھجور کے ایک تنے سے ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے اور اُس وقت مسجد نبوی چھپر کی تھی۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیوں نہ ہم آپ کے لئے ایسی چیز تیار کر دیں جس پر آپ جمعہ کے دن قیام فرما ہوں تاکہ لوگ آپ ﷺ کی زیارت بھی کر سکیں اور خطبہ بھی سن سکیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ تو منبر تیار کیا گیا جس کی تین سیڑھیاں تھیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اُس منبر کو اس مقام پر رکھ دیا جہاں منبر کی جگہ ہے۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے منبر پر کھڑے ہونے کا ارادہ فرمایا اور اُس ستون کے قریب سے گزرے جس پر ٹیک لگا کر آپ ﷺ خطبہ دیا کرتے تھے تو اُس ستون میں سے (ہجر و فراقِ رسول ﷺ میں) رونے کی آواز آئی اور وہ ستون درمیان سے شق ہو گیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اُس کے رونے کی یہ حالت دیکھی تو آپ ﷺ نے اُس پر اپنا دستِ شفقت پھیرا جس سے اُس ستون کی حالتِ گریہ ختم ہوگئی پھر آپ ﷺ منبر پر تشریف لے گئے۔ جب آپ ﷺ نماز پڑھتے تو اُس کی طرف نماز پڑھتے جب مسجد منہدم کی گئی تو اُس ستون کو حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے لے لیا اور پھر وہ اُنہی کے گھر میں رہا......الحدیث۔‘‘ اِسے امام ابن ماجہ، دارمی، شافعی اور احمد نے روایت کیا ہے۔

امام مقدسی نے فرمایا: اِسے امام ابو عبد اللہ ابن ماجہ نے حضرت اسماعیل بن عبد اللہ سے روایت کیا ہے اور اس کے شواہد میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی احادیث صحیح (بخاری و مسلم) میں بھی ہیں اور بے شمار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

سے اِس کے دیگر طرق بھی مروی ہیں اور اِس کی اسناد حسن ہیں۔ امام کنانی نے فرمایا: یہ اسناد حسن ہے اور اسے امام ابو یعلی الموصلی نے بھی اپنی مسند میں روایت کیا ہے۔

۱۹۶/ ۱۸. **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما وَعَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ إِلٰى جِذْعٍ فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنْبَرَ ذَهَبَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَحَنَّ الْجِذْعُ فَأَتَاهُ فَاحْتَضَنَهُ فَسَكَنَ فَقَالَ: لَوْ لَمْ أَحْتَضِنْهُ لَحَنَّ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.**

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ. وَقَالَ الْمَقْدِسِيُّ: إِسْنَادُهُ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْكِنَانِيُّ: هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيْحٌ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

۱۸: أخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في بدء شأن المنبر، ۱/ ۴۵۴، الرقم: ۱۴۱۵، وأحمد بن حنبل عن ابن عباس رضي الله عنهما في المسند، ۱/ ۲۴۹، ۳۶۳، الرقم: ۲۲۳۶، ۳۴۳۰، والدارمي في السنن، ۱/ ۳۱، ۴۴۲، الرقم: ۳۹، ۱۵۶۳، والبخاري في التاريخ الكبير، ۷/ ۲۶، الرقم: ۱۰۸، وابن أبي شيبة عن ابن عباس رضی الله عنهما في المصنف، ۶/ ۳۱۹، الرقم: ۳۱۷۴۶، وأبو يعلى في المسند، ۶/ ۱۱۴، الرقم: ۳۳۸۴، والطبراني في المعجم الكبير، ۱۲/ ۱۸۷، الرقم: ۱۲۸۴۱، وعبد بن حميد في المسند، ۱/ ۳۹۶، الرقم: ۱۳۳۶، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۱/ ۲۵۲، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۵/ ۳۷۔۳۸، الرقم: ۱۶۴۳۔۱۶۴۵، والعسقلاني في فتح الباري، ۶/ ۶۰۲، الرقم: ۳۳۹۰، والكناني في مصباح الزجاجة، ۲/ ۱۶، الرقم: ۵۰۵۔

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ثابت، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک ستون سے ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ پھر جب آپ ﷺ کے لئے منبر تیار ہوگیا تو آپ ﷺ منبر پر تشریف لے گئے اِس پر وہ ستون (آپ ﷺ کے فراق میں زار و قطار) رونے لگا۔ آپ ﷺ اُس کے پاس تشریف لائے اور اُسے تشفی دی حتی کہ وہ پرسکون ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے) فرمایا: اگر میں اُسے تسلی نہ دیتا تو وہ قیامت تک یونہی روتا رہتا۔''

اِسے امام ابن ماجہ، احمد، دارمی، ابن ابی شیبہ، ابو یعلی اور بخاری نے التاریخ الکبیر میں روایت کیا ہے۔ امام مقدسی نے فرمایا: اِس کی سند صحیح ہے۔ امام کنانی نے بھی فرمایا: اِس کی سند صحیح اور رجال ثقات ہیں۔

۱۹۷/ ۱۹. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی الله عنه قَالَ: حَنَّتِ الْخَشَبَةُ الَّتِي كَانَ يَقُوْمُ عِنْدَهَا، فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَيْهَا: فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا فَسَكَنَتْ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه وَرِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

۱۹: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب ما أكرم النبي ﷺ بحنين المنبر، ۱/ ۳۲، ۴۲، الرقم: ۴۰، ۱۵٦۵، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ۳۱۹، الرقم: ۳۱۷۴۷، وأبو يعلى في المسند، ۲/ ۳۲۸، الرقم: ۱۰٦۷، ۴/ ۱۲۸، الرقم: ۲۱۷۷، ۵/ ۱۴۲، الرقم: ۲۷۵٦، وابن خزيمة في الصحيح، ۳/ ۱۳۹، الرقم: ۱۷۷٦، وابن حبان في الصحيح، ۱۴/ ۴۳٦، الرقم: ٦۵۰۷، والطبراني في المعجم الأوسط، ۲/ ۱۰۸، الرقم: ۱۴۰۸، وابن الجعد في المسند، ۱/ ۴٦٦، الرقم: ۳۲۱۹، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲/ ۱۸۰ـ ۱۸۱ـ

''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ (کھجور کے تنے کی خشک) لکڑی جس کے پاس کھڑے ہو کر حضور نبی اکرم ﷺ خطاب فرمایا کرتے تھے، آپ ﷺ کی محبت میں رونے لگی تو حضور نبی اکرم ﷺ اُس کے پاس تشریف لے گئے اور اپنا دستِ اقدس اُس پر رکھا تو وہ خاموش ہوگئی۔''

اِسے امام دارمی، ابن ابی شیبہ، ابو یعلی، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اِسے امام ابو یعلی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۱۹۸/۲۰. عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْمُ إِلَى الْخَشَبَةِ يَتَوَكَّأُ عَلَيْهَا يَخْطُبُ كُلَّ جُمُعَةٍ حَتّٰى أَتَاهُ رَجُلٌ مِنَ الرُّوْمِ وَقَالَ: إِنْ شِئْتَ جَعَلْتُ لَکَ شَيْئًا إِذَا قَعَدْتَ عَلَيْهِ كُنْتَ كَأَنَّکَ قَائِمٌ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَجَعَلَ لَهُ الْمِنْبَرَ فَلَمَّا جَلَسَ عَلَيْهِ حَنَّتِ الْخَشَبَةُ حَنِيْنَ النَّاقَةِ عَلٰى وَلَدِهَا حَتّٰى نَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ فَرَأَيْتُهَا قَدْ حُوِّلَتْ فَقُلْنَا: مَا هٰذَا؟ قَالَ: جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ رضي الله عنهما فَحَوَّلُوْهَا. رَوَاهُ أَبُوْ يَعْلٰى، وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ مُوَثَّقُوْنَ.

۱۹۹/۲۱. وفي رواية: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْمُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يُسْنِدُ ظَهْرَهُ إِلٰى سَارِيَةٍ مِنْ خَشَبٍ أَوْ جِذْعٍ

۲۰-۲۱: أخرجه أبو يعلى في المسند، ۴/۱۲۸، الرقم: ۲۱۷۷، وأيضًا، ۲/۳۲۸، الرقم: ۱۰۶۷، وابن خزيمة في الصحيح، ۳/۱۳۹، الرقم: ۱۷۷۶، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۲/۱۸۱۔

أَوْ نَخْلَةٍ (شکّ المبارک) فَلَمَّا كَثُرَ النَّاسُ قَالَ: ابْنُوْا لِي مِنْبَرًا فَبَنَوْا لَهُ الْمِنْبَرَ فَتَحَوَّلَ إِلَيْهِ حَنَّتِ الْخَشَبَةُ حَنِيْنَ الْوَالِهِ فَمَا زَالَتْ حَتّٰى نَزَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنَ الْمِنْبَرِ فَأَتَاهَا فَاحْتَضَنَهَا فَسَكَنَت. رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ہر جمعہ کو ایک لکڑی کے پاس کھڑے ہو کر اس کا سہارا لے کر خطاب فرماتے ، یہاں تک کہ آپ ﷺ کے پاس روم کا ایک شخص آیا اور عرض کیا: (یا رسول اللہ!) اگر آپ چاہیں تو میں آپ کے لئے ایک ایسی چیز تیار کر دوں کہ جب آپ اس پر تشریف فرما ہوں تو یوں لگے جیسا کہ آپ قیام فرما ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں ٹھیک ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ تب اُس شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کے لئے منبر تیار کر دیا، جب آپ ﷺ اُس پر تشریف فرما ہوئے تو اُس لکڑی نے (جس سے آپ ﷺ ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے) یوں رونا اور تڑپنا شروع کر دیا جیسے اُونٹنی اپنے (گمشدہ) بچے کے لئے تڑپتی ہے۔ یہاں تک حضور نبی اکرم ﷺ منبر سے نیچے تشریف لائے اور اپنا دستِ شفقت اس پر رکھا، پھر اگلے دن میں نے اسے دیکھا کہ اسے وہاں سے منتقل کر دیا گیا، پس ہم نے کہا: یہ کیا ہے؟ کسی نے کہا کہ حضور نبی اکرم ﷺ، حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما تشریف لائے تھے اور اس (لکڑی) کو یہاں سے (اس (منبر کے نیچے) منتقل کر کے (دفن) کر دیا ہے۔''

اِسے امام ابو یعلی نے روایت کیا ہے اور امام ہیثمی نے فرمایا: اِس کے رجال ثقہ ہیں۔

''اور ایک روایت میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ جمعہ کے روز خطبہ کے لئے قیام فرما ہوتے اور اپنی پشت مبارک لکڑی یا کھجور کے خشک تنے یا کھجور کے درخت کے ساتھ بطور سہارا لگا لیتے (ان میں سے کون سی چیز تھی

راوی ابن مبارک کو شک گزرا ہے) پھر جب رفتہ رفتہ لوگوں کی تعداد کثیر ہوگئی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے لئے ایک منبر تیار کر دو، تو صحابہ کرام ﷺ نے آپ ﷺ کے لئے ایک منبر تیار کر دیا، آپ ﷺ اُس کی طرف منتقل ہو گئے تو لکڑی نے اس طرح رونا دھونا کیا جس طرح ایک ایسی ماں روتی ہے جس کا بچہ فوت ہوگیا ہو، یہاں تک کہ حضور نبی اکرم ﷺ منبر سے نیچے تشریف لائے اور اُسے اپنے سینے سے لگا لیا تو وہ پرسکون ہوگئی۔''

اِسے امام ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

٢٠٠/٢٢. عَنِ الْحَسَنِ عليه الرحمة **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلٰى جَنْبِ خَشَبَةٍ يُسْنِدُ ظَهْرَهُ إِلَيْهَا. فَلَمَّا كَثُرَ النَّاسُ قَالَ: ابْنُوْا لِي مِنْبَرًا. فَبَنَوْا لَهُ مِنْبَرًا، لَهُ عَتَبَتَانِ. فَلَمَّا قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ لِيَخْطُبَ، حَنَّتِ الْخَشَبَةُ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ أَنَسٌ: وَأَنَا فِي الْمَسْجِدِ، فَسَمِعْتُ الْخَشَبَةَ حَنَّتْ حَنِيْنَ الْوَلَدِ. فَمَا زَالَتْ تَحِنُّ، حَتّٰى نَزَلَ إِلَيْهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَاحْتَضَنَهَا فَسَكَنَتْ. قَالَ: وَكَانَ الْحَسَنُ** عليه الرحمة **إِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ بَكَى ثُمَّ قَالَ: يَا عِبَادَ اللهِ، اَلْخَشَبَةُ تَحِنُّ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ شَوْقًا إِلَيْهِ لِمَكَانِهِ مِنَ اللهِ. فَأَنْتُمْ**

٢٢: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ١٤/٤٣٦، الرقم: ٦٥٠٧، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/١٠٨، الرقم: ١٤٠٩، وابن الجعد في المسند، ١/٤٦٦، الرقم: ٣٢١٩، وأبو يعلى في المسند، ٥/١٤٢، الرقم: ٢٧٥٦، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٥/٢٨٩، الرقم: ٦٥٠٧، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/١٥١، الرقم: ٥٧٤، والعسقلاني في فتح الباري، ٦/٦٠٢، وابن كثير في شمائل الرسول/٢٤٠۔

أَحَقُّ أَنْ تَشْتَاقُوْا إِلٰى لِقَائِهٖ. رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ يَعْلٰى.

’’حضرت حسن بصری رحمه الله نے بیان کیا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن ایک لکڑی کے ساتھ اپنی پشت مبارک کی ٹیک لگا کر خطاب فرمایا کرتے تھے۔ پھر جب لوگ کثرت سے آنے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا: میرے لئے منبر تیار کرو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کے لئے منبر تیار کیا جس کے دو درجے تھے۔ جب آپ ﷺ خطاب فرمانے کے لیے منبر پر تشریف فرما ہوئے تو وہ (خشک) لکڑی حضور نبی اکرم ﷺ کے فراق میں رونے لگی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اُس وقت مسجد میں موجود تھا۔ میں نے خود اُس (خشک) لکڑی کو بچے کی طرح روتے ہوئے سنا۔ وہ لکڑی مسلسل روتی رہی یہاں تک کہ آپ ﷺ اُس کے لئے منبر سے نیچے تشریف لائے اور اُسے سینے سے لگایا تو وہ پرسکون ہوگئی۔‘‘

’’راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ جب یہ حدیث بیان کرتے تو رو پڑتے اور فرماتے: اے اللہ کے بندو! لکڑی حضور نبی اکرم ﷺ سے شوقِ ملاقات میں اور بارگاہِ الٰہی میں آپ ﷺ کے مقام و مرتبہ کی وجہ سے گریہ کناں ہے۔ پس تم اس بات کے زیادہ حقدار ہو کہ تم اپنے آقا ﷺ سے ملاقات کا (شدید) اشتیاق رکھو۔‘‘

اِسے امام ابن حبان، طبرانی اور ابویعلی نے روایت کیا ہے۔

٢٠١/٢٣. عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ رضي الله عنهما عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَطَبَ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ فَكَانَ يَشُقُّ عَلَيْهِ قِيَامُهُ فَأُتِيَ بِجِذْعِ نَخْلَةٍ

٢٣-٢٤: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب ما أكرم النبي ﷺ بحنين المنبر، ١/٢٩، الرقم: ٣٢، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٩/١١٦، والبيهقي في الاعتقاد، ١/٢٧١، وأيضًا في دلائل النبوة، —

فَحُفِرَ لَهُ وَأُقِيمَ إِلٰى جَنْبِهٖ قَائِمًا لِلنَّبِيِّ ﷺ فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَطَبَ فَطَالَ الْقِيَامُ عَلَيْهِ وَغَلَبَهُ اسْتَنَدَ إِلَيْهِ فَاتَّكَأَ عَلَيْهِ فَبَصُرَ بِهٖ رَجُلٌ كَانَ وَرَدَ الْمَدِيْنَةَ فَرَآهُ قَائِمًا إِلٰى جَنْبِ ذَالِکَ الْجِذْعِ فَقَالَ لِمَنْ يَلِيْهِ مِنَ النَّاسِ: لَوْ أَعْلَمُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَحْمَدُنِي فِي شَيءٍ يَرْفُقُ بِهٖ لَصَنَعْتُ لَهُ مَجْلِسًا يَقُوْمُ عَلَيْهِ فَإِنْ شَاءَ جَلَسَ مَا شَاءَ وَإِنْ شَاءَ قَامَ. فَبَلَغَ ذَالِکَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: اِئْتُوْنِي بِهٖ. فَأَتَوْهُ بِهٖ فَأُمِرَ أَنْ يَصْنَعَ لَهُ هٰذِهِ الْمَرَاقِيَ الثَّلَاثَ أَوِ الْأَرْبَعَ هِيَ الْآنَ فِي مِنْبَرِ الْمَدِيْنَةِ فَوَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ فِي ذَالِکَ رَاحَةً فَلَمَّا فَارَقَ النَّبِيُّ ﷺ الْجِذْعَ وَعَمَدَ إِلٰى هٰذِهِ الَّتِي صُنِعَتْ لَهُ جَزِعَ الْجِذْعُ فَحَنَّ كَمَا تَحِنُّ النَّاقَةُ حِيْنَ فَارَقَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَزَعَمَ ابْنُ بُرَيْدَةَ ﷺ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حِيْنَ سَمِعَ حَنِيْنَ الْجِذْعِ رَجَعَ إِلَيْهِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ وَقَالَ: اِخْتَرْ أَنْ أَغْرِسَکَ فِي الْمَكَانِ الَّذِي كُنْتَ فِيْهِ فَتَكُوْنَ كَمَا كُنْتَ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ أَغْرِسَکَ فِي الْجَنَّةِ فَتَشْرَبَ مِنْ أَنْهَارِهَا وَعُيُوْنِهَا فَيَحْسُنَ نَبْتُکَ وَتُثْمِرَ فَيَأْكُلَ أَوْلِيَاءُ اللهِ مِنْ ثَمَرَتِکَ وَنَخْلِکَ فَعَلْتُ. فَزَعَمَ أَنَّهُ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ لَهُ: نَعَمْ، قَدْ فَعَلْتُ مَرَّتَيْنِ. فَسُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: اِخْتَارَ أَنْ أَغْرِسَهُ فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

.... ٦/٦٨، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤/٣٩١، والعسقلاني في فتح الباري، ٦/٦٠٣، الرقم: ٣٣٩٣، وابن كثير في شمائل الرسول/٢٥١، والعيني في عمدة القاري، ١٦/١٢٩، الرقم: ٥٨٥٣۔

٢٠٢/ ٢٤. وفي رواية: عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْلُو السِّرَحِيِّ عَنِ الشَّافِعِيِّ ﷺ قَالَ: مَا أَعْطَى اللهُ نَبِيًّا مَا أَعْطَى مُحَمَّدًا ﷺ؟ فَقُلْتُ: أَعْطَى عِيْسٰى ﷺ إِحْيَاءَ الْمَوْتٰى فَقَالَ: أَعْطَى مُحَمَّدًا ﷺ حَنِيْنَ الْجِذْعِ الَّذِي كَانَ يَخْطُبُ إِلٰى جَنْبِهِ هُيِّئَ لَهُ الْمِنْبَرُ حَنَّ الْجِذْعُ حَتّٰى سُمِعَ صَوْتُهُ فَهٰذَا أَكْبَرُ مِنْ ذَالِكَ. رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب خطاب فرماتے تو کھڑے ہو کر فرماتے اور دوران خطاب کبھی قیام طویل ہو جاتا تو یہ طوالت آپ ﷺ کی طبیعت مقدسہ پر گراں گزرتی، تب ایک کھجور کا خشک تنا ایک گڑھا کھود کر گاڑھ دیا گیا، حضور نبی اکرم ﷺ جب خطاب فرماتے اور آپ ﷺ کا قیام طویل اور تھکا دینے والا ہو جاتا تو آپ ﷺ اس کھجور کے خشک تنے کا سہارا لے لیتے اور اس کے ساتھ ٹیک لگا لیتے، پس ایک شخص نے جو کہ مدینہ منورہ میں باہر سے آیا ہوا تھا آپ ﷺ کو اس حالت میں دیکھا کہ آپ ﷺ اس کھجور کے تنے کے پہلو میں کھڑے ہیں، تو اس شخص نے اپنے آس پاس بیٹھے ہوئے لوگوں سے کہا: اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ محمد مصطفیٰ ﷺ میری اس چیز کو پسند فرمائیں گے جو ان کے لئے آرام دہ ہو گی تو میں اُن کے لئے ایک ایسی مسند تیار کر دوں، جس پر آپ ﷺ قیام فرما ہوسکیں اور اگر چاہیں تو اُس پر تشریف فرما بھی جائیں۔ یہ بات حضور نبی اکرم ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اُس شخص کو میرے پاس لاؤ۔ صحابہ کرام ﷺ اُس شخص کو آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں لائے۔ اُس شخص کو حکم دے دیا گیا کہ وہ تین یا چار پائیدان والا منبر تیار کر دے، جسے آج ’’منبر المدینۃ‘‘ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس میں راحت محسوس کی۔ پس جب حضور نبی اکرم ﷺ نے اس خشک کھجور کے تنے

سے جدائی اختیار کی اور اس منبر پر جلوہ افروز ہوئے جو ان کے لئے بنایا گیا تھا، تو وہ خشک لکڑی کا تنا غمناک ہو گیا، اور ایسے رونے لگا جیسے اُونٹنی اپنے (گمشدہ) بچے کے لئے روتی ہے۔ حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے یہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے اُس خشک تنے کی آہ و بکاء سنی تو اُس کے پاس تشریف لائے اور اپنا دستِ اقدس اُس پر رکھا اور فرمایا: تم چاہے یہ چیز اختیار کر لو کہ میں تمہیں اِسی جگہ دوبارہ لگا دوں جہاں تم پہلے تھے، اور تم دوبارہ ایسے ہی سرسبز ہو جاؤ جیسا کہ کبھی تھے، اور اگر چاہو تو (اپنی اس خدمت کے صلہ میں جو تم نے میری کچھ عرصہ کی ہے) تمہیں جنت میں لگا دوں، وہاں تم جنت کے نہروں اور چشموں سے سیراب ہوتے رہو، پھر تمہاری پیداوار بہترین ہو جائے اور تم پھل دینے لگو، اور پھر اولیاء اللہ، تیرا پھل کھائیں۔ راوی کا بیان ہے کہ شاید اُس تنے نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بات سن لی تھی لہٰذا آپ ﷺ نے اُسے دو مرتبہ فرمایا: ہاں میں نے ایسا کر دیا۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ سے اِس بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اُس کھجور کے تنے نے یہ اختیار کیا کہ میں اسے جنت میں لگاؤں۔‘‘

اِسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

’’اور ایک روایت میں حضرت عمرو بن ابی یخلو السرحی، امام شافعی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی مکرم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو جو مقام و مرتبہ اور شرفِ منزلت عطا فرمائی ہے وہ کسی اور نبی کو عطا نہیں کی۔ میں نے اُن سے عرض کیا: اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مردے زندہ کرنے کا معجزہ عطا کیا ہے تو امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ کو کھجور کا وہ (خشک) تنا عطا کیا گیا ہے جس کے ساتھ آپ ﷺ ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے لئے منبر تیار کیا گیا جب آپ ﷺ کے لئے منبر تیار کیا گیا تو وہ کھجور کا خشک تنا (فراقِ رسول ﷺ میں) رونے لگا یہاں تک کہ اُس کے رونے کی آواز سنی گئی اور یہ (خشک اور بے جان

تنے کا رونا جس میں کبھی جان تھی ہی نہیں) مردے زندہ کرنے سے بھی بڑا معجزہ ہے۔''

اِسے امام ابو نعیم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٢٠٣/ ٢٥. عَنْ جَابِرٍ ﷺ في رواية طويلة قَالَ: سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حَتّٰى نَزَلْنَا وَادِيًا أَفْيَحَ، فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقْضِي حَاجَتَهُ. فَاتَّبَعْتُهُ بِإِدَاوَةٍ مِنْ مَاءٍ. فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا يَسْتَتِرُ بِهِ فَإِذَا شَجَرَتَانِ بِشَاطِئِ الْوَادِي. فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلٰى إِحْدَاهُمَا فَأَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا. فَقَالَ: انْقَادِي عَلَيَّ بِإِذْنِ اللهِ. فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَالْبَعِيْرِ الْمَخْشُوْشِ، الَّذِي يُصَانِعُ قَائِدَهُ. حَتّٰى أَتَى الشَّجَرَةَ الْأُخْرَى. فَأَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا. فَقَالَ: انْقَادِي عَلَيَّ بِإِذْنِ اللهِ فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَذَالِکَ، حَتّٰى إِذَا كَانَ بِالْمُنْصَفِ مِمَّا بَيْنَهُمَا، لَأَمَ بَيْنَهُمَا يَعْنِي جَمَعَهُمَا فَقَالَ: الْتَئِمَا عَلَيَّ بِإِذْنِ اللهِ فَالْتَأَمَتَا. قَالَ جَابِرٌ: فَخَرَجْتُ أُحْضِرُ مَخَافَةَ أَنْ يُحِسَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِقُرْبِي فَيَبْتَعِدَ فَجَلَسْتُ أُحَدِّثُ نَفْسِي. فَحَانَتْ مِنِّي لَفْتَةٌ، فَإِذَا أَنَا بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ مُقْبِلًا. وَإِذَا الشَّجَرَتَانِ قَدِ افْتَرَقَتَا.

٢٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الزهد والرقائق، باب حديث جابر الطويل، وقصة أبي اليسر، ٤/ ٢٣٠٦، الرقم: ٣٠١٢، وابن حبان في الصحيح، ١٤/ ٤٥٥ـ٤٥٦، الرقم: ٦٥٢٤، والبيهقي في السنن الكبرى، ١/ ٩٤، الرقم: ٤٥٢، والأصبهاني في دلائل النبوة، ١/ ٥٣ـ٥٥، الرقم: ٣٧، وابن عبد البر في التمهيد، ١/ ٢٢٢، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ٢/ ٣٨٣، الرقم: ٥٨٨٥ـ

فَقَامَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلٰى سَاقٍ. فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَقَفَ وَقْفَةً فَقَالَ بِرَأْسِهٖ هٰكَذَا وَأَشَارَ أَبُوْ إِسْمَاعِيْلَ بِرَأْسِهٖ يَمِيْنًا وَشِمَالًا ثُمَّ أَقْبَلَ فَلَمَّا انْتَهٰى إِلَيَّ قَالَ: يَا جَابِرُ، هَلْ رَأَيْتَ مَقَامِي؟ قُلْتُ: نَعَمْ، يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: فَانْطَلِقْ إِلَى الشَّجَرَتَيْنِ فَاقْطَعْ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا غُصْنًا. فَأَقْبِلْ بِهِمَا. حَتّٰى إِذَا قُمْتَ مَقَامِي فَأَرْسِلْ غُصْنًا عَنْ يَمِيْنِکَ وَغُصْنًا عَنْ يَسَارِکَ. قَالَ جَابِرٌ: فَقُمْتُ فَأَخَذْتُ حَجَرًا فَكَسَرْتُهٗ وَحَسَرْتُهٗ. فَانْذَلَقَ لِي. فَأَتَيْتُ الشَّجَرَتَيْنِ فَقَطَعْتُ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا غُصْنًا. ثُمَّ أَقْبَلْتُ أَجُرُّهُمَا حَتّٰى قُمْتُ مَقَامَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، أَرْسَلْتُ غُصْنًا عَنْ يَمِيْنِي وَغُصْنًا عَنْ يَسَارِي، ثُمَّ لَحِقْتُهٗ فَقُلْتُ: قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَعَمَّ ذَاکَ؟ قَالَ: إِنِّي مَرَرْتُ بِقَبْرَيْنِ يُعَذَّبَانِ، فَأَحْبَبْتُ بِشَفَاعَتِي أَنْ يُرَفَّهَ عَنْهُمَا مَا دَامَ الْغُصْنَانِ رَطْبَيْنِ......الحديث.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ حِبَّانَ.

’’حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ (ایک غزوہ) کے سفر پر روانہ ہوئے یہاں تک کہ ہم ایک کشادہ وادی میں پہنچے۔ حضور نبی اکرم ﷺ رفع حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔ میں پانی وغیرہ لے کر آپ ﷺ کے پیچھے گیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے (اردگرد) دیکھا لیکن آپ ﷺ کو پردہ کے لئے کوئی چیز نظر نہ آئی، وادی کے کنارے دو درخت تھے، حضور نبی اکرم ﷺ اُن میں سے ایک درخت کے پاس گئے۔ آپ ﷺ نے اُس کی شاخوں میں سے ایک شاخ پکڑی اور فرمایا: اللہ تعالیٰ کے حکم سے میری اطاعت کر۔ وہ درخت اُس اونٹ کی طرح آپ ﷺ کا

فرمانبردار ہوگیا جس کی ناک میں نکیل ہو اور وہ اپنے ہانکنے والے کے تابع ہو پھر آپ ﷺ دوسرے درخت کے پاس گئے اور اُس کی شاخوں میں سے ایک شاخ پکڑ کر فرمایا: اللہ کے اذن سے میری اطاعت کر، وہ درخت بھی پہلے درخت کی طرح آپ ﷺ کے تابع ہو گیا یہاں تک کہ جب آپ ﷺ دونوں درختوں کے درمیان پہنچے تو آپ ﷺ نے اُن دونوں درختوں کو ملا دیا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ کے اذن سے جڑ جاؤ، سو وہ دونوں درخت جڑ گئے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اِس خیال سے وہاں سے دور ہٹ گیا کہیں رسول اللہ ﷺ مجھے قریب دیکھ کر مزید دور نہ چلے جائیں، میں وہاں بیٹھا اپنے آپ سے باتیں کر رہا تھا، میں نے اچانک توجہ کی تو دیکھا کہ حضور نبی اکرم ﷺ واپس تشریف لا رہے ہیں اور وہ دونوں درخت جُدا ہو کر اپنے اپنے سابقہ اصل مقام پر سیدھے کھڑے ہو گئے۔ میں نے دیکھا ایک لحظہ رسول اللہ ﷺ وہاں کھڑے رہے، پھر آپ ﷺ نے اپنے سر مبارک سے اس طرح اشارہ کیا: (راوی ابو اسماعیل نے اپنے سر سے دائیں بائیں اشارہ کیا) پھر آپ ﷺ نے میری طرف رخ کیا، جب آپ ﷺ میرے پاس پہنچے تو نے فرمایا: اے جابر! تم نے وہ مقام دیکھا تھا جہاں میں کھڑا تھا؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: اُن دونوں درختوں کے پاس جاؤ اور اُن میں سے ہر ایک کی ایک ایک شاخ کاٹ کر لاؤ اور جب اس جگہ پہنچو جہاں میں کھڑا تھا تو ایک شاخ اپنی دائیں جانب اور ایک شاخ اپنی بائیں جانب ڈال دینا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کھڑے ہو کر ایک پتھر توڑا اور تیز کیا، پھر میں ان درختوں کے پاس گیا اور ہر ایک سے ایک ایک شاخ توڑی، پھر میں اُنہیں گھسیٹ کر آپ ﷺ کے کھڑے ہونے کی جگہ لایا اُس جگہ ایک شاخ دائیں جانب اور ایک شاخ بائیں جانب ڈال دی اور حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے آپ کے حکم پر عمل کر دیا ہے۔ مگر (کیا میں جان سکتا ہوں کہ) اس عمل کا سبب کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اُس جگہ دو قبروں کے پاس سے گزرا جن میں قبر والوں کو عذاب

ہو رہا تھا، میں نے چاہا کہ میری شفاعت کے سبب اُن سے تخفیف کی جائے سو جب تک وہ شاخیں سرسبز وتازہ رہیں گی اُن کے عذاب میں کمی ہوتی رہے گی۔‘‘

اِسے امام مسلم اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٢٠٤/٢٦. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: بِمَ أَعْرِفُ أَنَّکَ نَبِيٌّ؟ قَالَ: إِنْ دَعَوْتُ هٰذَا الْعِذْقَ مِنْ هٰذِهِ النَّخْلَةِ، أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُوْلُ اللهِ؟ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتّٰى سَقَطَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ قَالَ: ارْجِعْ. فَعَادَ، فَأَسْلَمَ الْأَعْرَابِيُّ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: مجھے کیسے علم ہوگا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں کھجور کے اُس درخت پر لگے ہوئے فلاں گچھے کو بلاؤں تو کیا تو گواہی دے گا کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں؟ پھر

٢٦: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب في آيات إثبات نبوة النبي ﷺ وما قد خصه الله ﷻ، ٥/٥٩٤، الرقم: ٣٦٢٨، والحاكم في المستدرك، ٢/٦٧٦، الرقم: ٤٢٣٧، والطبراني في المعجم الكبير، ١٢/١١٠، الرقم: ١٢٦٢٢، والبخاري في التاريخ الكبير، ٣/٣، الرقم: ٦، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٩/٥٣٨، ٥٣٩، الرقم: ٥٢٧، والبيهقي في الاعتقاد، ١/٤٨۔

آپ ﷺ نے اُسے بلایا تو وہ درخت سے اُترنے لگا یہاں تک کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے قدموں میں آ گرا۔ پھر آپ ﷺ نے اُسے فرمایا: واپس چلے جاؤ تو وہ واپس چلا گیا۔ اُس اعرابی نے (نباتات کی محبت و اطاعتِ رسول کا یہ منظر) دیکھ کر اسلام قبول کر لیا۔‘‘

اِسے امام ترمذی، حاکم، طبرانی اور بخاری نے التاریخ الکبیر میں روایت کیا ہے۔ اور امام ترمذی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۰۵/ ۲۷. عَنْ يَعْلَى بْنِ سِيَابَةَ رضی الله عنه قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي مَسِيْرٍ لَهُ، فَأَرَادَ أَنْ يَقْضِيَ حَاجَةً، فَأَمَرَ وَدِيَّتَيْنِ فَانْضَمَّتْ إِحْدَاهُمَا إِلَى الْأُخْرَى، ثُمَّ أَمَرَهُمَا فَرَجَعَتَا إِلٰى مَنَابَتِهِمَا وَجَاءَ بَعِيْرٌ فَضَرَبَ بِجِرَانِهٖ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ جَرْجَرَ حَتَّى ابْتَلَّ مَا حَوْلَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَتَدْرُوْنَ مَا يَقُوْلُ الْبَعِيْرُ إِنَّهُ يَزْعُمُ أَنَّ صَاحِبَهُ يُرِيْدُ نَحْرَهُ فَبَعَثَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: أَوَاهِبُهُ أَنْتَ لِي؟ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا لِي مَالٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ، قَالَ: اسْتَوْصِ بِهٖ مَعْرُوْفًا، فَقَالَ: لَا جَرَمَ لَا أُكْرِمُ مَالًا لِي كَرَامَتُهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَأَتَى عَلٰى قَبْرٍ يُعَذَّبُ صَاحِبُهُ فَقَالَ: إِنَّهُ يُعَذَّبُ فِي غَيْرِ كَبِيْرٍ فَأَمَرَ بِجَرِيْدَةٍ فَوُضِعَتْ عَلٰى قَبْرِهٖ فَقَالَ: عَسٰى أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُ مَا دَامَتْ رَطْبَةً.

رَوَاهُ أَحْمَدُ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: إِسْنَادُهُ حَسَنٌ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ.

’’حضرت یعلی بن سیابہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک سفر میں حضور نبی

۲۷: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ١٧٢، والخطيب البغدادي في موضح أوهام الجمع والتفريق، ١/ ٢٧٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/ ٢٠٥، ٩/ ٦۔

اکرم ﷺ کے ہمراہ تھا۔ آپ ﷺ نے ایک جگہ قضائے حاجت کا ارادہ فرمایا تو آپ ﷺ نے کھجور کے دو چھوٹے چھوٹے پودوں کو حکم دیا۔ وہ آپ ﷺ کے حکم سے ایک دوسرے سے مل گئے (اور آپ ﷺ کے لیے پردہ بن گئے۔ آپ ﷺ نے اُن کے پیچھے قضائے حاجت فرمائی)۔ پھر آپ ﷺ نے اُنہیں دوبارہ حکم دیا تو وہ اپنی اپنی جگہ پر واپس آ گئے۔ پھر ایک اُونٹ آپ ﷺ کی خدمت میں اپنی گردن کو زمین پر گھسٹتا ہوا حاضر ہوا۔ وہ اتنا بلبلایا کہ اُس کے اردگرد کی جگہ گیلی ہو گئی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ اُونٹ کیا کہہ رہا ہے؟ اِس کا خیال ہے کہ اِس کا مالک اسے ذبح کرنا چاہتا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اُس کے مالک کو بلا بھیجا۔ (جب وہ آ گیا تو) آپ ﷺ نے اُس سے فرمایا: کیا یہ اُونٹ مجھے ہبہ کرتے ہو؟ اُس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اِس سے بڑھ کر اپنے مال میں سے کوئی چیز محبوب نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم سے اِس کے معاملہ میں بھلائی کی توقع رکھتا ہوں۔ اُس صحابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اپنے تمام مال سے بڑھ کر اِس کا خیال رکھوں گا۔ پھر آپ ﷺ کا گزر ایک قبر سے ہوا جس کے اندر موجود میت کو عذاب دیا جا رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اِسے گناہ کبیرہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جا رہا۔ پھر آپ ﷺ نے ایک درخت کی ٹہنی طلب فرمائی اور اُسے اُس قبر پر رکھ دیا اور فرمایا: جب تک یہ ٹہنی خشک نہیں ہو جاتی اِسے عذاب میں تخفیف دی جاتی رہے گی۔‘‘

اِسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اِس کی اسناد حسن اور رجال ثقات ہیں۔

٢٠٦/ ٢٨. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَامِرٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ كَأَنَّهُ يُدَاوِي وَيُعَالِجُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّكَ تَقُوْلُ أَشْيَاءَ،

٢٨: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ١٤/ ٤٥٤، الرقم: ٦٥٢٣، وأبو يعلى في المسند، ٤/ ٢٣٧، الرقم: ٢٣٥٠، والطبراني في المعجم الكبير، —

هَلْ لَکَ أَنْ أُدَاوِيَکَ؟ قَالَ: فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَی اللهِ ثُمَّ قَالَ: هَلْ لَکَ أَنْ أُرِيَکَ آيَةً؟ وَعِنْدَهُ نَخْلٌ وَشَجَرٌ. فَدَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عِذْقًا مِنْهَا، فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ وَهُوَ يَسْجُدُ، وَيَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيَسْجُدُ، وَيَرْفَعُ رَأْسَهُ حَتّٰی انْتَهٰی إِلَيْهِ ﷺ، فَقَامَ بَيْنَ يَدَيْهِ. ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ارْجِعْ إِلٰی مَکَانِکَ. فَقَالَ الْعَامِرِيُّ: وَاللهِ، لَا أُکَذِّبُکَ بِشَيئٍ تَقُوْلُهُ أَبَدًا، ثُمَّ قَالَ: يَا آلَ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ، وَاللهِ، لَا أُکَذِّبُهُ بِشَيئٍ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَأَبُوْ يَعْلٰی وَالطَّبَرَانِيُّ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ بنو عامر کا ایک شخص حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہ شخص علاج معالجہ کرنے والا (حکیم) دکھائی دیتا تھا۔ پس اُس نے کہا: اے محمد مصطفٰی! آپ بہت سی (نئی) چیزیں (امورِ دین میں سے) بیان کرتے ہیں۔ (پھر اس نے از راہ تمسخر کہا:) کیا آپ کو اس چیز کی حاجت ہے کہ میں آپ کا علاج کروں؟ راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اسے اللہ تعالٰی کے دین کی طرف دعوت دی پھر فرمایا: کیا تم چاہتے ہو کہ میں تمہیں کوئی معجزہ دکھاؤں؟ آپ ﷺ کے آس پاس کھجور اور کچھ دیگر درخت تھے۔ آپ ﷺ نے کھجور کی ایک شاخوں والی ٹہنی کو اپنی طرف بلایا، وہ ٹہنی (کھجور سے جدا ہوکر) آپ کی طرف سجدہ کرتے اور سر اُٹھاتے، سجدہ کرتے اور پھر سر اُٹھاتے ہوئے آئی یہاں تک کہ آپ ﷺ

.... ١٢/١٠٠، الرقم: ١٢٥٩٥، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ٢/٥٠٦، والهيثمي في موارد الظمآن، ١/٥٢٠، الرقم: ٢١١١، وأيضًا في مجمع الزوائد، ٩/١٠۔

کے قریب پہنچ گئی، پھر آپ ﷺ کے سامنے کھڑی ہوگئی۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے حکم دیا کہ وہ اپنی جگہ واپس چلی جائے۔ (یہ واقعہ دیکھ کر) قبیلہ بنو عامر کے اُس شخص نے کہا: خدا کی قسم! میں کبھی بھی کسی شے میں بھی آپ کی تکذیب نہیں کروں گا جو آپ فرماتے ہیں۔ پھر اُس نے برملا اعلان کر کے کہا: اے آلِ عامر بن صعصعہ! اللہ کی قسم! میں انہیں (حضور نبی اکرم ﷺ کو) آئندہ کسی چیز میں نہیں جھٹلاؤں گا۔‘‘

اِسے امام ابن حبان، ابو یعلی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اِس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

۲۰۷/۲۹. عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ الثَّقَفِيِّ رضی الله عنه قَالَ: ثُمَّ سِرْنَا فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا، فَنَامَ النَّبِيُّ ﷺ، فَجَاءَتْ شَجَرَةٌ تَشُقُّ الْأَرْضَ حَتّٰى غَشِيَتْهُ، ثُمَّ رَجَعَتْ إِلٰى مَكَانِهَا. فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ ذَكَرْتُ لَهُ، فَقَالَ: هِيَ شَجَرَةٌ اسْتَأْذَنَتْ رَبَّهَا عزوجل أَنْ تُسَلِّمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَذِنَ لَهَا.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ نُعَيْمٍ وَابْنُ حُمَيْدٍ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ بِإِسْنَادَيْنِ وَالطَّبَرَانِيُّ بِنَحْوِهٖ وَأَحَدُ إِسْنَادَي أَحْمَدَ رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت یعلی بن مرہ رضی الله عنه (ایک سفر کا واقعہ) بیان کرتے ہیں کہ پھر ہم روانہ ہوئے اور ہم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ وہاں استراحت فرما ہو گئے۔

۲۹: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/١٧٠، ١٧٣، وأبو نعيم في دلائل النبوة، ١/١٥٨، الرقم: ١٨٤، وعبد بن حميد في المسند، ١/١٥٤، الرقم: ٤٠٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/١٤٤، الرقم: ٣٤٣٠، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤/٣٦٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٥۔

اتنے میں ایک درخت زمین کو چیرتا ہوا آیا اور آپ ﷺ پر سایہ فگن ہوگیا پھر کچھ دیر بعد وہ واپس اپنی جگہ پر چلا گیا۔ جب آپ ﷺ بیدار ہوئے تو میں نے آپ ﷺ سے اِس واقعہ کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اُس درخت نے اپنے ربّ سے اجازت طلب کی تھی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول کی بارگاہ میں سلام عرض کرے، پس اللہ تعالیٰ نے اُسے اجازت دے دی۔'' اِسے امام احمد، ابونعیم اور عبد بن حمید نے روایت کیا ہے۔

امام ہیثمی نے فرمایا: اِس حدیث کو امام احمد نے دو اسناد سے اور اِسی طرح امام طبرانی نے بھی روایت کیا ہے اور امام احمد کی ایک سند کے راوی صحیح حدیث کے راوی ہیں۔

۲۰۸/ ۳۰. عَنْ بَرَّةَ بِنْتِ أَبِي تِجْرَاةَ رضي الله عنها قَالَتْ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ حِيْنَ أَرَادَ اللهُ كَرَامَتَهُ وَابْتِدَاءَهُ بِالنُّبُوَّةِ كَانَ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ أَبْعَدَ حَتّٰى لَا يَرَى بَيْتًا وَيَقْضِي إِلَى الشِّعَابِ وَبُطُوْنِ الْأَوْدِيَةِ فَلَا يَمُرُّ بِحَجَرٍ وَلَا بِشَجَرَةٍ إِلَّا قَالَتْ: اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَكَانَ يَلْتَفِتُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَخَلْفِهِ فَلَا يَرَى أَحَدًا.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ سَعْدٍ وَالْفَاكِهِيُّ.

''حضرت برہ بنت ابو تجراۃ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بزرگی اور شرفِ نبوت (کو لوگوں پر ظاہر کرنے کا) ارادہ فرمایا تو اس وقت جب آپ ﷺ قضائے حاجت کے لئے آبادی سے دور چلے جاتے جہاں

۳۰: أخرجه الحاكم في المستدرك، كتاب معرفة الصحابة، ذكر برة بنت أبي تجراة رضي الله عنها، ۴/ ۷۹، الرقم: ۶۹۴۲، وابن سعد في الطبقات الكبرى، ۱/ ۱۵۷، ۸/ ۲۴۶، والفاكهي في أخبار مكة، ۵/ ۹۵، الرقم: ۲۹۰۲، وابن الجوزي في صفوة الصفوة، ۱/ ۷۶۔

گھاٹیاں اور کھلی وادیاں شروع ہو جاتیں تو آپ ﷺ جس پتھر اور درخت کے پاس سے بھی گزرتے وہ آپ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں سلام عرض کرتا (اُن کی آواز سن کر) آپ ﷺ اپنے دائیں بائیں اور پیچھے دیکھتے مگر کوئی ذی روح نظر نہ آتا۔‘‘

اِسے امام حاکم، ابن سعد اور فاکہی نے روایت کیا ہے۔

٢٠٩ / ٣١. عَنْ بُرَيْدَةَ ﷺ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ فَأَرِنِي شَيْئًا أَزْدَدْ بِهِ يَقِيْنًا قَالَ: مَا الَّذِي تُرِيْدُ؟ قَالَ: اُدْعُ تِلْکَ الشَّجَرَةَ فَلْتَأْتِکَ. قَالَ: اِذْهَبْ فَادْعُهَا قَالَ: فَأَتَاهَا الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ: أَجِيْبِي رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: فَمَالَتْ عَلٰى جَانِبٍ مِنْ جَوَانِبِهَا فَقَطَعَتْ عُرُوْقَهَا ثُمَّ مَالَتْ عَلَى الْجَانِبِ الْآخَرِ فَقَطَعَتْ عُرُوْقَهَا ثُمَّ أَقْبَلَتْ عَنْ عُرُوْقِهَا وَفُرُوْعِهَا مُغْبَرَّةً فَقَالَتْ: عَلَيْکَ السَّـلَامُ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ: حَسْبِي حَسْبِي يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَقَالَ لَهَا: اِرْجِعِي فَرَجَعَتْ فَحَامَتْ عَلٰى عُرُوْقِهَا وَفُرُوْعِهَا كَمَا

٣١: أخرجه ابن المقري في تقبيل اليد، ١/٦٤، الرقم: ٥، والحاكم في المستدرك، كتاب البر والصلة، ٤/١٩٠، الرقم: ٧٣٢٦، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤/٣٦٥، والزيلعي في نصب الراية، ٤/٢٥٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٠، وقال: رواه البزار، والعسقلاني في الدراية في تخريج أحاديث الهداية، ٢/٢٣٣، الرقم: ٢٦١، وقال: أخرجه البزار، قلت: وجمع ابن المقري جزء في تقبيل اليد، فيه أحاديث وآثار سمعناه، والسيوطي في الدر المنثور، ٢/٥١٩۔

كَانَتْ. فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، ائْذَنْ لِي أَنْ أُقَبِّلَ رَأْسَکَ وَرِجْلَکَ فَأَذِنَ لَهُ ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، ائْذَنْ لِي أَنْ أَسْجُدَ لَکَ. فَقَالَ: لَا يَسْجُدُ أَحَدٌ لِأَحَدٍ وَلَوْ أَمَرْتُ أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ تَسْجُدُ لِزَوْجِهَا بِعِظَمِ حَقِّهِ. رَوَاهُ ابْنُ الْمُقْرِي وَالْحَاکِمُ.

وَقَالَ الْحَاکِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ. وَقَالَ الزَّيْلَعِيُّ وَالْهَيْثَمِيُّ: رَوَاهُ الْبَزَّارُ فِي مُسْنَدِهِ وَقَالَ فِيْهِ: فَقَبَّلَ رَأْسَهُ وَيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ.

’’حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! بے شک میں نے اسلام قبول کر لیا ہے لیکن آپ مجھے کوئی ایسی نشانی دکھائیں جس سے میرے یقین میں اضافہ ہو، آپ ﷺ نے فرمایا: تم کیا چاہتے ہو؟ اُس نے عرض کیا: اُس درخت کو پکاریں کہ وہ آپ کی خدمت میں (خود چل کر) حاضر ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (تم خود) جاؤ اور اُسے بلاؤ۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ وہ اعرابی اُس درخت کے پاس آیا اور کہا: اے درخت! حضور نبی اکرم ﷺ کے حکم پر لبیک کہو۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ وہ درخت اپنی ایک جانب جھکا اور اپنی جڑوں کو اکھاڑا پھر دوسری جانب جھکا اور اپنی (باقی ماندہ) جڑوں کو اُکھاڑا، پھر اپنی جڑوں اور شاخوں کے ساتھ خاک آلود ہوتا ہوا آیا اور حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: ’’عَلَيْکَ السَّلَامُ يَا رَسُوْلَ اللهِ‘‘۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ پس اعرابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اتنا ہی کافی ہے، مجھے اتنا ہی کافی ہے۔ آپ ﷺ نے درخت سے فرمایا: واپس لوٹ جاؤ، تو وہ واپس لوٹ گیا اور اپنی جڑوں اور شاخوں پر یوں ایستادہ ہوگیا جیسے وہ پہلے سے تھا۔ اعرابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اجازت عنایت فرمائیں کہ میں آپ کا سرِ انور اور قدم مبارک چوموں، آپ ﷺ نے اُسے اجازت عنایت فرما دی۔ پھر اُس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھ اجازت عنایت فرمائیں میں آپ

کو سجدہ کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں کوئی انسان کسی دوسرے انسان کو سجدہ نہ کرے۔ اور اگر میں کسی انسان کے کسی دوسرے انسان کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو میں لازماً عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو اُس کے عظیم حق کی وجہ سے سجدہ کرے۔‘‘

اِسے امام مقری اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ اور امام زیلعی اور ہیثمی نے فرمایا: اسے امام بزار نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے، اور اِن الفاظ کا اضافہ کیا ہے کہ اُس اعرابی نے (فرطِ محبت میں) آپ ﷺ کا سرِ انور، دستِ مبارک اور قدم مبارک چومے۔‘‘

بَابٌ فِي سُجُوْدِ الْحَيَوَانِ وَالْبَهَائِمِ وَالطُّيُوْرِ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَرُجُوْعِهَا إِلَيْهِ تَعْظِيْمًا لَهُ وَاسْتِعَانَةً بِهِ

﴿جانوروں، چوپائیوں اور پرندوں کا حضور ﷺ کو سجدۂ تعظیمی کرنا اور آپ کی تعظیم بجالانا آپ کی طرف رجوع کرتے ہوئے مدد طلب کرنا﴾

١/٢١٠. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ أَهْلُ بَيْتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ لَهُمْ جَمَلٌ يَسْنُوْنَ عَلَيْهِ، وَإِنَّ الْجَمَلَ اسْتُصْعِبَ عَلَيْهِمْ فَمَنَعَهُمْ ظَهْرَهُ، وَإِنَّ الْأَنْصَارَ جَاؤُوْا إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالُوْا: إِنَّهُ كَانَ لَنَا جَمَلٌ نُسْنِي عَلَيْهِ وَإِنَّهُ اسْتُصْعِبَ عَلَيْنَا وَمَنَعَنَا ظَهْرَهُ، وَقَدْ عَطَشَ الزَّرْعُ وَالنَّخْلُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ: قُوْمُوْا فَقَامُوْا فَدَخَلَ الْحَائِطَ وَالْجَمَلُ فِي

١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٥٨، الرقم: ١٢٦٣٥، والدارمي في السنن، باب ما أكرم اللّٰه به نبيه من إيمان الشجر به والبهائم والجن، ١/٢٢، الرقم: ١٧، والطبراني في المعجم الأوسط، ٩/٨١، الرقم: ٩١٨٩، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣٢٠، الرقم: ١٠٥٣، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٥/٢٦٥، الرقم: ١٨٩٥، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣/٣٥، الرقم: ٢٩٧٧، والحسيني في البيان والتعريف، ٢/١٧١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٤/٣١١، وأيضًا، ٩/٤، والمناوي في فيض القدير، ٥/٣٢٩۔

نَاحِيَةٍ، فَمَشَى النَّبِيُّ ﷺ نَحْوَهُ. فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، إِنَّهُ قَدْ صَارَ مِثْلَ الْكَلْبِ، وَإِنَّا نَخَافُ عَلَيْکَ صَوْلَتَهُ، فَقَالَ: لَيْسَ عَلَيَّ مِنْهُ بَأْسٌ، فَلَمَّا نَظَرَ الْجَمَلُ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَقْبَلَ نَحْوَهُ حَتّٰى خَرَّ سَاجِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِنَاصِيَتِهِ أَذَلَّ مَا کَانَتْ قَطُّ حَتّٰى أَدْخَلَهُ فِي الْعَمَلِ، فَقَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هٰذِهِ بَهِيْمَةٌ لَا تَعْقِلُ تَسْجُدُ لَکَ وَنَحْنُ نَعْقِلُ فَنَحْنُ أَحَقُّ أَنْ نَسْجُدَ لَکَ؟ وفي رواية: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، نَحْنُ أَحَقُّ بِالسُّجُوْدِ لَکَ مِنَ الْبَهَائِمِ. فَقَالَ: لَا يَصْلُحُ لِبَشَرٍ أَنْ يَسْجُدَ لِبَشَرٍ وَلَوْ صَلَحَ لِبَشَرٍ أَنْ يَسْجُدَ لِبَشَرٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا مِنْ عِظَمِ حَقِّهِ عَلَيْهَا......الحديث.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَنَحْوَهُ الدَّارِمِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ. وَقَالَ الْمُنْذِرِيُّ: رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَرُوَاتُهُ ثِقَاتٌ مَشْهُوْرُوْنَ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيْحِ غَيْرَ حَفْصِ ابْنِ أَخِي أَنَسٍ وَهُوَ ثِقَةٌ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری گھرانے میں ایک اونٹ تھا جس پر (وہ کھیتی باڑی کے لئے) پانی بھرا کرتے تھے، وہ ان کے قابو میں نہ رہا اور انہیں اپنی پشت (پانی لانے کے لئے) استعمال کرنے سے روک دیا۔ انصار صحابہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: ہمارا ایک اونٹ تھا ہم اُس سے کھیتی باڑی کے لئے پانی لانے کا کام لیتے تھے اور وہ ہمارے قابو میں نہیں رہا اور اب وہ خود سے کوئی کام نہیں لینے دیتا، ہمارے کھیت اور باغ پیاسے ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے فرمایا: اُٹھو، پس سارے صحابہ اُٹھ کھڑے ہوئے (اور اس انصاری کے گھر تشریف لے گئے)۔ آپ ﷺ احاطہ میں داخل ہوئے تو اونٹ ایک کونے میں بیٹھا

تھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ اُونٹ کی طرف چل پڑے تو انصار کہنے لگے: (یا رسول اللہ!) یہ اُونٹ کتے کی طرح باؤلا ہو چکا ہے اور ہمیں اِس کی طرف سے آپ پر حملہ کا خطرہ ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے اِس سے کوئی نقصان نہیں ہو گا۔ اُونٹ نے جیسے ہی حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا تو آپ ﷺ کی طرف بڑھا یہاں تک (قریب آ کر) آپ ﷺ کے سامنے سجدہ میں گر پڑا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے پیشانی سے پکڑا اور حسب سابق دوبارہ کام پر لگا دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے یہ دیکھ کر آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ تو بے عقل جانور ہوتے ہوئے بھی آپ کو سجدہ کر رہا ہے اور ہم تو عقلمند ہیں اس سے زیادہ حقدار ہیں کہ آپ کو سجدہ کریں اور ایک روایت میں ہے کہ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم جانوروں سے زیادہ آپ کو سجدہ کرنے کے حقدار ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کسی فردِ بشر کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی بشر کو سجدہ کرے اور اگر کسی بشر کا بشر کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں بیوی کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو اُس کی قدر و منزلت کی وجہ سے سجدہ کرے جو کہ اُسے بیوی پر حاصل ہے۔‘‘

اِسے امام احمد نے اور اِسی کی مثل امام دارمی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔
امام منذری نے فرمایا: اِسے امام احمد اور نسائی نے اسنادِ جید کے ساتھ روایت کیا ہے اور اس کے راوی ثقات مشہور ہیں۔ امام ہیثمی نے بھی فرمایا: اِس کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں سوائے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بھتیجے کے (لیکن) وہ بھی ثقہ ہیں۔

۲۱۱/۲. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ، فَجَاءَ بَعِيْرٌ، فَسَجَدَ لَهُ. فَقَالَ أَصْحَابُهُ: يَا

۲: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٧٦/٦، الرقم: ٢٤٥١٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٩، ٣١٠/٤، وابن كثير في شمائل الرسول/٣٢٦، والمناوي في فيض القدير، ٣٢٩/٥۔

رَسُوْلَ اللهِ، تَسْجُدُ لَکَ الْبَهَائِمُ وَالشَّجَرُ، فَنَحْنُ أَحَقُّ أَنْ نَسْجُدَ لَکَ. فَقَالَ: اعْبُدُوْا رَبَّکُمْ وَأَکْرِمُوْا أَخَاکُمْ. وَلَوْ کُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ، لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا. ......الحديث.

رَوَاهُ أَحْمَدُ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: إِسْنَادُهُ جَيِّدٌ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ مہاجرین و انصار کی ایک جماعت میں تشریف فرما تھے کہ ایک اونٹ آیا اور آپ ﷺ کے سامنے سجدہ ریز ہوگیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو جانور اور درخت سجدہ کرتے ہیں جبکہ ہم زیادہ حقدار ہیں کہ آپ کو سجدہ کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے ربّ کی عبادت کرو اور اپنے بھائی کی عزت کرو۔ اگر میں کسی فردِ بشر کو حکم دیتا کہ وہ کسی اور کو سجدہ کرے تو میں ضرور عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔‘‘

اِسے امام احمد نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اِس کی اسناد جید ہے۔

٣/٢١٢. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ کَانَ لَهُ فَحْلَانِ، فَاغْتَلَمَا. فَأَدْخَلَهُمَا حَائِطًا فَسَدَّ عَلَيْهِمَا الْبَابَ ثُمَّ جَاءَ إِلَی النَّبِيِّ ﷺ فَأَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ لَهُ، وَالنَّبِيُّ ﷺ قَاعِدٌ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ، إِنِّي جِئْتُ فِي حَاجَةٍ، وَأَنَّ فَحْلَيْنِ لِي اغْتَلَمَا وَأَنِّي أَدْخَلْتُهُمَا حَائِطًا وَسَدَدْتُ الْبَابَ عَلَيْهِمَا، فَأُحِبُّ أَنْ تَدْعُوَ لِي أَنْ يُسَخِّرَهُمَا اللهُ لِي. فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ: قُوْمُوْا مَعَنَا. فَذَهَبَ حَتّٰی أَتَی الْبَابَ

٣: أخرجه الطبراني في المعجم الکبير، ١١/٣٥٦، الرقم: ١٢٠٠٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٤۔

فَقَالَ: افْتَحْ. فَأَشْفَقَ الرَّجُلُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: افْتَحْ. فَفَتَحَ الْبَابَ، فَإِذَا أَحَدُ الْفَحْلَيْنِ قَرِيْبٌ مِنَ الْبَابِ، فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَ لَهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ائْتِنِي بِشَيءٍ أَشُدُّ بِهِ رَأْسَهُ وَأُمَكِّنُکَ مِنْهُ. فَجَاءَ بِخِطَامٍ فَشَدَّ بِهِ رَأْسَهُ وَأَمْكَنَهُ مِنْهُ، ثُمَّ مَشَى إِلٰى أَقْصَى الْحَائِطِ إِلَى الْفَحْلِ الْآخَرِ. فَلَمَّا رَآهُ وَقَعَ لَهُ سَاجِدًا، فَقَالَ لِلرَّجُلِ: ائْتِنِي بِشَيءٍ أَشُدُّ بِهِ رَأْسَهُ. فَشَدَّ رَأْسَهُ وَأَمْكَنَهُ مِنْهُ، فَقَالَ: اذْهَبْ فَإِنَّهُمَا لَا يَعْصِيَانِکَ. فَلَمَّا رَأَى أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ ذَالِکَ، قَالَ: قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، هٰذَيْنِ فَحْلَيْنِ لَا يَعْقِلَانِ سَجَدَا لَکَ. أَفَـلَا نَسْجُدُ لَکَ؟ قَالَ: لَا آمُرُ أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ. وَلَوْ أَمَرْتُ أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: وَفِيْهِ أَبُوْ عُزَّةَ الدَّبَّاغُ وَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَاسْمُهُ الْحَكَمُ بْنُ طَهْمَانَ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری شخص کے پاس دو اُونٹ تھے وہ دونوں سرکش ہو گئے۔ اُس نے اُن دونوں کو ایک باغ کے اندر قید کر دیا اور پھر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ آپ ﷺ اُس کے لیے دعا فرمائیں۔ (وہ جب حاضر ہوا تو) حضور نبی اکرم ﷺ انصار کے ایک گروہ میں تشریف فرما تھے۔ اُس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ کے پاس ایک حاجت لے کر حاضر ہوا ہوں۔ میرے دو اُونٹ ہیں جو سرکش ہو گئے ہیں۔ میں نے اُنہیں باغ میں داخل کر کے دروازہ بند کر دیا ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ آپ میرے لیے دعا کریں کہ

اللہ تعالیٰ اُنہیں میرا فرماں بردار بنا دے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا: اُٹھو، میرے ساتھ آؤ۔ پس آپ ﷺ چلے یہاں تک کہ اُس باغ کے دروازے پر تشریف لے آئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دروازہ کھولو۔ اُس شخص کو آپ ﷺ کے حوالے سے خدشہ تھا (کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ جانور حضور نبی اکرم ﷺ پر حملہ کر دیں)۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: دروازہ کھولو۔ اُس نے دروازہ کھول دیا۔ دونوں اُونٹوں میں سے ایک دروازہ کے قریب ہی کھڑا تھا۔ جب اُس نے حضور نبی اکرم ﷺ کو دیکھا تو فوراً آپ ﷺ کو سجدہ کیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے پاس کوئی چیز لاؤ جس کے ساتھ باندھ کر میں اُسے تمہارے حوالے کر دوں۔ وہ صحابی ایک نکیل لے آیا تو آپ ﷺ نے اُس سے اُسے باندھ دیا اور اُسے صحابی کے حوالے کر دیا۔ پھر آپ ﷺ باغ کے دوسرے حصے کی طرف چلے جہاں دوسرا اُونٹ تھا۔ اُس نے بھی جب آپ ﷺ کو دیکھا تو آپ ﷺ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو گیا۔ آپ ﷺ نے اُس صحابی سے فرمایا: مجھے کوئی چیز لا دو جس سے میں اِس کا سر باندھ دوں۔ پھر آپ ﷺ نے اس کا سر باندھ کر اُسے بھی صحابی کے حوالے کر دیا اور فرمایا: جاؤ اب یہ تمہاری نافرمانی نہیں کریں گے۔ جب صحابہ کرام ﷺ نے یہ سارا واقعہ دیکھا تو عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! یہ اُونٹ جو کہ بے عقل ہیں آپ کو سجدہ کرتے ہیں تو کیا ہم بھی آپ کو سجدہ نہ کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں کسی انسان کو یہ حکم نہیں دیتا کہ وہ کسی دوسرے انسان کو سجدہ کرے۔ اگر میں کسی انسان کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو میں ضرور عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔‘‘

اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

امام ہیثمی نے فرمایا: اِس کی سند میں ابو عزہ الدباغ راوی ہے جسے امام ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے اور اس کا نام حکم بن طہمان ہے اور اِس کے باقی رجال بھی ثقہ ہیں۔

٤/٢١٣. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما أَنَّ نَاضِحًا لِبَعْضِ بَنِي سَلِمَةَ اغْتَلَمَ. فَصَالَ عَلَيْهِمْ وَامْتَنَعَ عَلَيْهِمْ حَتّٰى عَطَشَتْ نَخْلَةٌ. فَانْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاشْتَكٰى ذَالِکَ إِلَيْهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: انْطَلِقْ. وَذَهَبَ النَّبِيُّ ﷺ مَعَهُ. فَلَمَّا بَلَغَ بَابَ النَّخْلِ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، لَا تَدْخُلْ، فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْکَ مِنْهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ادْخُلُوْا فَلَا بَأْسَ عَلَيْکُمْ. فَلَمَّا رَآهُ الْجَمَلُ، أَقْبَلَ يَمْشِي وَاضِعًا رَأْسَهُ حَتّٰى قَامَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَسَجَدَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ائْتُوْا جَمَلَکُمْ فَاخْطَمُوْهُ وَارْتَحِلُوْهُ. فَأَتَوْهُ فَخَطَمُوْهُ وَارْتَحَلُوْهُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّلَائِلِ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بنی سَلِمَہ کے کسی شخص کا اُونٹ مستی میں آ گیا۔ وہ لوگوں پر حملہ آور ہونے لگا۔ اُن کے کام سے رُک گیا یہاں تک کہ کھجور کے درخت (پانی نہ ملنے کی وجہ سے) خشک ہونے لگے۔ اُس شخص نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس امر کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: چلو چلیں۔ اور آپ ﷺ خود بھی اس کے ساتھ تشریف لے گئے۔ جب بابِ نخل تک پہنچ گئے تو اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اندر داخل نہ ہوں کیونکہ مجھے اس سے آپ کے حوالے سے خطرہ ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: داخل ہو جاؤ اور فکر نہ کرو۔ جب اونٹ کی نظر آپ ﷺ پر پڑی تو سر جھکائے ہوئے چل کر آپ ﷺ کے سامنے آ کھڑا ہوا، پھر سجدہ کیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے اونٹ کے پاس آؤ، اسے نکیل ڈالو اور اس پر کجاوہ رکھو۔ چنانچہ لوگوں نے آ کر اُسے نکیل ڈالی اور اُس پر کجاوہ رکھا۔‘‘

اِسے اِمام بیہقی نے **دلائل النبوۃ** میں روایت کیا ہے۔

٤: أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، ٦/٢٨۔

٢١٤/٥. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنْ سَفَرٍ، حَتّٰى إِذَا دَفَعْنَا إِلٰى حَائِطٍ مِنْ حِيْطَانِ بَنِي النَّجَّارِ، إِذَا فِيْهِ جَمَلٌ لَا يَدْخُلُ الْحَائِطَ أَحَدٌ إِلَّا شَدَّ عَلَيْهِ. قَالَ: فَذَكَرُوْا ذَالِکَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَ حَتّٰى أَتَى الْحَائِطَ. فَدَعَا الْبَعِيْرَ، فَجَاءَ وَاضِعًا مِشْفَرَهُ إِلَى الْأَرْضِ حَتّٰى بَرَکَ بَيْنَ يَدَيْهِ. قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هَاتُوْا خِطَامًا. فَخَطَمَهُ وَدَفَعَهُ إِلٰى صَاحِبِهٖ. قَالَ: ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى النَّاسِ قَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِلَّا يَعْلَمُ أَنِّي رَسُوْلُ اللهِ إِلَّا عَاصِيَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: قُلْتُ: فِي الصَّحِيْحِ بَعْضَهُ......وَفِيْهِ عَبْدُ الْحَكِيْمِ بْنُ سُفْيَانَ ذَكَرَهُ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَلَمْ يَجْرَحْهُ أَحَدٌ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهٖ ثِقَاتٌ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر سے واپس آئے۔ راستے میں ہم بنونجار کے ایک باغ میں پہنچے تو ہمیں معلوم ہوا کہ اُس باغ میں ایک سرکش اُونٹ ہے، جو باغ میں کسی کو داخل نہیں ہونے دیتا اور جو باغ میں داخل ہونا چاہے اُس پر حملہ کر دیتا ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان

٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٣١٠، الرقم: ١٤٣٧٢، والدارمي في السنن، ١/٢٤، الرقم: ١٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣١٥، الرقم: ٣١٧١٩، وعبد بن حميد في المسند، ١/٣٣٧، الرقم: ١١٢٢، وابن حبان في الثقات، ٤/٢٢٣، الرقم: ٢٦١٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٧۔

کرتے ہیں کہ لوگوں نے اِس بات کا ذکر حضور نبی اکرم ﷺ سے کیا۔ آپ ﷺ تشریف لائے اور باغ میں داخل ہوگئے۔ آپ ﷺ نے اُونٹ کو بلایا تو وہ اپنے ہونٹ زمین سے لگاتا ہوا آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اِس کی نکیل لاؤ۔ آپ ﷺ نے اُسے نکیل دی اور اُسے اُس کے مالک کے سپرد کر دیا۔ پھر آپ ﷺ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: بے شک زمین وآسمان میں سوائے سرکش جنوں اور انسانوں کے کوئی چیز ایسی نہیں جو یہ تسلیم نہ کرتی ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔''

اِسے امام احمد، دارمی، ابن ابی شیبہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث مختصراً (صحیح بخاری و مسلم) میں بھی ہے...... اِس کی سند میں ایک راوی عبد الحکیم بن سفیان ہے۔ امام ابن ابی حاتم نے اُس کا ذکر بغیر کسی جرح کے کیا ہے اور اُس کے بقیہ تمام رجال بھی ثقات ہیں۔

٦/٢١٥. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ حَائِطًا لِلْأَنْصَارِ، وَمَعَهُ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ رضي الله عنهما وَرِجَالٌ مِنَ الْأَنْصَارِ. قَالَ: وَفِي الْحَائِطِ غَنَمٌ فَسَجَدَتْ لَهُ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنَّا نَحْنُ أَحَقُّ بِالسُّجُوْدِ لَکَ مِنْ هٰذِهِ الْغَنَمِ. فَقَالَ: إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يَسْجُدَ أَحَدٌ لِأَحَدٍ. وَلَوْ كَانَ يَنْبَغِي أَنْ يَسْجُدَ أَحَدٌ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا. رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ وَالْمَقْدِسِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ،

٦: أخرجه أبو نعيم في دلائل النبوة، ٢/٣٧٩، الرقم: ٢٧٦، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٦/١٣٠-١٣١، الرقم: ٢١٢٩، ٢١٣٠-

حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور چند دیگر انصار صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہمراہ انصار کے ایک باغ میں داخل ہوئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ باغ میں بکریاں تھیں۔ اُنہوں نے آپ ﷺ کو سجدہ کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اُن بکریوں سے زیادہ ہمارا حق بنتا ہے کہ ہم آپ کو سجدہ کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کسی انسان کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے انسان کو سجدہ کرے اور اگر ایک دوسرے کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں ضرور عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔‘‘

اِسے امام ابونعیم اور مقدسی نے مذکورہ الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے اور اُس کی اسناد حسن ہے۔

٧/٢١٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ رضي الله عنهما قَالَ: فَدَخَلَ حَائِطًا لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَإِذَا جَمَلٌ. فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ ﷺ حَنَّ وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ.

٧: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب ما يؤمر به من القيام على الدواب والبهائم، ٢٣/٣، الرقم: ٢٥٤٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٠٥/١، الرقم: ١٧٥٤، وأبو يعلى في المسند، ١٥٧/١٢، الرقم: ٦٧٨٧، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣٢١/٦، الرقم: ٣١٧٥٦، والحاكم في المستدرك، ١٠٩/٢، الرقم: ٢٤٨٥، والبيهقي في السنن الكبرى، ١٣/٨، الرقم: ١٥٥٩٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٥٤/٩، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٣١٤/١، الرقم: ٤٣٧، والأصبهاني في دلائل النبوة، ١٥٩/١، الرقم: ١٨٦، وأبو عوانة في المسند، ١٩٧/١، ١٦٨، الرقم: ٤٩٧، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١٥٨/٩ـ ١٦٠، الرقم: ١٣٣٠ـ١٣٣٦، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣٧٤/٤، ٣٧٤/٢٧، والواداياشي في تحفة المحتاج، ٢٣٨/٢، الرقم:١٥٣٦، —

فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَمَسَحَ ذِفْرَاهُ، فَسَكَتَ فَقَالَ: مَنْ رَبُّ هٰذَا الْجَمَلِ؟ لِمَنْ هٰذَا الْجَمَلُ؟ فَجَاءَ فَتًى مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: لِي، يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَقَالَ: أَفَـلَا تَتَّقِي اللهَ فِي هٰذِهِ الْبَهِيْمَةِ الَّتِي مَلَّكَکَ اللهُ إِيَّاهَا، فَإِنَّهُ شَكَا إِلَيَّ أَنَّکَ تُجِيْعُهُ وَتُدْئِبُهُ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ. وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: فِيْهِ عَبْدُ الْحَكِيْمِ بْنُ سُفْيَانَ ذَكَرَهُ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَلَمْ يَجْرَحْهُ أَحَدٌ وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک انصاری شخص کے باغ میں داخل ہوئے تو وہاں ایک اُونٹ تھا۔ جب اُس نے آپ ﷺ کو دیکھا تو وہ رو پڑا اور اُس کی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے۔ آپ ﷺ اُس کے پاس تشریف لے گئے اور اُس کے سر پر دستِ شفقت پھیرا تو وہ خاموش ہوگیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اُس اُونٹ کا مالک کون ہے اور یہ کس کا اونٹ ہے؟ انصار کا ایک نوجوان حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ میرا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بے زبان جانور کے معاملے میں اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے جس کا اللہ تعالیٰ نے تمہیں مالک بنایا ہے۔ اُس نے مجھے شکایت کی ہے کہ تم اُسے بھوکا رکھتے ہو اور اُس سے بہت زیادہ کام لیتے ہو۔‘‘

اِسے امام ابو داود، احمد، ابویعلی، ابن ابی شیبہ، حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اِس حدیث کی سند صحیح ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: اِس کی سند میں عبد الحکیم

.... والنووي في رياض الصالحين، ١/٢٤٣، الرقم: ٢٤٣، والمزي في تهذيب الكمال، ٦/١٦٥، وأبو المحاسن في معتصر المختصر، ٢/١٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٨۔

بن سفیان نامی راوی ہیں امام ابن ابی حاتم نے اُن کا بغیر کسی جرح کے ذکر کیا ہے اور اس کے بقیہ تمام رجال بھی ثقہ ہیں۔

٢١٧/٨. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي الصَّحْرَاءِ فَإِذَا مُنَادٍ يُنَادِيْهِ ''يَا رَسُوْلَ اللهِ'' فَالْتَفَتَ فَلَمْ يَرَ أَحَدًا. ثُمَّ الْتَفَتَ فَإِذَا ظَبْيَةٌ مُوْثَقَةٌ فَقَالَتْ: أُدْنُ مِنِّي، يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَدَنَا مِنْهَا فَقَالَ: حَاجَتُكِ؟ قَالَتْ: إِنَّ لِي خَشْفَيْنِ فِي ذَالِكَ الْجَبَلِ. فَخَلِّنِي حَتّٰى أَذْهَبَ فَأُرْضِعَهُمَا ثُمَّ أَرْجِعُ إِلَيْكَ. قَالَ: وَتَفْعَلِيْنَ؟ قَالَتْ: عَذَّبَنِيَ اللهُ عَذَابَ الْعَشَّارِ إِنْ لَمْ أَفْعَلْ. فَأَطْلَقَهَا، فَذَهَبَتْ، فَأَرْضَعَتْ خَشْفَيْهَا، ثُمَّ رَجَعَتْ، فَأَوْثَقَهَا. وَانْتَبَهَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ: لَكَ حَاجَةٌ، يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، تُطْلِقُ هٰذِهِ. فَأَطْلَقَهَا، فَخَرَجَتْ تَعْدُوْ وَهِيَ تَقُوْلُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّكَ رَسُوْلُ اللهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک صحراء میں سے گزر رہے تھے کہ کسی ندا دینے والے نے آپ ﷺ کو 'یارسول اللہ' کہہ کر پکارا۔ آپ ﷺ اُس آواز کی طرف متوجہ ہوئے لیکن آپ ﷺ کو سامنے کوئی نظر نہ آیا۔ آپ ﷺ نے دوبارہ غور سے دیکھا تو وہاں ایک ہرنی بندھی ہوئی تھی۔ اُس نے

٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣٣١/٢٣، الرقم: ٧٦٣، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٣٢١/١، الرقم: ١١٧٦، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٣٨٠/٤، والعسقلاني في لسان الميزان، ٣١١/٦، الرقم: ١١٢٤، وابن كثير في تحفة الطالب، ١٨٦/١، الرقم: ٨٠، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢٩٥/٨۔

عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے قریب تشریف لائیے۔ پس آپ ﷺ اس کے قریب ہوئے اور اس سے پوچھا: تمہاری کیا حاجت ہے؟ اُس نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) اُس پہاڑ میں میرے دو چھوٹے چھوٹے نومولود بچے ہیں۔ پس آپ مجھے آزاد کر دیجئے کہ میں جا کر اُنہیں دودھ پلا سکوں پھر میں واپس لوٹ آؤں گی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تم ایسا ہی کرو گی؟ اُس نے عرض کیا: اگر میں ایسا نہ کروں تو اللہ تعالیٰ مجھے سخت عذاب دے۔ پس آپ ﷺ نے اُسے آزاد کر دیا۔ وہ گئی اُس نے اپنے بچوں کو دودھ پلایا اور پھر واپس لوٹ آئی۔ آپ ﷺ نے اُسے دوبارہ باندھ دیا۔ پھر اچانک وہ اعرابی (جس نے اس ہرنی کو باندھ رکھا تھا) متوجہ ہوا اور اُس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ کی کوئی خدمت کرسکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اِس ہرنی کو آزاد کردو۔ تو اُس اعرابی نے اُسے فوراً آزاد کردیا۔ وہ وہاں سے دوڑتی ہوئی نکلی اور وہ یہ کہتی جارہی تھی: میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور آپ اللہ تعالیٰ کے (سچے) رسول ہیں۔'' اِسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٩/٢١٨. عَنْ سَفِيْنَةَ ﷺ قَالَ: رَكِبْتُ الْبَحْرَ فِي سَفِيْنَةٍ، فَانْكَسَرَتْ فَرَكِبْتُ لَوْحًا مِنْهَا، فَطَرَحَنِي فِي أَجَمَةٍ فِيْهَا أَسَدٌ، فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا بِهٖ فَقُلْتُ: يَا أَبَا الْحَارِثِ، أَنَا مَوْلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَطَأْطَأَ

٩: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/٦٧٥، الرقم: ٤٢٣٥، وأيضًا، ٣/٧٠٢، الرقم: ٦٥٥٠، والبخاري في التاريخ الكبير، ٣/١٩٥، الرقم: ٦٦٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٧/٨٠، الرقم: ٦٤٣٢، وابن راشد في الجامع، ١١/٢٨١، واللالكائي في كرامات الأولياء، ١/١٥٨، الرقم: ١١٤، والبغوي في شرح السنة، ١٣/٣١٣، الرقم: ٣٧٣٢، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ٢/٤٠٠، الرقم: ٥٩٤٩۔

رَأْسَهُ وَغَمَزَ بِمَنْكَبِهِ شِقِّي، فَمَا زَالَ يَغْمِزُنِي وَيَهْدِيْنِي إِلَى الطَّرِيْقِ، حَتّٰى وَضَعَنِي عَلَى الطَّرِيْقِ، فَلَمَّا وَضَعَنِي هَمْهَمَ، فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُوَدِّعُنِي.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبُخَارِيُّ فِي الْكَبِيْرِ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْبَغَوِيُّ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں سمندر میں ایک کشتی پر سوار ہوا۔ وہ کشتی ٹوٹ گئی تو میں اُس کے ایک تختے پر سوار ہو گیا اُس نے مجھے ایک گھنے جنگل میں پھینک دیا جہاں شیر رہتا تھا۔ وہی ہوا جس کا مجھے ڈر تھا کہ (اچانک) وہ شیر سامنے تھا۔ میں نے کہا: اے ابو الحارث (شیر)! میں رسول اللہ ﷺ کا غلام ہوں تو اُس نے فوراً اپنا سر خم کر دیا اور اپنے کندھے سے مجھے اشارہ کیا اور وہ اُس وقت تک مجھے اشارہ اور رہنمائی کرتا رہا جب تک کہ اُس نے مجھے صحیح راہ پر نہ ڈال دیا پھر جب اُس نے مجھے صحیح راہ پر ڈال دیا تو وہ دھیمی آواز میں غرغرایا۔ سو میں سمجھ گیا کہ وہ مجھے الوداع کہہ رہا ہے۔‘‘

اِسے امام حاکم، بخاری نے **التاریخ الکبیر** میں، طبرانی اور بغوی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اِس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٢١٩/١٠. عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ أَنَّ سَفِيْنَةَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَخْطَأَ الْجَيْشَ بِأَرْضِ الرُّوْمِ أَوْ أُسِرَ فِي أَرْضِ الرُّوْمِ. فَانْطَلَقَ هَارِبًا يَلْتَمِسُ الْجَيْشَ فَإِذَا بِالْأَسَدِ. فَقَالَ لَهُ: يَا أَبَا الْحَارِثِ، أَنَا مَوْلٰى رَسُوْلِ

١٠: أخرجه معمر بن راشد في الجامع، ١١/٢٨١، والبيهقي في دلائل النبوة، ٦/٤٦، واللالكائي في كرامات الأولياء، ١/١٥٩، الرقم: ١١٤، وابن كثير في شمائل الرسول/٣٤٦-٣٤٧، والخطيب التبريزي في مشكاة المصابيح، ٢/٤٠٠، الرقم: ٥٩٤٩۔

اللهِ ﷺ وَإِنَّ مِنْ أَمْرِي كَيْتَ وَكَيْتَ. فَأَقْبَلَ الْأَسَدُ لَهُ بَصْبَصَةً حَتّٰى قَامَ إِلٰى جَنْبِهٖ. كُلَّمَا سَمِعَ صَوْتًا أَتَى إِلَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ يَمْشِي إِلٰى جَنْبِهٖ. فَلَمْ يَزَلْ كَذَالِکَ حَتّٰى بَلَغَ الْجَيْشَ ثُمَّ رَجَعَ الْأَسَدُ. رَوَاهُ ابْنُ رَاشِدٍ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ابن منکدر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ جو کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے ایک دفعہ روم کے علاقہ میں لشکرِ اسلام سے بچھڑ گئے یا وہ ارضِ روم میں قید کر دیئے گئے۔ وہ وہاں سے بھاگے تاکہ لشکر سے مل سکیں کہ اچانک ایک شیر اُن کے سامنے آ گیا۔ اُنہوں نے اُس سے کہا: اے ابو حارث! میں حضور نبی اکرم ﷺ کا غلام ہوں اور میرا معاملہ اِس طرح ہے (کہ میں لشکر سے بچھڑ گیا ہوں)۔ یہ سننا تھا کہ شیر فوراً دُم ہلاتا ہوا اُن کی طرف آیا اور اُن کے پہلو میں کھڑا ہو گیا۔ جب بھی وہ شیر (کسی درندے کی) آواز سنتا تو فوراً حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کے آگے آ جاتا (جب خطرہ ٹل جاتا تو) پھر وہ واپس آ جاتا اور اُن کے پہلو میں چلنا شروع کر دیتا۔ وہ اِسی طرح اُن کے ساتھ چلتا رہا یہاں تک کہ وہ لشکر میں پہنچ گئے۔ اِس کے بعد شیر واپس لوٹ آیا۔‘‘

اِسے امام ابن راشد اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٢٢٠/١١. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: عَدَا الذِّئْبُ عَلٰى شَاةٍ فَأَخَذَهَا، فَطَلَبَهُ الرَّاعِي، فَانْتَزَعَهَا مِنْهُ، فَأَقْعَى الذِّئْبُ عَلٰى ذَنَبِهٖ.

١١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٨٣، ٨٨، الرقم: ١١٨٠٩، ١١٨٥٩، والحاكم في المستدرك، ٤/٥١٤، الرقم: ٨٤٤٤، وعبد بن حميد في المسند ، ١/٢٧٧، الرقم: ٨٧٧، والبيهقي في دلائل النبوة، ٦/٤١، ٤٢، ٤٣، والأصبهاني في دلائل النبوة، ١/١١٣، الرقم: ١١٦، وابن كثير في شمائل الرسول/٣٣٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/٢٩١۔

قَالَ: أَلَا تَتَّقِي اللهَ تَنْزِعُ مِنِّي رِزْقًا سَاقَهُ اللهُ إِلَيَّ؟ فَقَالَ: يَا عَجَبِي، ذِئْبٌ مُقْعٍ عَلٰى ذَنَبِهٖ يُكَلِّمُنِي كَلَامَ الإِنْسِ؟ فَقَالَ الذِّئْبُ: أَلَا أُخْبِرُکَ بِأَعْجَبَ مِنْ ذَالِکَ؟ مُحَمَّدٌ ﷺ بِيَثْرِبَ يُخْبِرُ النَّاسَ بِأَنْبَاءِ مَا قَدْ سَبَقَ. قَالَ: فَأَقْبَلَ الرَّاعِي يَسُوْقُ غَنَمَهُ حَتّٰى دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ، فَزَوَاهَا إِلٰى زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَاهَا، ثُمَّ أَتَى رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ. فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَنُوْدِيَ: الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ، ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ لِلرَّاعِي: أَخْبِرْهُمْ. فَأَخْبَرَهُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: صَدَقَ. وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ، لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُكَلِّمَ السِّبَاعُ الإِنْسَ، وَيُكَلِّمُ الرَّجُلَ عَذَبَةُ سَوْطِهٖ، وَشِرَاکُ نَعْلِهٖ، وَيُخْبِرَهُ فَخِذُهُ بِمَا أَحْدَثَ أَهْلُهُ بَعْدَهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ حُمَيْدٍ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک بھیڑیا بکریوں پر حملہ آور ہوا اور اُن میں سے ایک بکری کو اُٹھا کر لے گیا۔ چرواہے نے اُس کا پیچھا کیا اور اُس سے بکری چھین لی۔ بھیڑیا پچھلی ٹانگوں کو زمین پر پھیلا کر سرین پر بیٹھ گیا اور اگلی ٹانگوں کو کھڑا کر لیا اور اُس نے چرواہے سے کہا: کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے کہ مجھ سے اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ رزق چھین رہے ہو؟ چرواہے نے حیران ہوکر کہا: بڑی حیران کن بات ہے کہ بھیڑیا اپنی دم پر بیٹھا مجھ سے انسانوں جیسی باتیں کر رہا ہے؟ بھیڑیے نے کہا: کیا میں تمہیں اِس سے بھی عجیب تر بات نہ بتاؤں؟ محمد ﷺ جو کہ یثرب (مدینہ منورہ) میں تشریف فرما ہیں لوگوں کو گزرے ہوئے زمانے کی خبریں دیتے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ وہ چرواہا فوراً اپنی بکریوں کو ہانکتا ہوا مدینہ منورہ میں داخل ہوا اور اُنہیں اپنے ایک ٹھکانہ پر چھوڑ کر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پھر اُس نے آپ ﷺ کو

اس واقعہ کی خبر دی۔ آپ ﷺ کے حکم پر باجماعت نماز کے لئے اذان کہی گئی۔ پھر آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور چرواہے سے فرمایا: سب لوگوں کو اس واقعہ کی خبر دو۔ پس اُس نے وہ واقعہ سب کو سنایا۔ اُس کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اِس نے سچ کہا۔ مجھے قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ درندے انسان سے کلام نہ کریں اور انسان سے اُس کی چابک کی رسی اور جوتے کے تسمے کلام نہ کریں۔ اُس کی ران اُسے خبر دے گی کہ اُس کے بعد اُس کے گھر والے کیا کرتے رہے ہیں۔''

اِسے امام احمد، حاکم اور ابن حمید نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: یہ حدیث امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔

۲۲۱/ ۱۲. عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ أَوْ جُهَيْنَةَ قَالَ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْفَجْرَ فَإِذَا هُوَ بِقَرِيْبٍ مِنْ مِائَةِ ذِئْبٍ قَدْ أَقْعَيْنَ وَفُوْدُ الذِّئَابِ. فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: تَرْضَخُوْا لَهُمْ شَيْئًا مِنْ طَعَامِكُمْ وَتَأْمَنُوْنَ عَلٰى مَا سِوَى ذَالِکَ؟ فَشَكَوْا إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ الْحَاجَةَ. قَالَ: فَآذِنُوْهُنَّ. قَالَ: فَآذَنُوْهُنَّ فَخَرَجْنَ وَلَهُنَّ عُوَاءٌ.

رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

''حضرت شمر بن عطیہ، مزینہ یا جہینہ کے ایک آدمی سے روایت بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے نمازِ فجر ادا فرمائی۔ اچانک تقریباً ایک سو بھیڑیئے پچھلی ٹانگوں

۱۲: أخرجه الدارمي في السنن، المقدمة، باب ما أكرم الله به نبيه ﷺ من إيمان الشجر به والبهائم والجن، ۱/ ۲۵، الرقم: ۲۲، وابن عساكر في تاريخ مدينة دمشق، ٤/ ٣٧٦۔

کو زمین پر پھیلا کر اور اگلی ٹانگوں کو اُٹھائے ہوئے اپنی سرینوں پر بیٹھے (باقی) بھیڑیوں کے قاصد بن کر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (اے گروہ صحابہ!) تم اپنے کھانے پینے کی اشیاء میں سے تھوڑا بہت اُن کا حصہ بھی نکالا کرو اور باقی ماندہ کھانے کو (اُن بھیڑیوں سے) محفوظ کر لیا کرو۔ پھر اُنہوں (بھیڑیوں) نے حضور نبی اکرم ﷺ سے اپنی کسی حاجت کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اِنہیں اجازت دو۔ راوی بیان کرتے ہیں اُنہوں نے اُن (بھیڑیوں) کو اجازت دی پھر وہ تھوڑی دیر بعد اپنی مخصوص آواز نکالتے ہوئے چل دیئے۔‘‘

اِسے امام دارمی نے روایت کیا ہے۔

۲۲۲/۱۳. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: كَانَ لِآلِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَحْشٌ. فَإِذَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَعِبَ وَاشْتَدَّ وَأَقْبَلَ وَأَدْبَرَ. فَإِذَا أَحَسَّ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَدْ دَخَلَ، رَبَضَ فَلَمْ يَتَرَمْرَمْ، مَا دَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي الْبَيْتِ، كَرَاهِيَةَ أَنْ يُؤْذِيَهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ يَعْلٰى وَالطَّحَاوِيُّ.

وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ: رِجَالُ أَحْمَدَ رِجَالُ الصَّحِيْحِ.

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی آل (یعنی اہلِ بیت) کے لئے ایک جانور رکھا گیا۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ باہر تشریف

۱۳: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۱۱۲/۶، ۱۵۰، الرقم: ۲۴۸۶۲، ۲۵۲۱۰، وأبو يعلى في المسند، ۱۲۱/۸، الرقم: ۴۶۶۰، وابن راهويه في المسند، ۶۱۷/۳، الرقم: ۱۱۹۲، والطحاوي في شرح معاني الآثار، ۱۹۵/۴، والبيهقي في دلائل النبوة، ۳۱/۶، وابن عبد البر في التمهيد، ۳۱۴/۶، والهيثمي في مجمع الزوائد، ۳/۹۔

لاتے تو وہ کھیلتا کودتا اور (خوشی سے) جوش میں آ جاتا اور (حالتِ وجد میں) کبھی آگے بڑھتا اور کبھی پیچھے آتا۔ اور جب وہ یہ محسوس کرتا کہ آپ ﷺ اندر تشریف لے گئے ہیں تو پھر ساکت کھڑا ہو جاتا، اور جب تک آپ ﷺ گھر میں موجود رہتے کوئی حرکت نہ کرتا، اِس ڈر سے کہ کہیں آپ ﷺ کو تکلیف نہ ہو۔‘‘

اِسے امام احمد، ابو یعلی اور طحاوی نے روایت کیا ہے۔ امام ہیثمی نے فرمایا: امام احمد کی سند کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔

۲۲۳/۱۴. عَنْ عَبْدِ اللهِ ﷺ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ فَرَأَيْنَا حُمَرَةً مَعَهَا فَرْخَانِ فَأَخَذْنَا فَرْخَيْهَا فَجَاءَتِ الْحُمَرَةُ فَجَعَلَتْ تَفْرِشُ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: مَنْ فَجَعَ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا رُدُّوْا وَلَدَهَا إِلَيْهَا وَرَأَى قَرْيَةَ نَمْلٍ قَدْ حَرَّقْنَاهَا فَقَالَ: مَنْ حَرَّقَ هٰذِهٖ؟ قُلْنَا: نَحْنُ، قَالَ: إِنَّهٗ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُعَذِّبَ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ.

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

’’حضرت عبد اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ ایک سفر میں ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے تو ہم نے ایک چڑیا دیکھی جس کے ساتھ دو بچے تھے۔ ہم نے اُس کے بچے پکڑ لئے تو وہ چڑیا پھڑ پھڑانے

۱٤: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب الجهاد، باب في كراهية حرق العدو بالنار، ٣/٥٥، الرقم: ٢٦٧٥، وأيضًا في كتاب الأدب، باب في قتل الذر، ٤/٣٦٧، الرقم: ٥٢٦٨، والذهبي في الكبائر، ١/٢٠٦، والزيلعي في نصب الراية، ٣/٤٠٧، والنووي في رياض الصالحين/٣٦٧، الرقم: ٣٦٧۔

لگی۔ حضور نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کس نے اِسے اِس کے بچوں کی وجہ سے تڑپایا ہے؟ اِس کے بچے اِسے لوٹا دو۔ آپ ﷺ نے چیونٹیوں کا ایک بِل دیکھا جسے ہم نے جلا دیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اِسے کس نے جلایا ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے: (یا رسول اللہ!) ہم نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آگ کے ساتھ عذاب دینا، آگ کے (پیدا کرنے والے) ربّ کے سوا کسی کے لئے مناسب نہیں ہے۔‘‘

اِسے امام ابو داود نے روایت کیا ہے۔

١٥/٢٢٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ وَمَرَرْنَا بِشَجَرَةٍ فِيْهَا فَرْخَا حُمَّرَةٍ، فَأَخَذْنَاهُمَا. قَالَ: فَجَاءَتِ الْحُمَّرَةُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ تَصِيْحُ، فَقَالَ: مَنْ فَجَعَ هٰذِهِ بِفَرْخَيْهَا؟ قَالَ: فَقُلْنَا: نَحْنُ. قَالَ: رُدُّوْهُمَا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ.

وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے، ہم ایک درخت کے پاس سے گزرے جس میں چَنڈُول (ایک خوش آواز چڑیا) کے دو بچے تھے، ہم نے وہ دو بچے اُٹھا لئے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ وہ چَنڈُول حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں شکایت کرتے ہوئے حاضر ہوئی۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا: کس نے اِس چَنڈُول کو اِس کے بچوں کی وجہ سے تکلیف دی ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کیا: ہم نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اِس کے

١٥: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٤/٢٦٧، الرقم: ٧٥٩٩، والبيهقي في دلائل النبوة، ١/٣٢١، والهناد في الزهد، ٢/٦٢٠، الرقم: ١٣٣٧، والجزري في النهاية، ٤/١٢١.

بچے اِسے لوٹا دو۔‘‘

اِسے امام حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔امام حاکم نے فرمایا: اِس حدیث کی سند صحیح ہے۔

١٦/٢٢٥. عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَمَرَرْنَا بِشَجَرَةٍ فِيْهَا فَرْخَا حُمَّرَةٍ، فَأَخَذْنَاهُمَا. قَالَ: فَجَاءَتِ الْحُمَّرَةُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ تَعَرَّضُ، فَقَالَ: مَنْ فَجَعَ هٰذِهِ بِفَرْخَيْهَا؟ قَالَ: قُلْنَا: نَحْنُ. قَالَ: رُدُّوْهُمَا قَالَ: فَرَدَدْنَاهُمَا إِلَى مَوَاضِعِهِمَا. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے ہم ایک درخت کے پاس سے گزرے جس میں چَنڈُول (ایک خوش آواز چڑیا) کے دو بچے تھے۔ ہم نے وہ دو بچے اُٹھا لئے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ وہ چَنڈُول حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں شکایت کرتے ہوئے حاضر ہوئی۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا: کس نے اس چَنڈُول کو اس کے بچوں کی وجہ سے تکلیف دی ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) ہم نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اِس کے بچے اِسے لوٹا دو۔ راوی بیان کرتے ہیں: پس ہم نے وہ دو بچے جہاں سے لیے تھے وہیں رکھ دیئے۔‘‘ اِسے امام بیہقی نے روایت کیا ہے۔

١٦: أخرجه البيهقي في دلائل النبوة، ١/٣٢١، والهناد في الزهد، ٢/٦٢٠، الرقم: ١٣٣٧۔

مصادر التخریج

١. القرآن الحکیم۔

٢. احمد بن حنبل، ابوعبد اللہ بن محمد (١٦٤-٢٤١ھ/ ٧٨٠-٨٥٥ء)۔ **فضائل الصحابۃ**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ۔

٣. احمد بن حنبل، ابوعبد اللہ بن محمد (١٦٤-٢٤١ھ/ ٧٨٠-٨٥٥ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٨ھ/١٩٧٨ء۔

٤. ازدی، ربیع بن حبیب بن عمر بصری۔ **الجامع الصحیح مسند الامام الربیع بن حبیب**۔ بیروت، لبنان: دار الحکمہ، ١٤١٥ھ۔

٥. اصبہانی، اسماعیل بن محمد بن الفضل التیمی (٤٥٧-٥٣٥ھ)۔ **دلائل النبوۃ**۔ ریاض، سعودی عرب: دار طیبۃ، ١٤٠٩ھ۔

٦. بخاری، ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤-٢٥٦ھ/ ٨١٠-٨٧٠ء)۔ **الأدب المفرد**۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ١٤٠٩ھ/١٩٨٩ء۔

٧. بخاری، ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤-٢٥٦ھ/ ٨١٠-٨٧٠ء)۔ **التاریخ الصغیر**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٤٠٦ھ/١٩٨٦ء۔

٨. بخاری، ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤-٢٥٦ھ/ ٨١٠-٨٧٠ء)۔ **التاریخ الکبیر**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٩. بخاری، ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (١٩٤۔٢٥٦ھ/ ٨١٠۔ ٨٧٠ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ١٤٠١ھ/ ١٩٨١ء۔

١٠. بزار، ابوبکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (٢١٠۔٢٩٢ھ/ ٨٢٥۔٩٠٥ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: ١٤٠٩ھ۔

١١. بغوی، ابو محمد حسین بن مسعود بن محمد (٤٣٦۔٥١٦ھ/ ١٠٤٤۔١١٢٢ء)۔ **شرح السنة**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٣ھ/ ١٩٨٣ء۔

١٢. بغوی، ابومحمد حسین بن مسعود بن محمد (٤٣٦۔٥١٦ھ/ ١٠٤٤۔١١٢٢ء)۔ **معالم التنزیل**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفة، ١٤٠٧ھ/ ١٩٨٧ء۔

١٣. بیہقی، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤۔٤٥٨ھ/ ٩٩٤۔ ١٠٦٦ء)۔ **الاعتقاد**۔ بیروت، لبنان، دار الآفاق الجدید، ١٤٠١ھ۔

١٤. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤۔٤٥٨ھ/ ٩٩٤۔ ١٠٦٦ء)۔ **دلائل النبوة**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٠٥ھ/ ١٩٨٥ء۔

١٥. بیہقی، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤۔٤٥٨ھ/ ٩٩٤۔ ١٠٦٦ء)۔ **الزھد الکبیر**۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الکتب الثقافیة، ١٩٩٦ء۔

١٦. بیہقی، ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤۔٤٥٨ھ/ ٩٩٤۔ ١٠٦٦ء)۔ **السنن الکبریٰ**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ١٤١٤ھ/ ١٩٩٤ء۔

١٧. بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (٣٨٤-٤٥٨ھ/ ٩٩٤-١٠٦٦ء)۔ شعب الإیمان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٠ھ/ ١٩٩٠ء۔

١٨. ترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (٢١٠-٢٧٩ھ/ ٨٢٥-٨٩٢ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ١٩٩٨ء۔

١٩. ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام حرانی (٦٦١-٧٢٨ھ/١٢٦٣-١٣٢٨ء)۔ الصارم المسلول۔ بیروت، لبنان: دار ابن حزم، ١٤١٧ھ۔

٢٠. ابن جارود، ابومحمد عبد اللہ بن علی بن جارود نیشاپوری (٣٠٧ھ)۔ المنتقی من السنن المسندة۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتاب الثقافیۃ، ١٤١٨ھ/١٩٨٨ء۔

٢١. جزری، ابو السعادات مبارک بن محمد (٥٤٤-٦٠٦ھ/١١٤٩-١٢١٠ء)۔ النهایه في غریب الحدیث و الاثر۔ بیروت، لبنان: المکتبۃ العلمیہ، ١٣٩٩ھ۔

٢٢. ابن جعد، ابوالحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (١٣٣-٢٣٠ھ/ ٧٥٠-٨٤٥ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ١٤١٠ھ/ ١٩٩٠ء۔

٢٣. ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (٥١٠-٥٧٩ھ/١١١٦-١٢٠١ء)۔ زاد المسیر فی علم التفسیر۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٤ھ۔

٢٤. ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (٥١٠-٥٧٩ھ/١١١٦-١٢٠١ء)۔ صفوة الصفوة۔ بیروت، لبنان، دارالکتب

العلميہ، ١٤٠٩ھ/١٩٨٩ء۔

٢٥. حارث، ابن ابی اسامہ (١٨٦۔ ٢٨٣ھ)۔ **مسند الحارث**۔ المدينة المنورة، سعودی عرب: مرکز خدمة السنہ والسيرة النبويہ، ١٤١٣ھ/١٩٩٢ء۔

٢٦. حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (٣٢١۔٤٠٥ھ/ ٩٣٣۔١٠١٤ء)۔ **المستدرک علی الصحيحين**۔ بيروت۔ لبنان: دار الکتب العلميہ، ١٤١١ھ/١٩٩٠ء۔

٢٧. حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (٣٢١۔٤٠٥ھ/ ٩٣٣۔١٠١٤ء)۔ **معرفة علوم الحديث**۔ بيروت۔ لبنان: دار الکتب العلميہ، ١٣٩٧ھ۔

٢٨. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (٢٧٠۔٣٥٤ھ/ ٨٨٤۔٩٦٥ء)۔ **الثقات**۔ بيروت، لبنان: دار الفکر، ١٣٩٥ھ۔

٢٩. ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (٢٧٠۔٣٥٤ھ/ ٨٨٤۔٩٦٥ء)۔ **الصحيح**۔ بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ، ١٤١٤ھ/١٩٩٣ء۔

٣٠. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣۔٨٥٢ھ/ ١٣٧٢۔ ١٤٤٩ء)۔ **الإصابة في تمييز الصحابة**۔ بيروت، لبنان: دار الجيل، ١٤١٢ھ/ ١٩٩٢ء۔

٣١. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣۔٨٥٢ھ/ ١٣٧٢۔١٤٤٩ء)۔ **تهذيب التهذيب**۔ بيروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠٤ھ/١٩٨٤ء۔

٣٢. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣۔٨٥٢ھ/

١٣٧٢-١٤٤٩ء)۔ **تغليق التعليق على صحيح البخاري**۔ بيروت، لبنان: المكتب الاسلامى + عمان، اُردن: دار عمار، ١٤٠٥ھ۔

٣٣. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣-٨٥٢ھ/١٣٧٢-١٤٤٩ء)۔ **الدراية في تخريج أحاديث الهداية**۔ بيروت، لبنان: دار المعرفة۔

٣٤. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣-٨٥٢ھ/ ١٣٧٢-١٤٤٩ء)۔ **فتح الباري شرح صحيح البخاري**۔ لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ١٤٠١ھ/ ١٩٨١ء۔

٣٥. ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (٧٧٣-٨٥٢ھ/ ١٣٧٢-١٤٤٩ء)۔ **لسان الميزان**۔ بيروت، لبنان، مؤسسة الأعلمی المطبوعات ١٤٠٦ھ/ ١٩٨٦ء۔

٣٦. ابن حزم، ابو محمد علی بن احمد بن سعید أندلسی (٣٨٤-٤٥٦ھ/ ٩٩٤-١٠٦٤ء)۔ **حجة الوداع**۔ الرياض، سعودی عرب: بيت الأفكار الدولية، ١٩٩٨ء۔

٣٧. ابن حزم، ابو محمد علی بن احمد بن سعید أندلسی (٣٨٤-٤٥٦ھ/ ٩٩٤-١٠٦٤ء)۔ **المحلّٰى**۔ بيروت، لبنان: دار الآفاق الجديدة۔

٣٨. حسام الدين ہندی، علاء الدين علی متقی (٩٧٥ھ)۔ **كنز العمال**۔ بيروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ، ١٣٩٩ھ/ ١٩٧٩ء۔

٣٩. حسینی، ابراہیم بن محمد (١٠٥٤-١١٢٠ھ)۔ **البيان والتعريف**۔ بيروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠١ھ۔

٤٠. حکیم ترمذی، ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر[1]۔ **نوادر الأصول في**

أحاديث الرسول۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ١٩٩٢ء۔

(١) حکیم ترمذی ٣١٨ھ/٩٣٠ء میں زندہ تھے مگر اُن کی تاریخ وفات معلوم نہیں۔

٤١. حلبی، علی بن برہان الدین (١٤٠٤ھ)۔ السيرة الحلبية۔ بیروت، لبنان، دار المعرفہ، ١٤٠٠ھ۔

٤٢. حمیدی، ابو بکر عبداللہ بن زبیر (٢١٩ھ/ ٨٣٤ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ + قاہرہ، مصر: مکتبۃ المتنبی۔

٤٣. ابن خزیمہ، ابو بکر محمد بن اِسحاق (٢٢٣۔٣١١ھ/ ٨٣٨۔٩٢٤ء)۔ الصحيح۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٣٩٠ھ/ ١٩٧٠ء۔

٤٤. خطابی، اُبو سلیمان اُحمد بن محمد بن ابراہیم الخطابی البستی (٣٨٨ھ)۔ غريب الحديث۔ مکہ المکرّمہ، سعودی عرب: جامعہ اُم القریٰ، ١٤٠٢ھ۔

٤٥. خطیب بغدادی، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (٣٩٢۔ ٤٦٣ھ/ ١٠٠٢۔١٠٧١ء)۔ تاريخ بغداد۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

٤٦. خطیب بغدادی، ابوبکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (٣٩٢۔ ٤٦٣ھ/ ١٠٠٢۔١٠٧١ء)۔ موضح أوهام الجمع والتفريق۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٤٠٧ء۔

٤٧. خطیب تبریزی، ولی الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ (م ٧٤١ھ)۔ مشكاة المصابيح۔ بیروت، لبنان: الکتب العلمیۃ، ١٤٢٤ھ/ ٢٠٠٣ء۔

٤٨. ابن خلاد، ابو الحسن بن عبد الرحمٰن بن خلاد رامهرمزی (م ٥٧٦ھ)۔ أمثال

الحدیث المرویة عن النبي ﷺ ۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتاب الثقافیۃ، ۱۴۰۹ھ۔

۴۹. خلال، احمد بن محمد بن ہارون بن یزید الخلال، ابوبکر (۲۳۴۔۳۱۱ھ)۔ السنة۔ ریاض، سعودی عرب: ۱۴۱۰ھ

۵۰. دارمی، ابومحمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (۱۸۱۔۲۵۵ھ/۷۹۷۔۸۶۹ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ۔

۵۱. دارقطنی، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (۳۰۶۔ ۳۸۵ھ/۹۱۸۔ ۹۹۵ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۳۸۶ھ/۱۹۶۶ء۔

۵۲. ابو داود، سلیمان بن أشعث سجستانی (۲۰۲۔۲۷۵ھ/ ۸۱۷۔ ۸۸۹ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء۔

۵۳. دولابی، ابو بشر محمد بن احمد بن محمد بن حماد (۲۲۴۔۳۱۰ھ)۔ الذریة الطاهرة النبویة۔ کویت: الدار السلفیۃ۔ ۱۴۰۷ھ۔

۵۴. دیلمی، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی الہمذانی (۴۴۵۔۵۰۹ھ/ ۱۰۵۳۔ ۱۱۱۵ء)۔ مسند الفردوس۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۶ء۔

۵۵. ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (۶۷۳۔۷۴۸ھ/ ۱۲۷۴۔ ۱۳۴۸ء)۔ سیر أعلام النبلاء۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۱۳ھ۔

۵۶. ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (۶۷۳۔۷۴۸ھ/۱۲۷۴۔ ۱۳۴۸ء)۔ الکبائر۔ بیروت، لبنان: دار الندوة الجدیدة۔

٥٧. ذہبی، شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان (٦٧٣ـ٧٤٨ھ/ ١٢٧٤ ـ ١٣٤٨ء)۔ **ميزان الاعتدال في نقد الرجال**۔ بیروت، لبنان، دارالکتب العلمیہ، ١٩٩٥ء۔

٥٨. رازی، محمد بن عمر بن حسن بن حسین بن علی تیمی (٥٤٣ـ٦٠٦ھ/ ١١٤٩ـ١٢١٠ء)۔ **التفسير الكبير**۔ تہران، ایران: دار الکتب العلمیہ۔

٥٩. ابن راشد، معمر بن راشد الأزدی (١٥١ھ)۔ **الجامع**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٣ھ۔

٦٠. ابن راہویہ، ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن مخلد بن ابراہیم بن عبداللہ (١٦١ـ٢٣٧ھ/ ٧٧٨ـ٨٥١ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ الایمان، ١٤١٢ھ/١٩٩١ء۔

٦١. ابن رجب حنبلی، ابوالفرج عبدالرحمٰن بن احمد (٧٣٦ـ٧٩٥ھ)۔ **جامع العلوم والحكم في شرح خمسين حديثا من جوامع الكلم**۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ، ١٤٠٨ھ۔

٦٢. رویانی، ابوبکر محمد بن ہارون الرویانی (٣٠٧ھ)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مؤسسہ قرطبہ، ١٤١٦ھ۔

٦٣. زرعی، ابوعبد اللہ محمد بن ابی بکر ایوب (٦٩١ـ٧٥١ھ)۔ **حاشية ابن قيم**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٥ھ/١٩٩٥ء۔

٦٤. زرقانی، ابوعبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن احمد بن علوان مصری أزہری مالکی (١٠٥٥ـ١١٢٢ھ/١٦٤٥ـ١٧١٠ء)۔ **شرح المواهب اللدنية**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٧ھ/١٩٩٦ء۔

٦٥. زرقانی، ابوعبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن احمد بن علوان مصری ازہری مالکی (١٠٥٥-١١٢٢ھ/١٦٤٥-١٧١٠ء)۔ **شرح الموطأ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١١ھ۔

٦٦. زیلعی، ابو محمد عبد اللہ بن یوسف حنفی (م ٧٦٢ھ)۔ **تخریج الاحادیث والآثار**۔ ریاض، سعودی عرب: دار ابن خزیمہ، ١٤١٤ھ۔

٦٧. زیلعی، ابو محمد عبد اللہ بن یوسف حنفی (٧٦٢ھ)۔ **نصب الرایة لأحادیث الهدایة**۔ مصر، دار الحدیث، ١٣٥٧ھ۔

٦٨. ابن سعد، ابو عبد اللہ محمد (١٦٨-٢٣٠ھ/٧٨٤-٨٤٥ء)۔ **الطبقات الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار بیروت للطباعہ والنشر، ١٣٩٨ھ/١٩٧٨ء۔

٦٩. سعید بن منصور، ابو عثمان الخراسانی، (٢٢٧ھ)۔ **السنن**۔ ریاض، سعودی عرب: دار العصیمی، ١٤١٤ھ۔

٧٠. ابن سلیمان، خیثمہ بن سلیمان القرشی الطرابلسی (٢٥٠-٣٤٣ھ)۔ **من حدیث خیثمة بن سلیمان القرشي الطرابلسي**۔ بیروت، لبنان: دار بیروت الکتاب العربی، ١٤٠٠ھ/١٩٨٠ء۔

٧١. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩-٩١١ھ/١٤٤٥-١٥٠٥ء)۔ **جامع الأحادیث**۔

٧٢. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩-٩١١ھ/١٤٤٥-١٥٠٥ء)۔ **الخصائص الکبری**۔ فیصل آباد، پاکستان: مکتبہ نوریہ رضویہ۔

٧٣. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان

(٨٤٩ـ٩١١ھ/١٤٤٥ـ ١٥٠٥ء)۔ **الدر المنثور في التفسير بالمأثور۔** بیروت، لبنان: دار المعرفۃ۔

٧٤. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩ـ٩١١ھ/١٤٤٥ـ١٥٠٥ء)۔ **الديباج على صحيح مسلم۔** الخبر، سعودی عرب: دار ابن عفان، ١٤١٦ھ/١٩٩٦ء۔

٧٥. سیوطی، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩ـ٩١١ھ/١٤٤٥ـ١٥٠٥ء)۔ **شرح سنن ابن ماجه۔** کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ۔

٧٦. سیوطی، جلال الدین ابوالفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (٨٤٩ـ٩١١ھ/١٤٤٥ـ١٥٠٥ء)۔ **مفتاح الجنة۔** المدینہ المنورہ، سعودی عرب: الجامعہ الاسلامیۃ، ١٣٩٩ھ۔

٧٧. شاشی، ابو سعید ہیثم بن کلیب بن شریح (٣٣٥ھ/٩٤٦ء)۔ **المسند۔** مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ العلوم والحکم، ١٤١٠ھ۔

٧٨. شافعی، ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (١٥٠ـ٢٠٤ھ/٧٦٧ـ٨١٩ء)۔ **السنن المأثورة۔** بیروت لبنان: دار المعرفۃ، ١٤٠٦ھ۔

٧٩. شافعی، ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (١٥٠ـ٢٠٤ھ/٧٦٧ـ٨١٩ء)۔ **المسند۔** بیروت لبنان: دار الکتب العلمیہ

٨٠. شوکانی، محمد بن علی بن محمد (١١٧٣ـ١٢٥٠ھ/١٧٦٠ـ١٨٣٤ء)۔ **فتح القدير۔** بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠٢ھ/١٩٨٢ء۔

۸۱. ابن أبي عاصم، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد (۲۰٦۔۲۸۷ھ/ ۸۲۲۔۹۰۰ء)۔ **الآحاد والمثاني**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایۃ، ۱٤۱۱ھ/۱۹۹۱ء۔

۸۲. ابن أبي عاصم، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد (۲۰٦۔۲۸۷ھ/ ۸۲۲۔۹۰۰ء)۔ **الجهاد**۔ مدینۃ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ العلوم والحکم، ۱٤۰۹ھ/۱۹۸۹ء۔

۸۳. ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن إبراہیم بن عثمان کوفی (۱۵۹۔۲۳۵ھ/ ۷۷٦۔ ۸٤۹ء)۔ **المصنف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱٤۰۹ھ۔

۸٤. طاہر القادری، ڈاکٹر محمد طاہر القادری۔ **عرفان القرآن**۔ لاہور، پاکستان: منہاج القرآن پبلی کیشنز۔

۸۵. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲٦۰۔۳٦۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **کتاب الدعاء**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیۃ ۱٤۲۱ھ/۲۰۰۱ء۔

۸٦. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲٦۰۔۳٦۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **مسند الشامیین**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱٤۰۵ھ/۱۹۸٤ء۔

۸۷. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲٦۰۔۳٦۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الأوسط**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ۱٤۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔

۸۸. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲٦۰۔۳٦۰ھ/

٨٧٣۔ ٩٧١ء)۔ **المعجم الصغیر۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٠٣ھ/١٩٨٣ء۔

٨٩. طبرانی، ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (٢٦٠۔٣٦٠ھ/ ٨٧٣۔ ٩٧١ء)۔ **المعجم الکبیر۔** موصل، عراق: مطبعۃ الزہراء الحدیثۃ۔

٩٠. طبری، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید (٢٢٤۔ ٣١٠ھ/ ٨٣٩۔٩٢٣ء)۔ **تاریخ الأمم والملوک۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤٠٧ھ۔

٩١. طبری، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید (٢٢٤۔ ٣١٠ھ/ ٨٣٩۔٩٢٣ء)۔ **جامع البیان عن تأویل أي القرآن۔** بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠٥ھ۔

٩٢. طحاوی، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (٢٢٩۔٣٢١ھ/ ٨٥٣۔٩٣٣ء)۔ **شرح معانی الآثار۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٣٩٩ھ۔

٩٣. طحاوی، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (٢٢٩۔٣٢١ھ/ ٨٥٣۔٩٣٣ء)۔ **مَشکَل الآثار۔** بیروت، لبنان: دار صادر۔

٩٤. طیالسی، ابوداود سلیمان بن داود جارود (١٣٣۔٢٠٤ھ/٧٥١۔٨١٩ء)۔ **المسند۔** بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

٩٥. ابن ابی عاصم، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (٢٠٦۔٢٨٧ھ/ ٨٢٢۔ ٩٠٠ء)۔ **السنۃ۔** بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٠ھ۔

٩٦. ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (٣٦٨۔٤٦٣ھ/ ٩٧٩۔ ١٠٧١ء)۔ **الاستذکار۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ٢٠٠٠ء۔

٩٧. ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (٣٦٨-٤٦٣ھ/ ٩٧٩-١٠٧١ء)۔ **الاستيعاب في معرفة الأصحاب**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ١٤١٢ھ۔

٩٨. ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (٣٦٨-٤٦٣ھ/ ٩٧٩-١٠٧١ء)۔ **التمهيد**۔ مغرب (مراکش): وزات عموم الأوقاف والشؤون الإسلامیہ، ١٣٨٧ھ۔

٩٩. ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (٣٦٨-٤٦٣ھ/ ٩٧٩-١٠٧١ء)۔ **جامع بيان العلم وفضله**۔ لبنان، بیروت: دار ابن حزم، ١٤٢٤ھ/٢٠٠٣ء۔

١٠٠. عبد بن حمید، ابو محمد بن نصر الکسی (م ٢٤٩ھ/ ٨٦٣ء)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنہ، ١٤٠٨ھ/ ١٩٨٨ء۔

١٠١. عبد الرزاق، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (١٢٦-٢١١ھ/ ٧٤٤-٨٢٦ء)۔ **المصنف**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٣ھ۔

١٠٢. ابن عدی، عبد اللہ بن عدی بن عبداللہ بن محمد ابو احمد الجرجانی (٢٧٧ھ-٣٦٥ھ)۔ **الكامل في ضعفاء الرجال**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٤٠٩ھ/١٩٨٨ء۔

١٠٣. ابن عساکر، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (٤٩٩-٥٧١ھ/١١٠٥-١١٧٦ء)۔ **تاريخ مدينة دمشق (المعروف بـ: تاريخ ابن عساكر)**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ١٤٢١ھ/٢٠٠١ء۔

١٠٤. عظیم آبادی، ابو الطیب محمد شمس الحق۔ **عون المعبود شرح سنن أبي داود**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ١٤١٥ھ۔

١٠٥. ابو عوانہ، یعقوب بن اسحاق بن إبراہیم بن زید نیشاپوری (٢٣٠۔٣١٦ھ/ ٨٤٥۔ ٩٢٨ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ١٩٩٨ء۔

١٠٦. عینی، بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد بن موسیٰ بن احمد بن حسین بن یوسف بن محمود (٧٦٢۔ ٨٥٥ھ/ ١٣٦١۔١٤٥١ء)۔ **عمدة القاري شرح على صحيح البخاري**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ١٣٩٩ھ/١٩٧٩ء۔

١٠٧. فاکہی، ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن عباس مکی (٢٧٢ھ/ ٨٨٥ء)۔ **أخبار مكة في قديم الدهر وحديثه**۔ بیروت، لبنان: دار خضر، ١٤١٤ھ۔

١٠٨. فسوی، ابو یوسف یعقوب بن سفیان (م ٢٧٧ھ)۔ **المعرفة والتاريخ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٩ھ/١٩٩٩ء۔

١٠٩. قاضی عیاض، ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو بن موسیٰ بن عیاض بن محمد بن موسیٰ بن عیاض یحصبی (٤٧٦۔٥٤٤ھ/١٠٨٣۔١١٤٩ء)۔ **الشفاء بتعريف حقوق المصطفى** ﷺ۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی۔

١١٠. ابن قانع، عبد الباقی (٢٦٥۔ ٣٥١ھ)۔ **معجم الصحابة**۔ مدینہ منورہ، مکتبۃ الغرباء الاثریۃ، ١٤١٨ھ۔

١١١. قرطبی، ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن محمد بن یحیٰ بن مفرج اُموی (٢٨٤۔ ٣٨٠ھ/ ٨٩٧۔ ٩٩٠ء)۔ **الجامع لأحكام القرآن**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

١١٢. قزوینی، عبد الکریم بن محمد الرافعی۔ **التدوين في أخبار قزوين**۔ بیروت، لبنان:

دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۷ء۔

۱۱۳. قضاعی، ابوعبد اللہ محمد بن سلامہ بن جعفر (۴۵۴ھ)۔ **مسند الشھاب**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۷ھ۔

۱۱۴. ابن کثیر، ابو الفداء إسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷۴ھ/ ۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ **البدایة والنھایة**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

۱۱۵. ابن کثیر، ابو الفداء إسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷۴ھ/ ۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ **تفسیر القرآن العظیم**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

۱۱۶. ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷۴ھ/ ۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ **شمائل الرسول ﷺ**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

۱۱۷. کنانی، احمد بن ابی بکر بن اسماعیل (۷۶۲۔۸۴۰ھ)۔ **مصباح الزجاجة فی زوائد ابن ماجه**۔ بیروت، لبنان: دار العربیہ، ۱۴۰۳ھ۔

۱۱۸. لالکائی، ابو قاسم ھبۃ اللہ بن حسن بن منصور (۴۱۸ھ)۔ **شرح أصول إعتقاد أهل السنة والجماعة من الكتاب والسنة وإجماع الصحابة**۔ ریاض، سعودی عرب: دار طیبہ، ۱۴۰۲ھ۔

۱۱۹. لالکائی، ابو قاسم ھبۃ اللہ بن حسن بن منصور (۴۱۸ھ)۔ **کرامات أولیاء اللہ ﷻ**۔ ریاض، سعودی عرب، دار طیبہ، ۱۴۱۲ھ۔

۱۲۰. ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹۔۲۷۳ھ/ ۸۲۴۔۸۸۷ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

۱۲۱. مالک، ابن انس بن مالک رضی اللہ عنہ بن ابی عامر بن عمرو بن حارث أصبحی (۹۳۔۱۷۹ھ/ ۷۱۲۔۷۹۵ء)۔ **الموطأ**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث

العربی، ١٤٠٦ھ/١٩٨٥ء۔

١٢٢. ابن مبارک، ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن واضح مروزی (١١٨۔١٨١ھ/٧٣٦۔٧٩٨ء)۔ **الجهاد**۔ تونس: دارتونسیہ۔

١٢٣. ابن مبارک، ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن واضح مروزی (١١٨۔١٨١ھ/٧٣٦۔٧٩٨ء)۔ **كتاب الزهد ويليه كتاب الرقائق**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

١٢٤. مبارک پوری، محمد عبد الرحمٰن بن عبد الرحیم (١٢٨٣۔١٣٥٣ھ)۔ **تحفة الأحوذي في شرح جامع الترمذي**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

١٢٥. ابو محاسن، ابو محاسن یوسف بن موسیٰ حنفی۔ **معتصر من المختصر من مشكل الآثار**۔ بیروت، لبنان: عالم الکتاب۔

١٢٦. المحاملی، حسین بن اِسماعیل الضبی ابو عبداللہ (٢٣٥۔٣٣٠ھ)۔ **أمالي المحاملي**۔ دمام، اردن: دار ابن القیم، ١٤١٢ھ۔

١٢٧. مروزی، ابوعبداللہ محمد بن نصر بن الحجاج (٢٠٢۔٢٩٤ھ)۔ **السنة**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، ١٤٠٨ھ۔

١٢٨. مزی، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (٦٥٤۔٧٤٢ھ/١٢٥٦۔١٣٤١ء)۔ **تحفة الأشراف بمعرفة الأطراف**۔ ممبئ، بھارت: الدار القیمہ + بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ١٤٠٣ھ/١٩٨٣ء۔

١٢٩. مزی، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (٦٥٤۔٧٤٢ھ/١٢٥٦۔١٣٤١ء)۔ **تهذيب الكمال**۔ بیروت، لبنان:

مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

۱۳۰. مسلم، ابو الحسین ابن الحجاج ابو الحسن القشیری النیسابوری (۲۰۶۔ ۲۶۱ھ/ ۸۲۱۔ ۸۷۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۱۳۱. مقدسی، عبد الغنی بن عبد الواحد بن علی المقدسی، أبو محمد (۵۴۱۔ ۶۰۰ھ)۔ **الأحادیث المختارۃ۔ فضائل بیت المقدس**۔ شام: دار الفکر، ۱۴۰۵ھ۔

۱۳۲. مقدسی، عبد الغنی بن عبد الواحد بن علی المقدسی، أبو محمد (۵۴۱۔ ۶۰۰ھ)۔ **الأحادیث الشعر**۔ عمان، اردن: المکتبۃ الاسلامیہ، ۱۴۱۰ھ۔

۱۳۳. ملا علی قاری، نور الدین بن سلطان محمد ہروی حنفی (م ۱۰۱۴ھ/ ۱۶۰۶ء)۔ **الزبدہ فی شرح البردہ**۔

۱۳۴. مقریٔ، أبو عمرو عثمان بن سعید الدانی (۳۷۱۔ ۴۴۴ھ)۔ **السنن الواردۃ في الفتن**۔ ریاض، سعودی عرب: دار العاصمۃ، ۱۴۱۶ھ۔

۱۳۵. **مقری**، ابو بکر محمد بن إبراہیم (۲۸۵۔ ۳۸۱ھ)۔ **تقبیل الید**۔ الریاض: سعودی عرب، دار العاصمہ، ۱۴۰۸ھ۔

۱۳۶. مناوی، عبد الرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (۹۵۲۔ ۱۰۳۱ھ/ ۱۵۴۵۔ ۱۶۲۱ء)۔ **فیض القدیر شرح الجامع الصغیر**۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ۱۳۵۶ھ۔

۱۳۷. ابن مندہ، ابو عبد اللہ محمد بن اسحاق بن یحییٰ (۳۱۰۔ ۳۹۵ھ/ ۹۲۲۔ ۱۰۰۵ء)۔ **الإیمان**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۶ھ۔

۱۳۸. منذری، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱۔ ۶۵۶ھ/ ۱۱۸۵۔ ۱۲۵۸ء)۔ **الترغیب والترہیب**۔ بیروت،

لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١٧ھ۔

١٣٩. نسائی، ابوعبد الرحمٰن احمد بن شعیب (٢١٥۔٣٠٣ھ/٨٣٠۔٩١٥ء)۔ **السنن**۔ حلب، شام: مکتب المطبوعات، ١٤٠٦ھ/١٩٨٦ء۔

١٤٠. نسائی، احمد بن شعیب، ابوعبدالرحمٰن (٢١٥۔٣٠٣ھ/٨٣٠۔٩١٥ء)۔ **السنن الکبری**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ١٤١١ھ/١٩٩١ء۔

١٤١. نسائی، احمد بن شعیب، ابو عبدالرحمٰن (٢١٥۔٣٠٣ھ/٨٣٠۔٩١٥ء)۔ **فضائل الصحابة**۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ١٤٠٥ھ۔

١٤٢. نسائی، احمد بن شعیب، ابوعبدالرحمٰن (٢١٥۔٣٠٣ھ/٨٣٠۔٩١٥ء)۔ **عمل الیوم واللیلة**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ١٤٠٧ھ/١٩٨٧ء۔

١٤٣. ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن إسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (٣٣٦۔٤٣٠ھ/ ٩٤٨۔١٠٣٨ء)۔ **تاریخ أصبهان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیۃ، ١٤١٠ھ/١٩٩٠ء۔

١٤٤. ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن إسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (٣٣٦۔٤٣٠ھ/ ٩٤٨۔١٠٣٨ء)۔ **حلیة الأولیاء وطبقات الأصفیاء**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ١٤٠٠ھ/ ١٩٨٠ء۔

١٤٥. ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن إسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (٣٣٦۔٤٣٠ھ/٩٤٨۔١٠٣٨ء)۔ **دلائل النبوة**۔ حیدر آباد، بھارت: مجلس دائرہ معارف عثمانیہ، ١٣٦٩ھ/١٩٥٠ء۔

١٤٦. ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن إسحاق بن موسیٰ بن مہران أصبہانی (٣٣٦۔ ٤٣٠ھ/٩٤٨۔١٠٣٨ء)۔ **المسند المستخرج علی صحیح مسلم**۔

بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۶ء۔

۱۴۷. نمیری، ابو زید عمر بن شبہ البصری (م۲۶۲ھ)۔ أخبار المدینۃ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۶ء۔

۱۴۸. نووی، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱۔۶۷۷ھ/ ۱۲۳۳۔۱۲۷۸ء)۔ **شرح صحیح مسلم**۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ، ۱۳۷۵ھ/ ۱۹۵۶ء۔

۱۴۹. نووی، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱۔۶۷۷ھ/ ۱۲۳۳۔۱۲۷۸ء)۔ **تھذیب الأسماء واللغات**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۹۹۶ء۔

۱۵۰. نووی، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱۔۶۷۷ھ/ ۱۲۳۳۔۱۲۷۸ء)۔ **ریاض الصالحین من کلام سید المرسلین ﷺ**۔ بیروت، لبنان: دار الخیر، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۱۵۱. نیشاپوری، عبدالملک بن ابی عثمان محمد بن ابراہیم الخرکوشی نیشاپوری (م۴۰۶ھ)۔ **شرف المصطفیٰ ﷺ**۔ مکۃ المکرّمۃ، سعودی عرب: دار البشائر الاسلامیہ، ۱۴۲۴ھ/ ۲۰۰۳ء۔

۱۵۲. ہناد، ہناد بن سری کوفی (۱۵۲۔۲۴۳ھ)۔ **الزھد**۔ کویت: دار الخلفاء للکتاب الإسلامی، ۱۴۰۶ھ۔

۱۵۳. ہیثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔۱۴۰۵ء)۔ **مجمع الزوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

١٥٤. ہیثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (٧٣٥-٨٠٧ھ/ ١٣٣٥-١٤٠٥ء)۔ **موارد الظمآن إلی زوائد ابن حبان۔** بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

١٥٥. ابویعلی، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (٢١٠-٣٠٧ھ/ ٨٢٥-٩١٩ء)۔ **المسند۔** دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ١٤٠٤ھ/ ١٩٨٤ء۔

١٥٦. ابو یعلی، احمد بن علی بن مثنی بن یحیی بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (٢١٠-٣٠٧ھ/ ٨٢٥-٩١٩ء)۔ **المعجم۔** فیصل آباد، پاکستان: ادارة العلوم والاثریہ، ١٤٠٧ھ۔